Bodleian Libraries
UNIVERSITY OF OXFORD

This book is part of the collection held by the Bodleian Libraries and scanned by Google, Inc. for the Google Books Library Project.

For more information see:

http://www.bodleian.ox.ac.uk/dbooks

This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 2.0 UK: England & Wales (CC BY-NC-SA 2.0) licence.

16.B.63

16.B.63

INDIAN INSTITUTE

سنکے اونکا سوال دونہین جواب
جاؤن پل سے گذر مین مثل صبا
مثل عثمانؓ کے خداوندا
پیتے اوسکو کہون دکھا مجھکو
اورسب مؤمنون کو دے جنت
ہے یہی آرزو محمد کی
ترا آنا دلدار اچھا ہوا
کرین لاکھ تونے دعائین ہزار
رہا مد تون ہجر کی قید مین
یہی التجا ہے محمد کی بس
ہمین دیکھ اغیار جلتے رہے
شب ہم جانان مین بھکے ہزار ارون

کر بدو میری اس قدر یارب
لے جنت مین مجھکو گھر یارب
کر تو محشر مین خبیطر یارب
اپنا دیدار بھر نظر یارب
کھاوین جنت مین وہ ثمر یارب

جب سنین وہ ملک سخن میرا
بخش مجھکو طفیل احمدؐ کے
اور علیؓ دیوین ہاتھ سے پانی
جسطرف دیکھو نمین اوٹھا کی نگا
بخش میرے برادر و مادر

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

کہ آنے سے بیمار اچھا ہوا
کسی سے کہین زار اچھا ہوا
گیا کھل گرفتار اچھا ہوا

یہی سب طبیبون نے تشخیص کی
مگر ایک نسخہ تھا معجون وصل
یہان لائے جو آپ تشریف کو

غزل

سدا دست افسوس ملتے رہے
نہ بھکے گر ہم سنبھلتے رہے
محبت مین اوس گل کی ہم اے محمد

رقیبون کے ہاتھون سے ہر روز ہم
لیے رات بھر جاگتے وصل مین
برنگ شجر خوب پھلتے رہے

ہووین خاموش کبھی یارب
بہر ابوبکر اور عمر یارب
مجھکو کوثر کا جام بھر یارب
توہی آوے نظر اودھر یارب
زن و فرزند اور پدر یارب
یہ دعائین قبول کر یارب
کہ دیکھے سے دیدار اچھا ہوا
ملا اوسکو اکبار اچھا ہوا
خزان گھر کا گلزار اچھا ہوا
محمد ملا یار اچھا ہوا
تری راہ مین دو جہ جلتے رہے
سب ارمان دل کے نکلتے رہے

تمام شد

فضل پروردگار اور عنایت احمد مختار سے یہ کتاب ہدایت محتوی مثنوی **شرح محمدی**
تصنیف خان کامل الایمان **محمد خان** قندھاری مطبع جناب منشی نولکشور
مقام کانپور مین ماہ جولائی ١٨٨٣ عیسوی کو زیور طبع سے آراستہ
ہوئی ہر اہل تقوی کے مطبوع طبع ہوئی

فقط

نہ قضا مجھسے ہو نماز کبھی — عصر مغرب عشا سحر یارب
اور رکھ طہر پہ مجھے مضبوط — باندھے اسپر رہوں کمر یارب

آوے رمضان کا مہینا جب — ساتھ روزوں کو ہو بسر یارب
اور تونگر تو کر غنی مجھکو — دے خزانے سے اپنے زر یارب

تا ادا مین کروں زکوة تری — فضل سے تیرے عمر بھر یارب
امن توشہ نصیب یارب ہو — حج کے خاطر کروں سفر یارب

وان بطحی وسدن ہو حج اکبر کا — میرا کعبے مین ہو گذر یارب
باندھ احرام حج کو لاؤں بجا — اور قربان کروں شتر یارب

جاؤں کعبے سے پھر مدینے مین — ہووے اوسجا مری بسر یارب
اور شفیع کر مرا نبی اوسدن — مر کے جیونگے جب بشر یارب

لا تخافوا ہے حق کلام ترا — روز محشر مین کر نڈر یارب
اور لا تقنطوا کہا تو نے — جرم میرے معاف کر یارب

آوے جب وقت موت کا میری — دفع شیطان ہو حیلہ گر یارب
بھاگے ابلیس اپنا لے لشکر — فضل کی تیرے ہو سپر یارب

اور ملک آوے آشنا صورت — جان کندن کی وقت پر یارب
نکلے اوسدم زبان سے اللہ — پڑھکے کلمہ مین جاؤں مر یارب

لے ملک روح کو کرے پرواز — کھول مجھپر فلک کا در یارب

پہونچو نہین جبکہ تا بہ علیون — وان لکھا ہے جو خیر و شر یارب

وَمَا أَدْرَاكَ مَا عِلِّيُّونَ كِتَابٌ مَّرْقُومٌ

میرے اعمال بد پہ بار خدا — مہر بخشش کی اپنی کر یارب
ہوکے ارواح وانسے پھر آوے — تن مردہ مین بسر یارب

بھیج کوئی ولی پڑھے وہ نماز — آکے میرے جنازے پر یارب
رکھین بعد اسکے گور کے اندر — قبر مجھپر نہ تنگ کر یارب

سورۂ ملک ہو شفیق مرا — مجھ پہ روشن کر وہ گھر یارب
اور پوچھین گے منکر اور نکیر — قبر مین سب مجھسے آن کر یارب

کون تیرا ہے مالک و خالق — کون رب تیرا ای بشر یارب
دوں جواب انکو مین بآسانی — مجھکو طاقت دے اسقدر یارب

اور عنایت سے تیری رب کریم — کھلے جنت کا مجھ پہ در یارب
اوٹھے جب زلزلہ قیامت کا — شق ہو آسان مری قبر یارب

نکلو نہین اوس سے بوی گل مانند — حشر سب ہونگے سر بسر یارب
آویگا کوس بھر پہ وان سورج — خلق کا ہوویگا جگر یارب

سایۂ عرش مین مرے اللہ — دے جگہ مجھکو بے خطر یارب
کھلے میزان مین نامۂ اعمال — تو لیگا سب کا خیر و شر یارب

کم ترازو مین ہو بدی میری — زیادہ نیکی کو میری کر یارب
اور نامہ کو میرے دہنے ہاتھ — دیوے لا نامہ نامہ بر یارب

رکھ تو محفوظ دوزخوں سے مجھے — آتش انکی ہے تیز تر یارب
زمہریر و جہنم اور سعیر — ہاویہ حامیہ سقر یارب

اور دوزخ پہ ہین ملک انیس ١٩ — وہ نہ دیوین مجھے ضرر یارب
ہونگی اوسدن کھڑی ولا رستے مین — سب سے پوچھین گے غصہ کر یارب

اور بخشے سب مری اخوان دین
یا الٰہی بہر روح مصطفا

اور از الطاف رب العالمین
اور طفیل انبیا و اولیا

خوش نصیب اوسکی ہین ایمان جہان
بخش مجھکو یا الٰہ العالمین

جسکو حق بخشیگا جنت مین مکان
جنت الفردوس یا خلد برین

وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِينَ رَحِيمًا

قول تیرا ہے خدای دو جہان
مانگتا ہون تجھسے مین اے ذو الکرام

بس مین ہونگا مومنو پر مہربان
دی مجھے جنت مین اک عالی مقام

مین ہون مومن تو دکھلا اپنی شکل
کیونکہ ہے وعدہ ترا خلاق جان

یا کریم و یا کریم و یا کریم
دیکھینگے جنت مین مجھکو مومنان

إِلَىٰ رَبِّهَا نَاظِرَةٌ

ہونگے بینا اپنے خالق کی طرف
یا الٰہی یہ دعا ہووی قبول

جتنے جنت مین ہین اعزو شرف
اسلیے جنت سے میرا مدعا

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ

جسمین دیکھون تجکو ای میرے خدا
از طفیل آل و اصحاب رسول

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

مناجات مسمی بجامع الحاجات تصنیف محمد خان قندھاری

کاش جاوی یہ میرا مسر یارب
ہے غفور رحیم تیری صفت

تیری کوچہ مین ہو گذر یارب
مہربانی کی کر نظر یارب

التجا میری عاجزی کر سکتا
قول تیرا ہے ان شاء اللہ

ہووی مقبول رو نکر یارب
مجکو پہونچی ہے یہ خبر یارب

وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ

کسکو طاقت ہے رہ بتا نیکی
نفس چاہی ہی ذلت و خواری
اور عنایت ستی تیری مین پاون
ہیگا مختار انس و جان کا تو
سبکا فریاد رس ہے تو لا ریب
نعمتون مین مجھے تو رکھ شاکر

تو ہی ہادی ہے راہبر یارب
تو نہ چاہے نہو ضرر یارب
نفس پر فتح اور ظفر یارب
شمس تیرا ہے اور قمر یارب

رکھہ مجھے در پہ اپنے یا اللہ
روز و شب مانگتا ہون تجھسے پناہ
جو دعا مانگو نہین وہ ہو مقبول
تجھ سوا کس سے مین کہون جا کر

نہ پھرا مجھکو دربدر یارب
نفس کے شر سے الحذر یارب
دے زبان کو مری اثر یارب
کون میرا ہے دادگر یارب

شَاكِرِينَ لِنَعْمَائِكَ صَابِرِينَ عَلَىٰ بَلَائِكَ

مین بھی تیرا ہون اک بشر یارب

اور صابر بلا پہ کر یارب

حکم سب تیری ہین بجا لاؤن

دے تو توفیق اسقدر یارب

یا کرے عدت مین جو عورت نکار ۔ یہ صغیرہ اوسپہ ہر اک ہو شیار
یعنی جس زن کا مری شوہر اگر ۔ چار مہ دس دن نہ بیٹھے اپنے گھر

اور نہو اوسکا اگر وارث کوئی ۔ یہ بھی ہے بیشک صغیرہ اے اخی
یا قسم کھاوے کوئی اپنی اگر ۔ یہ صغیرہ ہے بلا شک سخت تر

یا قسم گر غیر کی کھاوے کوئی ۔ یہ بھی ہے بیشک صغیرہ اے اخی
یا اوڑاوے جو کبوتر یا پتنگ ۔ یا کرے آپس مین دو مرغون کی جنگ

فصل چہل و نہم در بیان حسد

بعض کہتے ہین صغیرہ عالمان ۔ نزد بعضون کے کبیرہ ہے عیان

اور حسد کہتے ہین اوسکو عالمان ۔ جو کہ ہو نعمت کے قابل ہر کہان
اوسکو گر بخشش کرے نعمت خدا ۔ جو کرے اوسپر حسد حاسد ہوا

کہتے ہین نعمت ملے مومن کو گو ۔ دیکھکر اوسکے تئین تو شکر کر
کیونکہ ہین نعمت کے قابل مومنان ۔ مدح کرتا جنکی ہے خلاق جان

واسطے مومن کے ہے نعمت بہشت ۔ کھاوینگے وہ نعمتین نیکو سرشت
اور ہین دنیا مین با نعمت تمام ۔ مومنان پاک دین عالی مقام

یعنی ہے ایمان نعمت اے اخی ۔ مومنونکو ہے عطاے سرمدی
ہے وہ مومن اے اخی عبد صمد ۔ دل مین جسکے کچھ نہو بوے حسد

گوش دل سے سن کلام اولیا ۔ کہگیا عطار ہے مرد خدا
از حسد اول تو دل را پاک دار ۔ خویشتن را بعد ازان مومن شمار

دور کر پہلے حسد او بغض و کین ۔ بعد ازین مومن تو کہہ اپنے تئین
یعنی دل ہو پاک از بخل و حسد ۔ کچھ نہو اونہین بجز ذکر صمد

مولوی نے مثنوی مین یون کہا ۔ کیا خنک ہو شخص وہ مرد خدا
عقبۂ زین صعب تر در راہ نیست ۔ اے خنک آنکو حسد ہمراہ نیست

اور نہین نعمت کے قابل منکرین ۔ جو کرین اونپر حسد حاسد نہین
کیونکہ ہے اونکے لیے دوزخ مین جا ۔ مار و کژدم جسمین ہین تہ مین سدا

اور کھانیکو زقوم خار دار ۔ دیوینگے اونکو بلا لیل و نہار
اے محمد ڈر خدا سے روز و شب ۔ تا بچاوے تجھکو ہر آفت سے رب

فصل پنجاہم در بیان ختم کتاب

فضل حق سے ختم کی مینے کتاب ۔ گر قبول اوسکو خداوند وہاب
اور ہوئی ہو اسمین جو مجھسے خطا ۔ بخشدے اوسکو تو اے میرے خدا

اور عنایت سے تری پروردگار ۔ یہ چھپی شش بارہ با غور و وقار
لیکن اسکی ہے صحیح چھپائی گئی ۔ کچھ نہین غلطی ہے اسمین اے اخی

یہ چھپی چھاپے مین از ردی تمام ۔ ساتھ اجرت کے یکمس چار ہزار
مجکو لیکن پھر ہوس باقی رہی ۔ یہ چھپے صد بار اے قادر قوی

شکر تیرا ہے خداے کردگار ۔ لکھنؤ مین اسنے پایا اعتبار
یا الہی سب مین پہونچے اسکا ناون ۔ شہر و شہر و قریہ قریہ گانون گانون

اور بدلا اسپر کرین مومن عمل ۔ دیدہ بینا دے اونہین عز و جل
اے محمد رو کے کر حق سے دعا ۔ مانگ اوسکو جس سے ہو راضی خدا

اور کر پرہیز عصیان سے مدام ۔ تا تجھے بخشے خدا دار السلام
کیا خوشی او سدن ہو اے یا رحیم ۔ حق جو بخشے مجھکو جنات نعیم

فصل چہل و ہشتم در بیان صغیرہ

اور صغیرہ وہ ہے نزد عالمان / جو گنہ ہے خورد اے نیکو جوان
کہتے ہین کرنا صغیرہ کا مدام / اس سے ہوتا ہے کبیرہ لاکلام

اور کبیرہ کو کرے ہر روز گر / اس سے ہوتا کفر اے دل آگہ
اور اگر ہلکا کوئی سمجھے گناہ / ہے وہ کافر بالیقین اے مرد راہ

کہاویگا حد سے زیادہ گر کوئی / یہ صغیرہ ہے بلاشک اے اخی
کیونکہ لاتا ہے نشہ ازبس طعام / اس سبب سے ہے بہت کہانا حرام

ہے یہ ارشاد نبی اے خوش سیر / جو کوئی کہاوے زیادہ پیٹ بھر

مَنْ اَكَلَ فَوْقَ شِبَعٍ فَقَدْ اَكَلَ حَرَامًا

یعنے جو کہاوے زیادہ سیر ہو / ہو گیا اوسپر حرام اے نیکخو
اور فرماتے ہین یہ خیر الانام / سب نشہ تمیز کیا حق نے حرام

كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ كَذَا فِي الْمِشْكٰوةِ

یک کسیکے گھر ہو ظرف سیم و زر / اور کہاویگا اگر اوسمین بشر
ہے خبر مین کہتے ہین خیر الانام / پیٹ مین اوسکے بھریگا ذوالانتقام

مَنْ شَرِبَ فِيْ اِنَاءِ فِضَّةٍ فَكَاَنَّمَا تَغَلَّ فِيْ بَطْنِهٖ نَارَ جَهَنَّمَ

یعنے روز حشر مین نار جحیم / اور پلاویگا اوسے آب حمیم
یہ خبر تحقیق سند مین لکھی / ایک دن فرماتے تھے حضرت نبی

اَلدُّنْيَا جِيْفَةٌ وَطَالِبُهَا كِلَابٌ

یعنے ہے مردار دنیا بے خبر / اور طالب اوسکا ہے کتا اگر
اور کہا ہے مولوی نے یہ سخن / مثنوی مین دیکھ تو اے جان من

بند بگسل باش آزاد اے پسر / چند باشی بند سیم و بند زر
کاسۂ چشم حریصان پر نشد / تا صدف قانع نشد پر در نشد

یاد رکھ کہتے ہین اے مرد خدا / پانچ روزے سال مین رکھنا بلا
جو رکھے دن عید کے روزہ اگر / یہ صغیرہ ہے بلاشک سخت تر

دوسرے رکھے جو روزہ اے اخی / دسوین تا تیرھوین ذوالحجہ کی
یا کرے جو دوستی فاسق سے گر / یا مدد فاسق سے چاہے سر بسر

یا کرے از خود مدد فاسق کی جو / یہ صغیرہ بد ہے اے مرد نکو
یا جو سائل پر کرے آواز سخت / کہتے ہین اوسکو صغیرہ اے کرخت

یا جو پہنے مرد جامہ سرخ و زرد / یہ صغیرہ ہے برا اے نیکمرد
یعنے اس جامہ سے ہے ناقص نماز / منع ہے اسواسطے اے با نیاز

یا جو پہنے جامہ گر ریشم کا خاص / یہ صغیرہ سخت ہے بالاختصاص
یا جو کپڑے پہنے گر زرین کوئی / یعنے تارون سے کشیدہ اے اخی

یا منڈاوے اپنی ڈارھی جو بشر / یا وہ چھوڑے سر پہ پٹے سر بسر
یا منڈاوے اپنے جو سینے کے بال / یہ صغیرہ ہے نہ بر و خوش خصال

اور فرماتے ہین اکثر عالمان / یعنے ہے اک طور جائز اے جوان
گر کہے زن اوسکی اے دل آگہ / جب منڈاوے موی سینہ سر بسر

تا گنہ بخشے تمہارے سب خدا | پہلے جو تمنے کیے جرم و خطا | یعنے تم توبہ کرو خالص بجان | ہین یہ معنی بس نصوحا کی عیان

جانو توبہ ہے پشیمانی دل

بیان کبیرہ ہفتم

پھر نہ ہووے وہ گنہ کے متصل

کہتے ہین ہفتم کبیرہ فحش کو | اس سے روکو تم زبان ای نیکخو | اور اگر گالی کوئی دیوے جسے | اوسکو قاضی چاہیے جو تعزیر دے

بالعوض گالی سکے تم گالی ندو | کیونکہ گالی فحش ہے اے نیکخو | جسکی عادت فحش کی ہوگی ہیان | نکلے گی اوسکی بہت سختی سے جان

بیان کبیرہ ہشتم و نہم

اٹھوین جو سود دیوین ای جوان | اوسکو دشمن حق کا جانو بیگمان | یا کہ تو لے کم جو ہے والا گہر | یا زیادہ رکھے کوئی ناپ پر

یا کرے گھاٹا کوئی بعد از خرید | لکھتے ہین سب یہ کبائر ہین شدید | اور نوین کھیلے اگر کوئی جوا | لائق تعزیر بیشک وہ ہوا

بیان کبیرہ دہم

دسوین کہتے ہین کبیرہ ہی دروغ | کذب کو ہوتا نہین گاہی فروغ | جھوٹ کو جسنے کیا ہے اختیار | ہو گا بیشک وہ ذلیل و خوار

سن کلام مولوی معنوی | مثنوی مین کہگیا ہے اے اخی | ہر کرا جنس دروغ است اے پسر | راست پیش او نباشد معتبر

جسکی جنس ہے جھوٹھ کی اے ہوشیار | سچ کا وہ رکھتا نہین ہی اعتبار | دیکھ قرآن مین تو اس آیت کو جا | جھوٹھ کہنے والو پر لعن خدا

لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِيْنَ

بیان کبیرہ یازدہم

گیارہوین غیبت سُنی جسکی بجان | یا کہے خود اوسکو پیش مردمان | مخبر صادق نبی دی ہی یون خبر | ہے زنا سے بھی یہ غیبت سخت تر

اَلْغِيْبَةُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا

بیان کبیرہ دوازدہم

کہتے ہین غیبت ہی اوسکی ہان دوا | گر کرے کوئی کبائر برملا | بارھوین گہ کسکا ڈھونڈھنا عیب جو | یہ کبیرہ سخت ہے اے نیکخو

تو نہو جویای عیب مومنان | عیب جوئی بد ہی ای جان جہان

بیان کبیرہ سیزدہم

تیرھوین ہے یہ کبیرہ بیگمان | جسکہے لوگون سے عیب مومنان

بیان کبیرہ چہاردہم

چودھوین ہی ظلم اے والا گہر | اس سے تو بہر خدا پرہیز کر | دیکھ قرآن مین تو اس آیت کو جا | ظالمون پر لعن کرتا ہے خدا

لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظَّالِمِيْنَ

اور ظالم وہ بھی ہے ای ذی سیر | جسنے کی ذرہ مدد ظالم کی گر

سن کلام مولوی معنوی | کہگیا ہے مثنوی مین ای اخی | ہست دنیا قہر خانہ کردگار | قہر بین چون قہر کردی اختیار

بیان کبیرہ ششم

اور چھٹے اعلام مین ای سینہ صاف	کہتے ہین حد مین ہی اوسکی اختلاف	بعض فرماتے ہین اسے مردنگو	اوسکے اوپر ڈال دو دیوار کو
بعضے کہتے ہین جلادو اوسکو صاف	تاکرے یہ جرم اوسکا حق معاف	بعضے کہتے ہین کہ قید اوسکو کرو	جبکہ وہ توبہ کرے بس چھوڑ دو
اور فرماتے ہین یون شیر خدا	اوسکے اوپر تم کرو حدِ زنا	یعنے مار و اوسکو سو درے مگر	تاکہ حد اوسپر یہ جاوے اوتر
اسپہ فتوی ہے بنزد حنفیان	یعنے قول مرتضیٰ پر بیگمان	اور اکثر عالمون نے یون کہا	تاقیامت وہ جنابت مین رہا
پاک ہونے کا نہین وہ عمر بھر	گر نہاوے سات دریا مین بشر	ہان مگر توبہ سے وہ ہوتا ہی پاک	اس کبیرہ سے رہو اندیشہ ناک
جسنے دنیا مین نہ کی توبہ اگر	اور گیا وہ شخص بے توبہ کے مر	یعنے جو دنیا مین بے توبہ مرا	اوسکے حق مین ہی یہ آیت برملا

وَمَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى

اور نابینا رہا دنیا مین جو	وان نہوگا اوسکو دیدار خدا	اے خدا او کھلا مجھے اپنا جمال	راہ حق دل سے نہین دیکھی ہے جو
بس وہ عقبی مین بھی نابینا رہا			مین ہون اک بندہ ترا عاجز کمال

وَاَضَلُّ سَبِيْلًا

اور ہوا وہ راہ سے گمراہ بس	ہین یہ معنی ظاہری اے ہمنفس	جو در توبہ نہ دیکھیگا یہان	وہ در بخشش نہ دیکھیگا وہان
یعنے نابینا رہا وہ راہ سے	جیسے اندھا راہ پر بھٹکا پھرے	اک مفسر نے لکھا ہے سربسر	رکھہ تو اسکو یاد اے نور بصر
ڈالتا ہے دل مین شیطان یہ سخن	کن گنہ امروز فردا توبہ کن	بالیقین مومن کو یون دیتا ہی غم	کہ خدا ہے مہربان صاحب کرم
تو نہ توبہ ٹوٹنے سے ہو ملول	توبہ ہے مومن کی نزد حق قبول	اب جوان ہی ہوگے توبہ وقت پیر	توبہ جب کرنا تو اے مرد فقیر
کیا تجھے جلدی ہی توبہ کی مگر	توبہ کر لینا بوقت نزع پر	کچھہ مزا دنیا مین آنیکا تو لے	ہین در توبہ کے دونون پٹ کھلے
تو ابھی توبہ نکر لے خردسال	چند ہفتہ چند ماہ و چند سال	اے محمد تو نہ دم مین اسکے آ	ہے یہ کافر راہ زن انسان کا
می فریبد این جہان جای فناست	گر بمیری فرصت توبہ کجاست	اور فرماتا ہی یون خلاق جان	تم بدل توبہ کرو اے مومنان

يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا

لاؤ ہو ایمان جو با صدق و صفا	تم گنا ہونسے پھرو سوے خدا	یعنے تم دل سے طرف حق کے پھرو	خالصًا بہر خدا توبہ کرو

اور فرماتی ہین شاہ دوجہان	جای تہمت سے ڈرو ای مومنان	ہو جہان تہمت بچاو تم اودہر	الحذر مانگو خدا سے الحذر
	روایت		
یا کہے ولد الزنا مومن کو جو	یہ بھی تہمت سخت ہے اے نیکخو	یعنے فرماتی ہین عالم باخبر	اسّی دُرّے اوسکو مارو سربسر
اور لاوے چار وہ اوسپر گواہ	جب نہ مارو کہتے ہین مومن براہ	اور نہو اوسپر اگر شاہد کوئی	ماریگا بے شبہہ قاضی ای اخی
اور نہ جاوے وہ اگر فریاد لے	آپ سے اوس شخص کو وہ بخشدے	جب نہ مارو کہتی ہین عالم تمام	ایک رکھے ساٹھ روزے لا کلام
یعنے رکھے ساٹھ روزے پے بپے	ماہ رمضان کی طرح ای نیک پے	یا کہلاوے ساٹھ مسکین کو طعام	یا کرے آزاد چاہے اک غلام
اوس سے جب ہوتا ہی کفارہ ادا	بیان کبیرۂ پنجم		رہ تو اس کلمہ سے دور ای باخدا
پانچوین می نوش جو ہووے کوئی	حد ہے اسّی دُرّے اوسپر ای اخی	یعنے مارے اوسکو قاضی باندھکر	علم ہے ہشتاد دُرّے سربسر
	روایت		
نقل کرتے ہین محدث معتبر	دیکھے عمدہ مین تو چاہی اگر	پوچھا عالم سے کسی سائل نے جا	مدعا اس بات کا مجکو بتا
وقت بیہوشی کے اکثر مردمان	ترشرو ہوتے ہین کیون ای مہربان	سنکے اوس سے جب یہ عالم نے کہا	گوش رکھ فرماتی ہین خیر الوریٰ
	لَا یَجْتَمِعُ الْخَمْرُ وَالْاِیْمَانُ فِیْ جَوْفِ امْرِءٍ مُؤْمِنًا اَبَدًا		
جمع یہ دونون نہونگے ایک جا	خمر اور ایمان سنے مرد خدا	جب شکم مین جسکے جاتی ہے شراب	اوس سے ہوتا ہی جدا ایمان شتاب
ترشروئی کا ہے اسکی یہ سبب	روایت		یاد رکھ حکم نبی اے باادب
اور روایت کرتے ہین راوی بیان	پانچ محشر مین کھڑے ہونگے نشان	کہتے ہین دوزخ کے ہونگے وہ نشان	شعلہ زن آتش فگن ایذارسان
یون کریگا حکم رب العالمین	ہان ملک لاؤ نشان آتشین	پہلا بوجہل لعین کو دو وہ آ	جمع ہون اوسکے تلے میخوار سب
دوسرا فرعون کو دو بالضرور	نیچے اوسکے جمع ہون اہل غرور	تیسرا دو برسیا کو لا کلام	جمع ہون اوسکے تلے زانی تمام
چوتھا دینگے علم قابیل کو	جسنے ناحق مارا تھا ہابیل کو	نیچے اوس جھنڈے کے ہونگے خونیان	جو زمین پر کرتے تھے خونریزیان
پانچوان ابلیس کو دینگے نشان	اوسکے نیچے جمع ہونگے کافران	مومنون کو فضل سے اپنے خدا	بخشیگا لاریب اونکی سب خطا
	اور رہینگے اوسمین کفار لعین	وہ نشان لیجائینگے سوے جحیم	

ہے کبیرہ سخت کہتے ہیں گناہ | اس سے ہوتا ہے دل مومن سیاہ | اور کم ہوتی ہے برکت رزق کی | اس سے ظاہر ہووے ظلمت فسق کی

بیان کبیرہ اول

خون ہے اول کبیرہ سخت تر | قتل جو ناحق کرے اے ذی ہنر | بالعوض مقتول کے مارو اوسے | یعنے قاتل کو بلاشک جان سے

اور راضی ہو پدر اوسکا اگر | دی دیت بس اوسکو قاتل سیم و زر | کہتے ہیں دیوی درم وہ دس ہزار | یعنے بدلے خون کے اے ہوشیار

اور نہو گر پاس اوسکے نقد زر | قسط کر دے اوسکی اے والا گہر | اور نبی کہتے ہیں دیوی سو شتر | خون بہا کی بالعوض اے خوش سیر

ہو وین لیکن اونٹ او نہیں قسم چار | بوڈھے و پیر و جوان اے ہوشیار | قسم چارم ہے ادھیڑ اے مہربان | یہ دیت دے اوسکو قاتل بیگمان

جب نہیں ہے قتل قاتل کا روا | ہے یونہیں حکم شریعت برملا

بیان کبیرہ دوم

السارق والسارقة فاقطعوا ايديهما

دوسرے چوری کہ حق ہیں بیگمان | صاف فرماتا ہے یون خلاق جہان

اور ظاہر جس سے ہو چوری اگر | کاٹو اوسکے ہاتھ کو تم بیخطر | کہتے ہیں گر دس درم لیوے چرا | اوسکا کاٹو ہاتھ دہنا برملا

کاٹے قاضی اوسکا دست راست گر | تا نہ پھر چوری کرے اے نیک خو | اور کرے چوری جو وہ بار دگر | پانون چپ کاٹو تم اوسکا بسر

اور نبی فرماتے ہیں اے خوش سیر | چور ہے وہ جو چراوے کچھ اگر | یعنے گر چیز ادنی کو چرا | چور ہے بیشک بقول مصطفا

بیان کبیرہ سوم

تیسرے زانی جو ہو اے باشعور | الزانية والزاني فاجلدوا كل واحد منهما مائة جلدة | حکم حق ہے اوسکو مارو بالضرور

گر زنا ظاہر ہو جسکا ایک بار | شرع میں اوسپر ہے سو درّے کی مار | اور ان میں ہون جو محصن مرد و زن | حکم اوسپر رجم ہے اے جان من

یعنے مارو اوسکو پتھر سربسر | تا کہ مارے پتھر ونکی جاوے مر | اور دونون ہون جو محصن برملا | حکم ہے بے شبہ اونپر رجم کا

کہتے ہیں محصن اونہیں بیاہی ہو اگر | مرد یا زن ہو وزن ہو باہم | اور وہ محصن نہون دونون اگر | مارینگے سو درے اونکی پشت پر

بیان کبیرہ چہارم

چوتھی تہمت سخت ہے جرم عظیم | اس سے ہوتا ہے دل مومن دو نیم | دیکھو سورہ نور میں اے باخدا | حق نے یون اپنے پیمبر سے کہا

فاجلدوهم ثمانين جلدة

کوئی مومن پر اگر تہمت کرے | مارو اسی درّے لازم ہے اوسے

خاص وہ تہمت ہے اے مرد خدا | جو کہ مومن پر کرے تہمت زنا

ترجمہ حدیث شریف

ڈالتا ہے اوسکے دل مین سیل
میل بد اصحابون پر لای یہان
ہان وہان ترک حسد کن یا شہان
ہے عداوت اونکی ایسی اے جوان
عقد مین لائی یہ کیون نسبت رسول
یعنے ان دونون نے دی ہین لڑکیان
ہین منافق خارجی بالاتفاق
کہتے ہین حق ہین علی کرین نبی
سنیون کے ہینگے سو لا مرتضی
کیا سمجھے ہے اونکی اے مرد خدا
جانتے حضرت تقیہ کو تھے

تاکہ ہووی دین سے میر کو دور
دین مین اونکا گذارا پھر کہان
ورنہ ایسے شدی اندھ جہان
یعنے عثمان و علی سے بدگمان
اس سبب خارج ہوے وہ بوالفضول
عقد مین حضرت کے اے جان جہان

اسکو منافق کہتے ہین رافضی گئے
مولوی کا سن کلام دلپذیر
جیسے فرقہ ہے خوارج برملا
کہتے ہین حضرت نبی تھے نوریاک
کہتے ہین نائب ہین صدیق و عمر
اور ظاہر ہوکے جس سے جو گناہ

قہر کی زنجیر سے باندھے گئے
مثنوی مین لکھگیا ہے وہ امیر
بغض رکھتا وہ ہے وہ بیحیا
اصل ان دونونکی تھی یک مشت خاک
مسند آرای نبی ہین یہ بشر
اوسکو کافر کہتے ہین دلاور سیاہ
لیتے ہین انسے بھی جزیہ فی نفاق
جسکا مین مولا ہون اوسکا ہے علی
کرتے تھے ہر جا تقیہ بیگمان
ہے ہمین فہمید پر اونکی عجب
مین ہون شہر علم اور حیدر ہے در

مَن کُنتُ مَولَاہُ فَعَلِیٌّ مَولَاہُ کَمَا فِی المِشکوٰۃ

اونکی سنت کرتے ہین سنی ادا
یعنے ہووے شخص جو شیر خدا
حرف تہمت کہتے ہین یہ اونپہ

بعضے کہتے ہین علی کو اے جوان
وہ چھپا نیسے مگر چھپتا ہے کب
اور نبی فرماتی ہین اے خوش سیر

اَنَا مَدِینَۃُ العِلمِ وَعَلِیٌّ بَابُہَا

دیکھلے مشکوۃ مین اے باصفا
مرتضی کی مدح مین اونکو کہا
پا نہین سکتے ہین در بن گھر کی راہ
کون پاوے بے علی علم اِلٰہ

فصل چہل و ہفتم در بیان کبائر

کہتے ہین یون عالمان دین مقام
خون و دزدی تہمت و خمر و زنا
چاہیے مارے اوسکو ای فطرت بلند
اور ہے تعزیر دنیا مین تمام
کہتے ہین راوی نبی نے یون کہا
ور کیا پوشیدہ جو اوسنے گناہ

شرع مین چودہ کبائر ہین تمام
انپہ ثابت ہے حدود اللہ کا
یا کرے جاکر وہ اوسکو حبس و بند

لیک ونہین سخت ترین پانچ سب
اور ہے باقی جو نو اے نیکبخت
اے محمد رکھہ کبیرون سے حذر

ترجمہ حدیث شریف

جس سے ہو ویگا کبیرہ برملا
جز خدا کوئی نہین اوسپر گواہ

اوسکو ہم تعزیر دینگی بالضرر
کچھ غرض ہمکو نہین جانے خدا

علم حد آیا ہے سن جنکے سبب
اونہین قاضی کی جو ہووے مصلحت
کیونکہ ہے اونکی عوض نار سقر
گوش دل سے سن پیمبر کا کلام
تاکہ اوسکو بخشدے رب غفور
چاہے بخشے اوسکو یا دیوی سزا

پڑھ کی اُس اوراد کو ای مومنو / جلد سنت پھر نبی کی تم پڑھو
اور کہتی ہین محدث ای اخی / فرض پڑھ سنت کو پڑھتی تھے نبی
یعنی سب پڑھتی تھے یہ خیر الورا / بعد اوسکے کرتے تھے سنت ادا
جو سوا اسکی پڑھیگا کچھ اگر / دین مین کی اوسنے بدعت سربسر
یعنی آتے ہین فرشتے بیشمار / فرض و سنت کو لیے ای ہوشیار
جسنے کی تاخیر سنت مین ذرا / چھوڑ جاتی ہین اوسی زیر سما

جسنے سنت پڑھنی مین تاخیر کی / دین مین گویا کہ بدعت اوسنے کی
لیکن اتنا وقفہ کرتی تھے مدام / پڑھتے تھے خیر البشر انت السلام
اور یہی کہتی ہین حضرت عائشہ رض / پڑھتے تھے حضرت ہمیشہ یہ دعا
اور لکھا ترغیب مین ای بانیاز / آتی ہین قدوسیان لینے نماز
فرض پڑھکر پھیرتے ہین جب سلام / منتظر رہتے ہین سنت کی تمام
یعنی سنت چھوڑ جاتی ہین ملک / فرض لیجاتی ہین بالای فلک

فصل چہل و چہارم در بیان ردت

اور ردت اوسکو کہتی ہین سبھی / ترک جو مومن کرے فعل نبی
جیسے سنت یا جماعت یا جہاد / یا نوافل یا عبادت رکھ تو یاد
تیسری یہ شہرہ ہی ای مرد دین / جب کرین غلبہ گروہ کافرین
اور سند مین لکھا ای جان من / کہتے تھے اکدن رسول ذوالمنن

یعنی کرتے تھے نبی جس کام کو / ترک کرنا اوسکا ردت جان لو
متفق اسپر ہین جملہ عالمان / یہ نبی کا فعل ہی ای مومنان
حکم ہی باہم ہون او سبھا مومنان / سب کرین جنگ و جدل با کافران
اگر مری امت مین سے جو آدمی / عقد مین زن کو نہ لاویگا کبھی

اَلنِّكَاحُ مِنْ سُنَّتِيْ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّيْ

وہ نہین مجسی ہے ای مرد خدا / یعنی وہ سنت سی میری پھر گیا

فصل چہل و پنجم در بیان عجب

عجب اوسکو کہتی ہین ای نیکخو / اور سی بہتر جو سمجھے آپ کو
یعنی مین ایسا ہون مرد ہوشیار / مجسا دنیا مین نہین فی الاقتدار
اور مین ہر فن مین ہون صاحب کمال / ہو کوئی میری مقابل کیا مجال
بس یہی ہی عجب نزد عارفان / دور اس سی تم رہو ای مومنان

فصل چہل و ششم در بیان نفاق

کہتے ہین عالم اوسی اہل نفاق / جسمین ذرہ بھی نہو بوی وفاق
یعنی جو رکھتا ہو کفر باطنی / ہو وہ مومن ظاہرا مین گو کہی
ہے یہی بیشک نفاق ای مومنان / جیسے فرقہ خارجی کا ہی عیان
آپ کو کہتے ہین مومن بیگمان / ہین حقیقت مین گروہ مشرکان
سن کلام مولوی ای باخدا / مثنوی مین کہہ گیا ہے برملا
چون خدا خواہد کہ پردہ کس درد / میلش اندر طعنۂ پاکان برد
یعنی چاہے ہے جسے خلاق جان / پھاڑتا ہی اوسکا پردہ بیگمان

پہلے گر ہووی مصیبت سے کوئی / اہل بدعت ہی ضروری ہی اوخی
یا مصیبت سے کرے آہ و فغان / یا کرے ماتم وہ مثل مشرکان

یا سر ہلاوے روئے میت کے اگر / ہین یہی کہتے ہین بدعت سب ہر
اور روا ہے روئے آنسو بہا / ہے یہ سنت سنت خیر الورا

یا کہ رووی در دسی جو چیخ مار / صاحب بدعت ہے نزد ہوشیار
حکم ہے کر صبر اے مرد گزین / تا جزا دے تجھکو رب العالمین

مولوی کا سن کلام بے بہا / صبر کا اوسنے کیا ہے ترجما
گفت پیغمبر خداش ایمان نداد / ہر کرا صبری نباشد در نہاد

صبر گنج است ای برادر صبر کن / تا شفا یابی تو زین رنج کہن
صد ہزاران کیمیا حق آفرید / کیمیائے ہمچو صبر آدم ندید

صبر تلخ آمد بر او شکر است / صبر سوی مقصد تو رہبر است

فائدہ

پڑھ الم نشرح میں ای مرد خدا / ہے یہ آیت عسر یسرا ابر بلا
حق نے رحمت مومنوں کو دی عیان / بدلے مشکل کے دو آسانی بیان

یعنی بخشے گا خدای داد گر / رحمت دنیا و عقبیٰ اے پسر
بیگمان تحقیق بخشے گا کریم / بالعوض سختی کے جنات نعیم

جو کہ لاوے صبر مشکل میں بجا / اوسکو بخشے گا دو آسانی خدا
اور مشکل کافرونکو دی تمام / تا کہ دوزخ میں رہیں جلتے مدام

اے محمد مانگ تو حق سے پناہ / تا بچاوی تجھکو مشکل سے آگہ
چونکہ غم آید تو آنرا یاد کن / پیش آن فریاد رس فریاد کن

جز خدا کس نیست بر تو مہربان / دل مدہ غیر از خداوند جہان
اور جائز ہے بلاشک ای اخی / خوف سے حق کے اگر رووی کوئی

خوف حق دل میں رہے جسکے سدا / جنتی بیشک ہے وہ مرد خدا
کیونکہ فرماتا ہے رب العالمین / یعنی اس آیت میں ای مرد گزین

وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى

جسنے رکھا نفس کو باز از ہوا / یعنی حرص و آز کا مانع ہوا
پس وہ مومن ہے بہشتی بیگمان / واسطے اوسکے ہی جنت میں مکان

اور فرماتے ہین یہ خیر الورا
صَوْتَانِ مَلْعُوْنَتَانِ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ
اوس صدا پر لعن کرتا ہے خدا

وَهُمَا صَوْتُ الْمِزْمَارِ عِنْدَ نَغْمَةٍ وَصَوْتُ النَّاحِيَةِ عِنْدَ الْمُصِيْبَةِ

پہلے وہ آواز جو دیتی ہین تان / جیسے مردنگ و تنبورا اور ستار
دوسری آواز ای والا گہر / نکلے جو وقت مصیبت سر بسر

اور بدعت ہی وہ نزد عالمان / فرض و سنت کی پڑھی جو درمیان
سن روایت ہے یہ ابن عباس سے / جبکہ فارغ ہو نماز فرض سے

جلد اوٹھا تو ہاتھ کو بہر دعا
اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ
ساتھ اس اوراد کے اے باخدا

وَاِلَيْكَ يَرْجِعُ السَّلَامُ حَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَاَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ

بندہ باش و بر زمین رو چون سمند
نے جنازہ چونکہ بر گردن نہند
تا نہ خون تیرا پیے پدا اگر
مثل دریائے سمندر سربسر

حکایت

کہتے ہین اک دن سمندر نے کہا
ہے کہان مجھسا کوئی دریا بڑا
یعنی ہی مجھسا نہین دریا کلان
لے زمین سے تا بہ ہفتم آسمان

اور ہی میری درازی اسقدر
از مشرق تا بمغرب سربسر
اور زمین مین جتنے ہین دریا تمام
سب ہین میری پیٹ مین مثل حباب

یہ تکبر جب کہ دریا نے کیا
آیا اک پدے کو فرمان خدا
پھر تو اوس دریا سے جا پہنچا شکم
تا رہے باقی نہ اوسمین نام نم

سنکے پدا امر حق لایا بجا
اک نچوڑا اوسنے قطرہ آب کا
جب ہوا پدے کا محبوس شکم
رو کے یون کہنے لگا با چشم نم

ظلم ہی جان پر مین نے کیا
ای خدا بس کبر کی پائی سزا
اب ہائی مجھکو دہی پروردگار
ہون مین تیرے فضل کا امیدوار

گر نہ بخشے تو الہ العالمین
تو مین ہون بدتر ز ابلیس لعین
کہتے ہین جب عجز کو لایا بجا
آیا پھر پدے کو فرمان خدا

اب تو اوگل اوس آبکو ای جانور
ہے جو تیری پیٹ مین دریا مگر
سنکے پدے نی ز امر ذو الجلال
سب پیا پانی کو اپنی منہ سے ڈال

ہے یہ اوس پدے کی تاثیر شکم
گم ہوئی شیرینی اوس سے اک قلم
کہتے ہین اوسدن سے یہ دریا شور ہو
اوسمین شیرین ہوکے جاتی ہے نہر

ہے یہ اون دریاؤن پر حکم خدا

فصل چہل و دوم در بیان ریا

جو سمندر مین گیا کھاری ہوا

اور ریا کہتے ہین اوسکو عالمان
جو پڑھے نفلین بہت ہوکر عیان
گوش دل سے سن کلام مولوی
مثنوی مین کہگیا ہے الخفی

گر عبادت کیجئے بہر خدا
خفتہ کن گر فاش کردی شد ریا
ہے مراد اس سے نوافل کو چھپا
گر پڑھے گا اسکو ظاہر ہی ریا

یا کہ ہے اس سے تہجد کی مراد
یعنی پوشیدہ تو پڑھ اے خوش نہاد
اور پڑھ تو فرض کو ظاہر مدام
یعنی مسجد مین با عزاز تمام

یا کہ تیرے دل مین ہے مکر و دغا
تا کہ جانین خلق مجھکو باخدا
اسلیے پڑھتا ہو نمین اشراق و چاشت
ہے یہی بیشک ریا رکھ یادداشت

کہتے ہین اسطرح پڑھ باصدق جان
پڑھتے ہین جسطرح عالی ہمتان
غیر خالق کے نہو دل مین سوا
پھر تو چاہے خفیہ پڑھ یا برملا

یا کرے خیرات جو ظاہر مگر
یہ ریا ہی سن تو لے والا گہر
کہتے ہین وہی راہ حق مین سیم و زر
دست چپ کو بھی نہو جس سے خبر

حکم خالق کا ہے اے مرد نکو
ہو ریا ہی ہے نکو تم بھی دو
سن کلام مولوی ایجان من
مثنوی مین کہہ گیا ہے یہ سخن

جان دہی از بہر حق جانت دہند
نان دہی از بہر حق نانت دہند

فصل چہل و سوم در بیان بدعت

کہتے ہین بدعت اوسکو با خدا
جو نکرتے تھے کبھی خیر الوری
گر کری جو شخص ایسے فعل کو
ہے یہ بدعت بیگمان اے نیکخو

فکلوا مما ذکر اسم الله علیه

جیسے تم ذکر خدا لانے بجا
اور کیا تکبیر کو اوسپر ادا

یا کہے میر احسن کر دے بھلا
یا کہے عباس کو حافظ ترا

کہتے ہین نذر و نیاز ای مرد دین
جز خداوند جہان جائز نہین

لیک پہلے بھیج تحفہ بر نبی
نذر تا مقبول ہو جاوے تری

یا جو چھوڑے سر پہ چوٹی پری
یا گلے مین ڈالے بدھی ای اخی

یا کرے کوئی کسیکی گر نیاز
ہے وہ مشرک بالیقین ای بانیاز

خاص مل سے پہلے کر نذر الٰہ
بعد اوسکے بھیج تحفہ جسکو چاہ

پھر تو کہہ اس طور سے باصدق جان
ہے یہ تحفہ از براے مؤمنان

ہووے لیکن نذر تیری باصفا
تا ثواب اون سبکو پہونچاوے خدا

فصل چہلم در بیان خلق بد

خلق بد کہتے ہین اوسکو عاقلان
جو نہ ہووے من سے راغب گر بجان

کہتے ہین اسکے تئین بدخلقیان
حق سے مانگو الحذر ای مومنان

خلق رکھ تو نیک ای صاحب شناس
تا دوبارہ آدمی انسان تری پاس

سن کلام مولوی اے ہوشیار
مثنوی مین کہگیا ہے باوقار

حق نے یون اپنے پیمبر سے کہا
خلق ہے تجھ مین بڑا ای مصطفا

اور رہووے ترش رو ماتھا شکن
عیب بین و نکتہ چین و پرفتن

خلق بد مومن کو کرنا ہے حرام
ہے یہ خصلت شمر کوفی لا کلام

چاہیے مومن کو بس خلق نکو
ہووے رنجش اوسمین اک ذرہ نہو

من ندیدم در جہان جستجو
ہیچ اہلیت بہ از خلق نکو

یعنی ہے تو صاحب خلق عظیم
دیکھ سورۂ نون مین قول کریم

وانک لعلی خلق عظیم

فصل چہل و یکم در بیان کبر

گوش رکھ فرماتے ہین عالم سبھی
چاہیے مؤمن کو خلق احمدی

کبر اوسکو کہتے ہین ای باشعور
جو کہ دانائی سے سمجھے خود کو نور

اور زمین پر رکھے وہ گن گن قدم
یعنی با انداز و ناز ای محترم

سن یہ فرماتا ہے رب العالمین
اور اکڑتا تو نہ چل ای مرد دین

ولا تمش فی الارض مرحا
انک لن تخرق الارض

اور تو اس طور سے مت ہو روان
جون زمین پر چلتے ہین گردنکشان

اور زمین کو تو نہین سکتا ہے چیر
زور سے پاؤن کی ای مرد فقیر

ہے تکبر تجھکو کرنا ناروا
کیونکہ ہے یہ کبر از راہ خطا

ولن تبلغ الجبال طولا

اور نہ پہونچیگا پہاڑون کے تئین
تو زروے طول قامت بالیقین

چاہیے تیرے تئین عجز و نیاز
سرنگون چل گرچہ ہے سرو دراز

بس نہ چل بیچ تکبر ای میری جان
تا نہ گر جاوے زمین مین ناگہان

سن کلام مولوی ایمان من
مثنوی مین لکھ گیا ہے یہ سخن

انکو اندر کعبے کے آنے ندو
یعنے سال آئندہ مین خیر الانام
بعد حضرت کے صحابہ نے کہا
اور ہر محروم اس سے خارجی
جاری ہین اتنک یہان احکام دین
امر حق ہے ای گروہ مومنین
ہو وین جسجا یعنے قوم مشرکین
بچ رہے اس مکر و حیلہ سے تمام
کہتے ہین مشرک انہین ای ذی مقام
جیسے جاہل پوجتے ہینگے مزار
جز خدا یہ ایسی طاقت کسکو ہے
مت کسی سے مانگ ای نیکو شست
گفت پیغمبر کہ جنت از آلہ
اور مین نے ایک کامل سے سنا
اور کہا ہے مولوی نے یہ کلام
اسم می خوانی مسمے را بجو
ہے یہ بیشک شرک ای مرد خدا
یا الٰہی از طفیل مرتضےٰ
یا کرے جو نذر بکرا ذبح کر
یعنے وہ مشرک ہے انسان بالیقین

بعد عامهم هذا

انکو کعبے مین ندین رہنے تمام
بت پرستونکو ندی کعبے مین جا
یان تلک ظاہر ہوئی تیرہ صدی
سنیون ہی ای گروہ مومنین

جب ہوا کہتے ہین یہ حکم خدا
پھر اوٹھایا سنیون نے امر حق
یعنے سن بارہ سو اور انسٹھ ہوے
ایک مشرک کو ندی جا نے قرار

فاقتلوا المشركين حيث وجدتموهم

بس کرو تم قتل جا اونکی یہین
کیونکہ ہے کار غزا مشکل کا کام
جو پرستش کرتے ہین بت کی تمام
کہتے ہین دی ہمکو بیٹا یا مدار
جو تجھے بیٹی و بیٹا دے سکے
گر تو رکھتا ہے تمنا بہشت
گر تو میچو اہی کس چیز سے مخواہ
ایسی خواہش ہے طریق اولیا
تمنویین دیکھہ تو اے نیکنام
بے مسمے اسم کے باشد نکو
جز خدا کوئی نہین مشکل کشا
دور کر مجھسے مرا رنج و بلا
تیغ سدو کے لیے لے ذبح
گر ارادہ نذر خالق کا نہین

سن خوارج کہتے ہین ای خوش نہاد
گر نہ ہوتے سنیان با خدا
یا اگر پوجے کسیکی قبر کو
یا کہے دی مجھکو بیٹا یا حسین
ہے فقط یہ شرک اور وہم و خیال
گوش کر کہہ فرماتے ہین خیر الورا
ورنہ خواہے من کفیلم مر ترا
وہ نہین کرتی ہین انسانے سوال
اللہ اللہ میکنی از بہر نان
یا کہے کوئی علی سے یا علی
لیک ہے اک طور جائز الٰہی
یا طفیل حسین کے پروردگار
کہتے ہین وہ گوشت ہے مطلق حرام
اور فرماتا ہے رب العالمین

کیونکہ ہین مشرک نجس اے نیکخو
اونکو حضرت نے نکالا برملا
امر حق سے کہ ہین وہ بیشک مستحق
مکے سے حضرت مدینے کو گئے
بلکہ کعبے سے نکالا اونکو مار
فاقتلوا کہتا ہے رب العالمین
بے امام ہمپر نہین لازم جہاد
مشرکون پر کون کرتا پھر غزا
ہے وہ مشرک بالیقین ای نیکخو
بیگمان یہ شرک ہے اے نور عین
کیا کوئی دیویگا الا ذو الجلال
اپنے حق سے مانگیے تو ہے روا
جنتہ الماوٰی و دیدار خدا
رہتے ہین دنیا مین دائم مست حال
بی طمع بخشین و اللہ را بجان
دفع کر شیر خدا مشکل مری
گر کہے اسطرح سے جو آدمی
دے مجھے بیٹا تو با عز و وقار
اور ہوا وہ شخص بس مشرک تمام
کھاؤ تم اوس گوشت کو ای مومنین

یا کہے بیمار سے کوئی اگر
اوسنے بھیجا ہی مرض تجھپر مگر
یا کہے کوئی کسی سے بربلا
بالعوض تیرے اوسے ماری خدا
وہ زیادہ جان کو تیری کرے
یعنے لیکر جان اوسکی تجھکو دے
یا کسی بیمار کو ہووے شفا
اور کہے اوس سے سخن گر دو مرا
یہ نتھی امید مجھکو اے بشر
حق نے بھیجا پھر تجھے بار دگر
یعنے انسان کا تجھے بخشا علم
مر کے پھر زندہ ہوا اسے محترم
یا کہے دیکھون ہو نہین اوسکی تئین
موت سے اپنی مریگا وہ نہین
یا کہے جب تک ہین میرے دست و پا
مجھکو روزی کا نہین کچھ غم ذرا
یا کہے جیتا رہے میرا پدر
مجھکو روزی کا نہین خوف و خطر
یا کہے رزاق ہے بیشک خدا
لیک ہین محنت سے روزی جابجا
یاد رکھ یہ مسئلہ اے میری جان
ہین یہ کلمے کفر نزد عالمان
یا اگر بحثین بہم دو آدمی
اور کہے یہ بات اوس سے مدعی
کسلیے کرتا ہے تو جھگڑا یہان
یعنی شریعت مین کرین اسکو بیان
سنکے گر اوس سے کہے وہ بیحیا
مین کرونگا کام تجھسے ہم کا
یا کہے کوئی مصیبت کا پھنسا
ظلم مجھپر کرتا ہے میرا خدا
یا کہے مظلوم ظالم سے اگر
ظلم جو تو نے کیا ہے خیرہ سر
بالعوض میرے کری تجھپر خدا
ظلم سے تیرے نچھوٹین دست و پا
یا خدا سے گر کہے وہ بوالفضول
ظلم ظالم کا تو کرتا ہے قبول
کہتے ہین کافر ہو وہ مرد شقی
یعنے دی نسبت خدا کو ظلم کی
یا کہے زن مومنہ شوہر سے جو
تجھپہ لعنت حق کی ہے ای زشتخو
یا کہے زن سے کوئی مرد خدا
حق ہے شوہر کا بڑا کر تو ادا
وہ کہے مجھپر حق شوہر نہین
ہین یہ باتین کفر کی ای نازنین
یا کسی زن کو کوئی دیوے صلاح
تو ہو مرتد ٹوٹ جاوے تا نکاح
کہتے ہین مرتد اوسے ای ذی ہنر
ہو وہی جو مومن سے کافر سربسر
اور سخن اوسکا کرے گر زن قبول
ہو گئی مرتد یہ نزد ذی عقول
اور ہوا کافر وہ جسنے دی صلاح
قتل ان دونون کا کرنا ہی مباح
یا کہے مومن سے مومن دوسرا
یعنے رکھی ہے نماز اپنی اوٹھا
یا کہے ابہی پڑھی مینے نماز
دل مرا گھبرا گیا اے بانیاز
یا کہے تونے پڑہی کچھہ بانگی چیز
جو ملے گا مجھکو بدلا اے عزیز
یا کہے پڑھتا ہے تو بہر بہشت
تو نہ پاویگا کبھی اے بد سرشت
یا کہے کرتا ہی تو دشوار کام
کہ نماز فرض پڑھتا ہے مدام
یا کہے پڑھتا ہے تو بہر نمود
تا کہ جانین مجھکو سب صاحب سجود
یا کہے میری عوض پڑھ تو تمام
ہین یہ باتین کفر کی اے نیکنام
یا کہے کوئی چلو عالم کے پاس
کچھہ مسائل شرع سے ہون روشناس
سنکے گر اوس سے کہے وہ بیجا
میرا جانیسے وہان پر کام کیا
یا کہے ہوتے ہین عالم ناشکیب
سیکھتے ہین علم کو بہر فریب
کہتے ہین اوس شخص کو سب اہل دین
ہے وہ کافر بیشک و بالیقین

فصل سی ونہم دربیان شرک

حق نے فرمایا ہے ای مرد رشید
جتنے ہین مشرک وہ ہین سارے پلید

إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ

یا کہے اللہ کی مجھکو قسم
کہتے ہین یہ کفر ہے عالی ہمم
یعنے کی خیرات دینے بے شمار
یعنے اسکے بالعوض یا دین تو آپ
ہے شفاعت حق ختم الانبیا
کہتے ہین نازل ہوا جب والضحے
یعنے مین راضی ہونگا لے کریم
ہے یہ کیا آواز طوفان بر بلا
اونہیین جو سنکے اوسکو مؤمنان
یا کہے آتا ہے تو مجھکو نظر
یا ہوا کو بد کہے یا ابر کو
یا کہے رمضان کیا آیا ہے سخت
یا کہے مین دوست رکھتا ہون تجھے
یا کہے مین دوست رکھتا ہون شراب
یا اگر کوئی ہنسی سے یون کہے
یا گنہ جس شخص نے ظاہر کیا
کیونکہ دی اوسنے گنہ کی مشورت
یا ہوا جس شخص سے ظاہر گناہ
کیا کیا اغلام یعنے یا زنا
یا کہے کوئی کسی سے یہ سخن

اور تیری سر کی اور پا کی قسم
یعنے گر ہووین بہم دونون قسم
ہے یہ کلمہ کفر کا اے ہوشیار
بیشک این کفر است نزد شیخ و شاب

یا کہے مجھکو قسم اللہ کی
یا کہے جو کچھ مجھے حق نے دیا
یا کوئی دے صدقہ گر مال حرام
یا کوئی قابل شفاعت کا نہو

وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى

پڑھکے اس آیت کو حضرت نے کہا
تا نہ بخشے اوسکو جناب نعیم
کہتے ہین وہ خیرہ سر کافر ہوا
ہوگئے کافر بہ نزد عالمان
مثل عزرائیل کے آنے فرشتے
ہیگمان یہ کفر ہے اے نیکخو
مومنون پر یہان آیا ہی سخت
سن زیادہ حق سے اے فرخندہ پے
یا زنا کو وہ کہے خانہ خراب
یعنے بعد از مرگ جلنا ہے کسے
دیکھکر اوس سے کہے گر دوسرا
اسلیے کافر ہوا وہ بد صفت
اور کہے اوس سے کوئی مرد آل
جو کرون توبہ مین ایمر خدا
دفن کر آئے اوسے ایمان مین

گر رہے گا آگ مین اک اہی
یا کوئی قرآن پڑھتا ہو اگر
یا کوئی نقّال لاوے نقل گر
یا کہے کوئی اگر اے باخدا
یا کہے کوئی فرشتون کو برا
کیونکہ یہ تابع ہین سب امر خدا
یا کہے معلوم تھا مجھکو یہ حال
یا پیمبر سے زیادہ گر کہے
یا کہے کوئی گنہ کرے عیش یا ان
یا عذاب حق سے ہو بیفکر جو
گر تو پوشیدہ گنہ کوا ایجوان
کہتے ہین یون عالمان نیک نے
توبہ کرنا اس گنہ سے ہے ضرور
کہتے ہین کافر ہوا وہ خیرہ سر
دیکھا تو نے جسکو کل بیمار تھا

اور قسم پانون کی تیری راہ کی
مین نے اسکے بالعوض ایسا کیا
اور رکھے امید حق سے وہ تمام
بیگمان یہ کفر ہے اے نیکخو
حق نے فرمایا فترضے بر ملا
مین نہ راضی ہونگا کہتے تھے نبی
اور رکھے جو دوسرا اسکے بشر
وعدہ کے مانند ہو وہ سر بسر
مین فرشتہ ہون ترے سب کام کا
اونکو بد کہنے سے وہ کافر ہوا
سنتے ہی فی الفور لاتے ہین بجا
غلہ بس ہوگا گران تر اب کی سال
یعنے تو از بس کہ میر او دوست ہے
دیکھ یعنیا اوس جہان مین ایجوان
یا اوسے امید رحمت کی نہو
کفر مین داخل ہوا بیشک عیان
منع کرتا تھا اوسے اون جرم سے
سنکے اوس سے گر کہے وہ بے شعور
یعنے سمجھا جرم کو ہلکا مگر
جان اپنی سونپ کر تجھکو مرا

یا کرے جو شخص رسم کافران — ہے وہ کافر بالیقین ای مہربان
جیسے ہولی یا دیوالی ہے اگر — یا وہ سہرے مین رنگین ہو جاوے گر

یا مشابہت ہو کرے جس قوم کی — من تشبه بقوم فهو منهم كذا في المشكوة — بس وہ ہوا اوس قوم سے قول نبی

یا کہے کعبہ اگر ہو اوسطرف — جسطرف ہمتا ہی تو ای ذی شرف
مین نہ اوسجانب پڑھون ہرگز نماز — ہے یہ کلمہ کفر کا اے بانیاز

یا کہے بھیجے خدا جنت مین گر — ساتھ تیری مین نجاؤن عمر بھر
یا کہے تیرا ہی ہووے گواہ — بات تیری مین نہ مانون خواہ مخواہ

یا کہے دیوے گواہی گر ملک — سچ سخن تیرا نہ جانون حشر تک
یا کہے جانے خدا جانے رسول — کہتے ہین یہ کفر ہے اہل اصول

کیونکہ علم غیب ہے خاصہ خدا — ورنہ تھی واقف رسول مصطفا
علم خالق نے اونھین جسکو دیا — جانتے تھے اوسکو بس خیر الورا

یا خدا کو لاوے شاہد جھوٹ پر — ہے یہ کلمہ کفر کا اے ذی ہنر
کیونکہ دانا اور بینا ہے خدا — بیگمان عالم ہے صدق و کذب کا

یا کہے کوئی خدا دے مجھکو مال — مال ہو وے وہ حرام اور یا حلال
کہتے ہین یہ کفر ہے عالم تمام — درمیان لایا جو وہ لفظ حرام

اے محمد حق سے مانگ اکل حلال — ہے وہ ہر شے پر توانا ذوالجلال
یعنے ہر شے پر ہی وہ قادر قوی — جسکو چاہی پل مین کر دیوی غنی

یا کہے جسکو خدا اے نیک پے — شرع والے کہتے ہین کافر اوسے
اور بعضے کہتے ہین خود کو خدا — شرع مین یہ بھی ہے کلمہ کفر کا

اور ہو حالت مین جو اپنی کوئی — نکلے اوس سے گر یہ کلمہ اے اخی
ہی مباح اس حال مین اوس شخص کو — لیک مارینگے وہ درّے سر بسر

یعنے ہو وہ شخص حالت مین معاف — اوسکی یہ تمثیل ہے اے سینہ صاف
جیسے سایہ جن کا ہوتا ہی عیان — خود وہ کہتا ہی مین جن ہون بیگمان

اور ہوا جس شخص پر سایہ خدا — اوسکے حق مین مولوی رومی کہا
چون پری غالب بود بر آدمی — مے پرد از جنس انس مردمی

چون پری را این دم و قانون بود — خالق جن و پری خود چون بود
یعنے سایہ جن ہی ہو وے جب یہ حال — سایہ حق سے رہی چپ کیا مجال

نقل ہے یہ مولوی سے ای رشید — کہتے تھے حالت مین اکثر بایزید
چند جوئی بر زمین و بر سما — نیست اندر جبہ ام الا خدا

گفت مستانہ عیان ای ذو فنون — لا اله الا انا فاعبدون
اور بے حالت کہی جو یہ کلام — ہے وہ کافر بالیقین ای نیکنام

اور شرابی ہو جو اے مرد خدا — نکلے اوسکے منہ سے کلمہ کفر کا
کہتے ہین عالم کہ اوسکو ہے معاف — نشہ مین غلطان جو ہو وی بخلاف

اور دیوی زن کو طلاق اپنی اگر — ہو گئی بیشک طلاق ای ذی ہنر
یا کہے اوپر خدا نیچے ہو تم — اوسکو اس کہنے سے کافر جانو تم

یا کہے کوئی مین کرتا ہون دعا — کیا اسے سنتا نہین میرا خدا
یا کہے کیا حق گیا ہی مجھکو بھول — ہے یہ کلمہ کفر کا ای ذی عقول

یا کہے تیری کفایت اے پسر — کر نہین سکتا خدا اسے داد گر
مین کرون تیری کفایت کیا مجال — ہین یہ باتین کفر کی ای خوش خصال

دیکھ لے جا کر ظہیری کو تلین
لیک ہو دیگا نہ مومن وہ بشر
اور لکھا مشکوٰۃ میں اے نیکنام
لا الٰہ کہکے الا اللہ کہہ
سن کلام مولوی اے خوش سیر
اور نبی فرماتے ہیں اے باخدا
اور نہ سمجھو اوسکو اے مرد گزین

کہتے ہیں اسلام میں حجت یقین
اگر پڑھیگا اپنی عادت سے مدام

ترجمہ حدیث شریف

تم پڑھو کلمے کو بانیت مدام
گر تو نیت اصلاح اے نیک خو
اور محمد ہے رسول اللہ کہہ
کہتے ہیں سب اسکو مردان خدا
شعر یہ اوسکا ہے تفسیر میں اے شکر
تا نہ گوئی لا و الا اللہ را

ترجمہ حدیث شریف

یہ رہا بس کفر اوسپر بالیقین
کفر سے روکو زبان اے مومنو

یعنے وہ کلمہ شہادت کا تمام
یون پڑھو عادت سے اپنی عمر بھر
یعنے میں ہوتا ہوں مومن کلمہ گو
وہ نہیں سرسے مسلمان پھر ہوا
در نیابی منہج این راہ را
نکلے جسکے منہ سے کلمہ کفر کا
ورد رکھو کلمہ رد کفر کو

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اُشْرِكَ بِكَ شَيْئًا وَاَنَا اَعْلَمُ بِهٖ وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا اَعْلَمُ بِهٖ تُبْتُ عَنْهُ وَتَبَرَّاْتُ مِنَ الْكُفْرِ وَالشِّرْكِ وَالْمَعَاصِیْ كُلِّهَا اَسْلَمْتُ وَاٰمَنْتُ وَاَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط

یعنے اس کلمہ کی باعث سے خدا
اور دیکھا ہے ظہیری میں لکھا
سنکے گر اوس سے کہے وہ برملا
شاید اس عرصے میں وہ کافر ہوا
حکم ہے ویوے پڑھا کلمہ تمام
ہین گر یہ کافر جو دنیا میں تمام
حق نے یون قرآن میں دی ہی خبر
کیونکہ کافر سے نہیں بد کوئی شئے
یا کوئی جیسے برہمن ایسی بات
کہتے ہیں کھا کر قسم خیر البشر

روایت از کتاب ظہیری

گر کہے کافر کوئی مومن ہو آ
مجھ پہ ظاہر کر تو اب اسلام بین
جا تو نزد عالمان اسلام لا
کہتے ہیں یہ کفر ہے اے خوش سیر
اس سبب سے کفر یہ اوسپر ہوا
کیونکہ کلمہ جانتے ہیں مومنان
ہے یہ جز اسلام کی اے نیکنام
یا کہے کوئی کسی سے برملا
دوزخ اذکا یا کہ جنت ہے مقام
کہتے ہیں یہ کفر ہے اے مرد رہ
واسطے کافر کے ہے نار سقر
یا کہے جو آپ کو کافر سے بد
اوسکو لازم ہے نہ یہ کلمہ کہے
یا کہے اس طرح سے کوئی کلام
ہونیوالی تجھپہ ہے کل کی رات
اور کرے باور ہوے مومن کبھی

كَذَبَ الْمُنَجِّمُوْنَ بِرَبِّ الْكَعْبَةِ كَذَا فِي الْمُسْنَدِ

بخش دیگا تمکو از راہ عطا
تا ہیں داخل تم میں ہوں اے مومنین
دی رضا اوسنے او سے بس کفر ہے
ہوتی ہیں کلمہ سے مومن انس و جان
ہیں نہیں واقف ہوں امر خدا
یعنے کافر کی نہ پہچانے جگہ
لیکمان یہ کفر ہے اے نیک خو
جھوٹ سچ کہتا ہوں تو مومن کا تمام
ہوگیا کافر ضروری اے اخی
ہیں نجومی جملہ کاذب سر بسر

زہر کب تک مجھکو دیگی ای کنیز
چار چیزونکو مین رکھتا ہون عزیز

پاس لاتی ہے میرے جب طعام
شکر کرتا ہون خدا کا لیکے نام

دوسری پڑھتا ہون مین اوسکا کلام
یعنے بسم اللہ کو وقت طعام

جو پڑھے قرآن کو باصدق جان
زہر اوسکو کچھ نہین ایذا رسان

تیسری کھاتا ہون مین رزق حلال
مجھکو دیتا ہی وہ رب ذو الجلال

چوتھے مین قوت کو اپنی سربسر
صرف کرتا ہون عبادت مین مگر

مولوی کا سن کلام بے بہا
مثنوی مین کہگیا ہے برملا

کے گوارد لقمہ بے دیدار او
بے تماشاے گل گلزار او

نان کجا اصلاح آن جانی کند
کو دل از فرمان جانان برکند

گر شود عالم پر از خون مالمال
کے خورد مرد خدا الا حلال

چشم گریان بایدت چون طفل خرد
کم خور این نان را کہ نان آب تو برد

چون فراموشی خودی یادت کنند
بندہ گشتی آنکہ آزادت کنند

جا کیا آزاد تجھکو اے کنیز
ہو خوشی جسجا تری ہو باتمیز

کہتے ہین مالک نے جب اوس سے کہا
سن کنیزک کی گئی حرص و ہوا

اس سخن نے اوسکو یہ تاثیر کی
حرص اوسکی خود بخود جاتی رہی

یا الٰہی از طفیل مصطفا
دور کر مجھسے مری حرص و ہوا

اور طفیل مرتضے کے ای عزیز
اور طفیل اوسکے کہ تھا مالک کنیز

بخش مجھکو ای خدا ای ذو الکرام
جنۃ الفردوس مین اعلی مقام

تاکہ دیکھون تجھکو مین اوسجا عیان
دیدہ ظاہر سے ای خلاق جان

بیان تقلید فاسد و صحیح

کہتے ہین اسلام مین تقلید دو
ایک فاسد ایک صحیح ای نیکخو

ہے یہ فاسد سخت نزد عالمان
جو نہ سمجھے اور پڑھے کلمہ عیان

اوس سے پوچھے شخص کوئی دوسرا
یہ بتا مجھکو کہ تونے کیا پڑھا

سنکے گر اوس سے کہے وہ بیحیا
کیا بتاؤن خود نہین مین جانتا

لیکن اتنا جانتا ہون ای جوان
روز و شب پڑھتے ہین اوسکو مومنان

اور حقیقت سے نہین اسکی خبر
جو کہون تجھسے مفصل سربسر

کہتے ہین کافر ہے وہ مرد لعین
جو کہے اس طور سے ای مرد دین

اور اصح کہتے ہین اوسکو عالمان
جو پڑھے کلمہ شہادت کا عیان

پوچھے اوس سے جو کوئی مرد گزین
کیا پڑھا تونے بتا میرے تئین

اور کہے وہ شخص اوس سے برملا
گوش دل سے سن اسے ای باخدا

مینے یہ کلمہ شہادت کا پڑھا
نور ایمان جسکے پڑھنے سے بڑھا

اور ہے اسکی بزرگی اس قدر
کرتا ہے کافر کو مومن سربسر

اسلیے پڑھتا ہون مین کلمہ مدام
تا مجھے بخشے خدا عالی مقام

کہتے ہین اسکو صحیح ای مرد دین
ہے وہ مومن کہنے والا بالیقین

روایت از کتاب ظہیری

جسکے منہ سے نکلے کلمہ کفر کا
بس اوسے سب کہتے ہین کافر ہوا

یا وہ ہو قصداً و یا سہواً اگر
بیگمان وہ ہوگیا کافر بشر

جیسے خمر و لحم خنزیر و زنا — ہے وہ کافر جو اسے جانے روا
یا پڑھے اسم خدا کو غیر پر — منع ہے جو شرع مین ای باہنر

یعنے جیسے خمر ہے یا ہے زنا — جو پڑھے اوس پر تو وہ کافر ہوا
یا کوئی لاوے چرا کر جانور — یا زبردستی سے لیوے چھینکر

اور کہے اوس پر اگر تکبیر کو — ہی وہ کافر بالیقین ای نیکخو
کہتے ہین کھانا اگر ہووے حلال — پہلے تسمیہ پڑھے ای خوش خصال

بعد اوسکے نوش فرماوے طعام — ہے یونہین حکم رسول ذوالاکرام
متفق اس پر ہین جملہ عالمان — ساتھہ اس کلمہ کے ای نیکو جوان

ان کان حلالا شرعیا بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہے اگر تحقیق یہ کھانا حلال — اسلیے لکھتا ہون نام ذوالجلال
یہ روایت معتبر ہے سربسر — کہتے ہین یون عالمان فی سیر

جس کسینے کھانا کھایا صبح و شام — اور بسم اللہ نکی وقت طعام
لکھتے ہین تبیان مین اہل دین — ساتھہ کھاتا اوسکے ابلیس لعین

اور کرتا زہر ہے اوسکو اثر — جسنے بسم اللہ نکی کھانے پہ گر

حکایت

نقل کرتے ہین محدث العزیز — زہر دیتی تھی میان کو اک کنیز
چند مدت طور یہ اوسکا رہا — لیکن اوسکو کچھ اثر کرتا نتھا

ایکدن ہو کر کنیز کب بس اوداس — یہ سخن کہنے لگی آ اوسکے پاس
زہر دیتی ہون تجھے ہر دن مگر — کیا سبب اسکا نہین کرتا اثر

اسکے مالک نے کہا ای بے تمیز — زہر دیتی ہے مجھے کیون ای کنیز
پہلے اپنا مدعا مجھکو بتا — بعد اوسکے گوش رکھہ قصہ مرا

جب کہا اوسنے تو ہی ماہ خیر — مین جوان ہون صورت ماہ منیر
یعنے تونے مثل مہ پایا جمال — اب نہین حاصل ہے مجھکو جز زوال

مین ہون ماہ نو کہ روشن مین نکین — اور آیا بس ترا آخر ہی دن
زہر تجھکو اسلیے مین نے دیا — تا مرے تو اور لاؤن آپ سا

یعنے لاؤن نوجوان ای پیر گر — مثل ماہ نو کہ اپنا ہمصفیر
تب کہا مالک نے سن ای بیوفا — مولوی نے مثنوی مین یون کہا

چند باشی عاشق صورت بگو — طالب معنی بشو معنے بجو
صورت ظاہر فنا گردد بدا — عالم معنی بماند جاودان

آنچہ بر صورت تو عاشق گشتۂ — چون برون شد جان چرایش ہشتۂ
صورت موجود این شیر چیست — عاشقا او جو کہ معشوق تو کیست

عشق بر مردہ نباشد پایدار — عشق را بر حی و بر قیوم دار
تو بیک خواری کہ گریزانی ز عشق — تو بجز نامی نمیدانی ز عشق

داد و بر باد عمر جاودان — یک زمان اگہ نئی از سر جان
ہست ظاہر لیک پنہان از نظر — سکے بوم خفاش را تاب ضیا

خاک شو تا گل بروید رنگ رنگ — در بہاران کی شود سرسبز سنگ
ہر کہ سر را باخت اندر کوی او — ننگرد صد بار جانان سوی او

گرچہ ہیچی ای بفیروزی چو روز — ہستے ہمچون شب خود را بسوز
چند چند از حکمت یونانیان — حکمت ایمانیان را ہم بدان

کیونکہ یہ آب مقید ہے ہمین | منع ہے اسواسطے ای اہل دین
تیسرا گر وہ نہ ہو عالمسان | اوسکا جھوٹا ہے برا ایجان حسن
گر نہووی آب جو مطلق کہین | اس سے جائز ہے وضو ای اہل دین
چوتھا ہی مشکوک پانی بر ملا | بعد اوس کے کر تیمم بس سدا
پھر نماز فرض پڑھ پھر خدا | ہے یونہیں حکم شریعت بر ملا
پانچوان وہ آب مستعمل ہے جو | طشت مین پانی وضو کا جو گرے
ہے وہ پانی پاک لیکن دور کر | غیر کو کرتا نہیں طاہر مگر
کہتے ہیں یون عالمان باصفا | کفر و شرک و خلاف ہر کبیرہ و بلا
اور بدعت رشوت و عجب و نفاق | ملے برادر انکو بھی کر دل سے دور
سن یہ فرماتا ہی رب العالمین | آیت شر البریہ ہے لکھی

بیان آبہای مکروہ

پی لین جس جس کا پانی مرغیان | موش و گربہ پاسپیہ و زاغ و زغن

بیان آبہای مشکوک

ہو وی خر کا اور خچر کا پیا | پہلے اس سے کر وضو ای خوش ادا

بیان آبہای مستعمل

مت وضو کر اوس سے ای مرد نکو | یاد رکھہ کہتے ہیں مستعمل اوسے

فصل سی و ششم در بیان کفر

شرک بارہ چیز کر خود کو دور | ہین یہ بارہ یاد رکھہ ای باخدا
دور رکھتی ہین سب بالاتفاق | ور کبیرہ اور صغیرہ اور حسد
کفر سے ہو کوئی شے بدتر نہیں | دیکھہ سورہ لم یکن مین ای اخی

أُولَٰئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ

حاصل اس آیت کا کرتی ہین بیان | باطن اوسکا کافرون میں پاک ہے
کیونکہ واحد جانتے ہے الله کو | کہتے ہیں مخلوق کہہ انکو سبھی
بندہ وہ ہر بندگی لاوی بجا | بہتر از عرش و فلک خلد بریں
مومنون کی مدح کرتا ہی خدا | پڑھ تو سورہ لم یکن مین برملا
یعنی جملہ شے سے بہتر ہیں خاص | مومنان پاک وہ ہین بالاختصاص
اور فرماتے ہیں یہ خیر الوری | حق نے میری بس مجھے آگہ کیا
ہوگی امت گرچہ تیری مذنبین | ساتھہ تیرے یا رسول مصطفا
لیک وہ صالح عمل لاوین بجا | ہونگے سر تہ ہے خرابی لسر
اے محمد فسق سے رہ تو جدا | منع جو شے ہے اوس سے باز ہو حلال

یعنی جملہ شے سے بد ہیں کافران | خوک گرچہ ظاہرا ناپاک ہے
اور شریک اوسکا نہیں کرتا ہی وہ | ورنہ کہہ کافر کو تو بندہ کبھی
یعنی طاعت مین ہی حق کی سدا | اور گروہ مومنان پاک دین

أُولَٰئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ

ترجمہ حدیث شریف

أُمَّتِي أُمَّةٌ مُذْنِبَةٌ وَرَبٌّ غَفُورٌ

ہین غفور اور تو شفیع یوم دین | انکو جنت بخش دون گا روز جزا
دھیان رکھین ہر گھڑی الله کا | اور رکھین باز ہر گناہ فسق سے
اب مسائل کفر کے لکھہ بر ملا | کہتے ہین کافر اوسے نیکو خصال

اور کنوین مین سنگ گرے ای نیکخو
کہتے ہین اسکو نجاست جسم وا
اور نہووے جسم ہکا جون شہر اب
تین سو اوس سے نکالو ڈول تم
اور کنوین مین غسل کا پانی گرے
یا لہو ہو یا وہ ہو ریم پشیر
تین سو کہتے ہین ڈول اوس نکال
ساٹھ ڈول اوس سے نکالو کھینچکر
یعنی جیسے ہے کبوتر یا بٹیر
کیونکہ ہے اسپر نظر رکھنا ملی
یا گدھے کا سم گرے اسے نیکخو
لیک انمین ہو نہ چربی کا اثر
کہتے ہین یون عالمان با خدا
ہو گیا بالکل نجس بیشک کنوان
یعنی چاہ ہے پاک اے والا گہر
تین سو اوس سے نکالو ڈول گر
یا ہو زنبور و مگس یا کیچوا

یا مرے انسان اوسمین گرکے جو
پہلے اسکو نکال اے ہوشیار
وہ فقط پانی کو پھینکین بیشمار
تا نجاست اوسمین ہے سب جاوے گھٹ
ڈول اوس سے سب نکالو تین سو
یہ نجس ہین نزد عالم بے سبر
تا کنوان ہو پاک اے نیکو خصال
تا کنوان مطلق ہو تیرا سر بسر
پاک مین یہ شرع مین ای دلپذیر
اس سبب جائز ہے نزد خوش خصال
یا شتر کا سم ہو یا گھوڑی کا نعل
جب کنوان ہے پاک اے والا گہر
ڈول جسکا ہو کنوین مین جگر
اور رہا وہ غسل مین اندر جوان
اور رہا وہ غسل کے اندر بشر
تا کنوان ہو پاک اے مرد نکو

یا مرے گر چاہ مین اسپ و شتر
بعد اوسکے ڈول پھینکین تین سو
اور کلان استنجے کا پانی گرے
اور گرے پانی وضو کا اوسمین جو
اور گرے گر خمر اوسمین یا منی
یا کسیکا جامہ گر ہووے پلید
اور گرے پانی اگر مکروہ کا
اور گرے غائط پرندون کا اگر
یا کہ مینا جیسے ہے باشندہ چاہ
اور گرین انسانکے جو موی سر
یا ہو کھر بکری کا یا ہون ہڈیان
اور نجس ہین بال کھر سور کے سب
اور رہا ہے اوسکے پینے کو بشر
اور سخن شرح طحاوی مین لکھا
قول اول ہے پر فتوی ہے یکسان
یا مرے جیسے چاہ مین مینڈک اگر

یا مرے خچر و یا ہووے وہ خر
تا نجاست سے کنوان وہ پاک ہو
سب نجس پانی کنوین کا وہ کرے
ڈول تم چالیس بھر کر پھینکدو
یا وہ ہووے بول و غائط آدمی
چاہ مین جسکے گرے سن اے رشید
یا گرے مشکوک اسے مرد خدا
وہ کنوان ہے پاک اے والا گہر
اس سبب ممکن نہین رکھنا نگاہ
خواہ کافر کے ہون یا مومن کے گر
سب یہ جائز ہین بنزد حنفیان
اور اوسکی ہڈیان اے با ادب
غسل مین ہووے اگر وہ سر بسر
دو نون اپنے حال پر ہین برملا
ہینگے وہ دونون نجس اے مہربان
یا ہو مار و کژدم و ماہی مگر
وہ کنوان ہے پاک اے مرد خدا

بیان آبہائے مقید

کہتے ہین دوم مقید ہے وہ آب
یا ٹپکتا ہو کوئی از خود درخت
کہتے ہین یون حنفیان فی ستن

کیوڑیکا ہووے عرق یا ہو گلاب
پاک ہے اوسکا عرق اے نیکبخت
پاک ان چیزون سے ہو تاہی لعاب

یا ہو آب سونف یا گاؤ زبان
یا بنجو اسے رنگ تیو لگا اگر
لیک شیر و روغن و درد سیاہ

یا ہو سرکہ یا ہو شربت اے جوان
ہین یہ سب آب مقید سر بسر
اس سے جامہ کو نہ دھو اے دلربا

کہتے ہین مطلق اوسے اہل زمین
پانی آتا ہے فلک سے بر زمین
یا ہو حوض و نہر یا تالاب ہو
ہے وہ مطلق جتنے پانی ہین نکو

یا کنوین کا ہووے پانی بر ملا
کر وضو اوس سے تو ای مرد خدا
کہتے ہین مانند مطلق کو ہی چاہ
منہ کو اوسکے بند رکھ بی اشتباہ

حکایت

نقل سن اک مجھسے ای گیتی فروز
پینے اوسکا منہ نہ ڈھانپا چند روز

تھی یہی بس خواہش حکم خدا
شب کو میرا کھل گے گھوڑا گر پڑا
پھر نہ پایا مین نے اوسکا کچھ پتا
مثل قارون چاہ مین وہ دھسگیا

اب محمد منہ کنوین کا رکھ تو بند
تا نہ پہونچے چاہ سے تجھکو گزند

بیان نہر روان

اور ہووے نہر جو آب روان
نہر ہو وہ مثل دریای کلان
کہتے ہین آب روان اوسکی تئین
چلّو بھرنے سے نہ کھلجاوے زمین

اور بہاوے گھاس کو ای نیکنام
وہ روان ہے آب پاکیزہ تمام

بیان حوض دہ در دہ

اور ہووے حوض دہ در دہ اگر
یعنی سو گز ہو وہ ای والا گہر
کہتے ہین سو گز اوسے اہل اصول
حوض کا دس گز جو ہووے عرض و طول

گر پڑے اوسمین نجاست ای جوان
ہو وہ پانی پاک نزد عالمان
لیکن اوسکا گر بدلے بو مزا
جب وہ پانی پاک ہے ای باخدا

اور انمین ایک ہو تبدیل گر
یعنی رنگ و بو مزا بدلے اگر
مت وضو کر اوس سے ای مرد خدا
کہتے ہین اوسکو نجس پانی ہوا

بیان آبہای چاہ

اور کنوین مین جو گرے ناپاک چیز
وہ نجس ہے چاہ ای مرد عزیز
کہتے ہین غائط گرے مرغی کا گر
یا وہ غائط بط کا ہووے بسر

یا گرے گوبر کنوین مین ای اخی
یا گرین دو مینگنی گر اونٹ کی
اور ہو جاوین اگر ریزہ تمام
وہ کنوان ہے بس نجس نزد امام

تین سو پھر ڈول پانی دے نکال
تا کنوان ہو پاک ای نیکو خصال
قول بعضو نکا ہی یکصد ڈول کو
کہتے ہین پانی سے بھر کر پھینکدو

لیک جسکا ہووے اندازہ کنوان
او سپہ حکم دلو ہے ای مہربان
اور کنوان ہو جسکا اندازہ سے کم
وہ نہ چھوڑے اوسمین پانی نام ہم

اور کنوین مین قی کرے منہ بھر کوئی
ڈول اوس سے تم نکالو تین سو
اور گرے اندک کنوین مین جسکی قے
وہ کنوان ہے نزد عالم پاک ہے

اور مرے گرگت کنوین مین ای اخی
یا مرے جو گر کے اوسمین چھپکلی
یا مرے چوہا کنوین مین جسکے جا
یا کہ چھچھوندر ہو وہ ای مرد خدا

کہتے ہین یون ای اخی انکو سبھی
بیس ڈول اوس سے نکالو کھینچکر
اور کنوین مین جاوین مر گر یہ سبھی
یا کہ چھچھوندر یا چوہا یا چھپکلی

[illegible] کر اوس چاہ کا پانی تمام
ہے یہ حکم شرع ای والا مقام
اور کنوان ہو جسکا اندازہ اگر
ڈول پھینکین تین سو پانی سے بھر

اس سبب اوسکا اوچھا ای خیال
ڈول سو صد کہتے ہین اوس سے نکال
اور مرے جس چاہ مین بلی اگر
ساٹھ پھینکین ڈول اوس ہی جلد بھر

یعنے جو کرتے نہیں وعدہ وفا — روز محشر اونسے پوچھا جائیگا
گہنگیا ہے مولوی نیکنام — وعدہا بیوفا کردن تمام

وعدۂ اہل کرم گنج روان — وعدۂ نا اہل صد رنج روان
وعدہ کردن او وفا باشد بجان — تا ببینی در قیامت فیض آن

یعنی دوم او سپہر ایجان مین — مرد ہوکر جو بناوی شکل زن
تیسری لعنت ہے اوسپر بلا — جسنے نابینا کو رنجیدہ کیا

فصل سی و پنجم در بیان شاشیدن

یعنے بہکایا بطرف راہ دور — تاکہ جاوی وہ بہتک ای باشعور

کہتے ہین یون عالمان نیکخو — دس جگہ ہین وان نکر پیشاب کو
پہلے کعبے کی طرف ای باخدا — منع ہی کرنا ادہر پیشاب کو

دوسرے روشن جدہر ہووے قمر — تو کبھی پیشاب وسجانب نکر
تیسری ہو جسطرف کو آفتاب — منع کرتے ہین ادہر شیخ شتاب

چوتہے ہووی جو درخت میوہ دار — نیچے اوسکے منع ہی ای ہوشیار
پانچوین کہتی ہین رستی مین نکر — کیونکہ رستہ ہے نمازی کا گذر

ہون چہٹے جیسا قبور مؤمنان — ساتوین دریا مین ای نیکو جوان
آٹھوین ہو راکھ کا جسجا پہ ڈھیر — تو نکر پیشاب وسجا ای دلیر

اوسمین اکثر رہتے ہین بہوت بلا — اس سبب کہتے ہین عالم ناروا
اور نوین وہ ہر زمین جو سخت ہو — منع ہے اوسجا نہ کر پیشاب کو

کہتے ہین چہیٹین پڑینگی تجہپہ سب — ناروا ہے اسلیئے ای باادب
اور دہم سوراخ مین ای ہوشیار — تو نکر پیشاب اوسمین زینہار

حکایت

کہتے ہین اک شخص نے پیشاب کو — تہا کیا سوراخ مین ای نیکخو
اوسمین رہتا جن تہا اک قرآن خوان — زیرک و دانا و عالی خاندان

جبکہ کیڑے پر پڑا اوسکے پیشاب — غار سے آیا نکل کہایا پیچ و تاب
اک طمانچہ ایسا مارا اُسنے جو — منہ پہ اوسکے مرگیا انسان وہ

فصل سی و ششم در بیان شناختن جانوران پاک و ناپاک

کہتے ہین ناپاک ہے وہ جانور — جو پرندو نمین شکاری ہو مگر
مار کر پنجو نسے اور کہاوی وہ چیز — وہ نجس ہے جانور لے باتمیز

یا ہمیشہ کہاوے جو مردار شے — کہتے ہین عالم اوسے ناپاک ہے
اور نجس ہے وہ جو پرندو نمین درند — جو کہ کرتا ہے شکار ای ہوشمند

یا نکرتا ہو جگالی کو کبہی — وہ نجس ہے جانور ای متقی
لیک اے نہین پاک ہے گہوڑا اگر — وہ نہین کرتا جگالی عمر بہر

فصل سی و ہشتم در بیان آبہا مطلق و مقید وغیرہ

یا زمین مین جو ہے سوراخ کر — نزد عالم وہ نجس ہے جانور

کہتے ہین یون عالمان فی مقام — پانچ پانی ہین شریعت مین تمام
پہلا پانی ہیگا مطلق ای جوان — دوسرا پانی مقید بے گمان

تیسرا کروہ ہے پانی تمام — چوتہا ہے مشکوک ای والا مقام
پانچوان پانی ہے مستعمل یہان — گوش کر مطلق کا پہلے سن بیان

تا نہ تجھے آباد رکھے حق مدام
ہو وہ نہیں حکم رسول ذو الاکرام
دسوین جو چوکھٹ پر جو بیٹھے آدمی
رزق کی ہوتی ہے اس سے کمی

گیارھوین جو شب کو دیکھو آئینہ
ہو گا وہ درویش گر ہے غنیا
بارھوین گر دی کا ہو جالا لگا
گھر سے اپنے دور کر اے باخدا

تیرھوین منہ سے پھونکو تم چراغ
نیستی کا دل پہ لاتا ہے داغ
چودھوین شب کو ندی جا ڈر تو
گھر مین اپنے کہتے ہین ای نیکخو

ہے یہ پندرھوین کہ کہتے ہین برا
تن مین جو پہنے ہے جامہ پھٹا
سولھوین جو چوب شیرین کا خلال
گر کرے دانتو نہین ہے نیکو خصال

یعنی ہووے جو درخت میوہ دار
منع ہے اوسکا خلال ای ہوشیار
ہفدہم کھاوے تو قسم جھوٹی کو سنی
وہ رہے گا خوار بیشک آدمی

اور برا ہے جسکی ہو عادت قسم
گرچہ ہو وہ راست ای والا ہمم
سن کلام مولوی معنوی
مثنوی مین کہگیا ہے ای اخی

راستان را حاجت سوگند نیست
زانکہ ایشان را دو چشمی روشنیست
کہتے ہین اٹھارھوین فسق و فجور
یہ سبب ہے نیستی کا بالضرور

شام سے انیسوین سووے کوئی
آتی ہے اوسپر سراسر نیستی
بیسوین جو شخص سووے صبح کو
نیستی ہین اوسنے ڈالا آپ کو

فصل سی و چہارم در بیان سرگوشی

اور سرگوشی جو کرتے ہون بشر
کان دھر کر جو سنے اوسکو اگر

ترجمہ حدیث شریف کہ از مشکوٰۃ منقول است

اوسکے کانو مین خدا دو جہان
ڈالے گا گرم سیسہ حشر مین

یون نبی فرماتے ہین ای میر جہان
اور کریگا پر فضیحت حشر مین

المجالس بالامانة کذا فی المشکوٰۃ

اور فرماتے ہین یون خیر الوری
ہے مجالس بالامانة برملا

مت امانت مین خیانت کر کبھی
جو کہے گا بدخبر اے باخدا

یعنی محفل ہے امانت ای اخی
یعنی اس محفل کی اوس محفل مین جا

بس لگایگا زبان گندھی کو چھپر
اور یہی قول نبی ای خوش سیر

روز محشر اوس کی علام الخبیر
دیکھ مسند مین لکھا ہے سربسر

لا یدخل الجنة صاحب الشعر

ترجمہ حدیث شریف

وہ اوٹھینگے حشر مین با چشم کور
داخل جنت نہونگے چغل خور

بو حنیفہ سے روایت ہے عیان
دیکھ لے مسند مین ای والا گہر

نقل کرتے ہین محدث بیگمان
کہتے ہین فرماتے ہین خیر البشر

جو تمسخر کرتے ہین وہ سربسر
واسطے اونکے کریگا کردگار

بات پر اونکی نہ کان اصلا دھرے
تین سو باہم فرشتے آشکار

ترجمہ حدیث شریف

تا کرین وہ لعن اونپر صبح و شام
اور رہینگا سنگے جو اونکا کلام

تین شخصون پر ہے لعنت سربسر
پہلے اوسپر لعن کرتا ہے خدا

اور فرماتے ہین یہ خیر البشر
جسنے وعدے کو نہین ایفا کیا

فصل سی و دوم دربیان استادہ نوشیدن آب

پانی پینا چار جا ہے مستحب	ایستادہ ہوگی ای والا نسب	پہلے زمزم کو پیے ہو کر کھڑا	دوسرے ہووے وضو کا گر بچا

سؤر المؤمن شفاء

تیسرے پسخوردہ مومن کا ہے			کہتے ہین اسمین شفا ای نیک پے
گوشت کھہ فرماتے ہین خیر البشر	ہی شفا پسخوردہ مومن کہ ہے	بعضے جاہل پھینکتے ہین عار سے	کیون نہ پیین ہم کہتے ہین جھوٹا اوسے
نیک باطن سے ہین اوسکے بہجر	دور کرتا ہے یہ پانی درد سے	اور تن کو بخشتا ہے فربہی	اس سے ہوتا ہی دل مومن قوی
اور بخشے روشنائی چشم کو	جو پیے اوسکو کبھی اندھا نہ ہو	دافع خفقان ہے یہ پانی تمام	بس مقوی اور مبہی ہے مدام
اور کرے ہے دفع ہر آزار کو	بس مقوی ہے دل بیمار کو	کہتے ہین از بسکہ ہے ہاضم طعام	صفت معجون کی اسمین تمام
اور اسکو اشتہا مین جو پیے	بھوک جاوی اوسکی تھم ای نیک پے	چاہیے مومن کا پسخوردہ مدام	مثل زمزم لی بہ تعظیم تمام
چوتھے استادہ پیے آب سبیل	یہ سوا ہی نزد عالم اے خلیل	ماسوا ان چار پانی کے کھڑے	ناروا ہے اور اگر پانی پیے

ترجمہ حدیث شریف کہ از تواریخ بخاری

نقل کرتے ہین محدث برملا			اک صحابی نے کھڑے پانی پیا
یہ روایت ہی بخاری سے عیان	ساتھ تھا حضرت کی وہ نیکو جوان	دیکھکر حضرت نی فرمایا اوسے	جلد کرتے کیون پیا تو نے کھڑے
سنتے ہی فی الفور امر مصطفا	کہتے ہین باصد ادب لایا بجا	یعنے کی و سنے وہانپر جلد قے	تا نہ باقی پیٹ مین پانی رہے

فصل سی و سوم دربیان نیستی

کہتے ہین عالم تری ہین بیس چیز	نیستی لاتی ہین اے مرد عزیز	ستن تو پہلے اسکو ای والا گہر	گر جنابت مین کوئی سووے بشر
دوسرے جو غسل مین کھاوی طعام	وہ رہیگا خوار دنیا مین تمام	تیسرے جو ہو کے ننگا ای اخی	شب کو یا دن کو اگر سووے کوئی
چوتھے جو لے نام ماں اور باپ کا	اس سے ہوتا ہے فقیر بے نوا	پانچوین کر کے وضو لے نیکخو	دست یا دامن سے پونچھے اپنے جو
اور چھٹے مت کر وضو ناقص جگہہ	یہ سبب خواری کا ہی امیر درہ	ساتوین جو پیاز کا چھلکا جلائے	جلد اوسپر نیستی کہتے ہین آگئی
آٹھوین روٹی کا ٹکڑا ہو اگر	خوار رکھے نیستی ہے سربسر	یعنے گر پاؤن تلے آئی ذرا	یہ سبب ہے نیستی کا برملا
اور فقیرون سے نی روٹی خریدی	لاتی ہے دل پہ سیاہی بس شدید	کہتے ہین عطار ای والا گہر	از گدایان بار ہا ہے نان فخر
اور نوین جو خشک کنگھے کو کرے	نیستی مین وہ پھنسا ای ہم رہے	پہلے دھو پانی سے کنگھے کو عیان	بال پھر ڈاڑھی کے سلجھا ای جوان

حسن کلام مولوی ایجوش سیر
یعنے بہت ہونہین پانی او جو
چوتھے نکلینگے بریدہ دست و پا
پانچوین عالم جو ہینگے بے عمل
اور اوٹھینگے وہ چھٹے گونگے وہان
کہتے ہین غماز اونکو اہل دین
روز محشر وہ اوٹھینگے ہو کے خوار
اونکو دیویگا خدا اے دادگر
دسوین نکلین گے بشر مثل قمر
جو کہ لائے ہین بجا حکم خدا
دوسرے تجہیز کسیکا ہووے فرض
اور بعضے کہتے ہین اے خوش سیر
قطع ہوین الفت کو کرتی ہے تمام
اور چاہیگا جسے خلاق جان
اور مستحسن ہے قرض ایخوش سیر
تیسرے دختر اگر ہووے جوان
چوتھے جو مہمان آوے تیرے گھر
پانچوین میت کی پڑھ جلدی نماز
ماسوا ان پانچ کامونکے عیان

مثنوی مین لکھ گیا ہے سر بسر
جو نہین دیتے زکوۃ مال و زر
جیسے ہمسایے کو رنجیدہ کیا
وعظ کہتے ہین نہ خود کرتے عمل
جو کہ ہین مغرور طاعت مین یہان
جو بیان کرتے ہین نقصان بالیقین
واسطے اونکے ہین جبہ آتش کی چار
جامۂ آتش کہ تا پہنین ہر
اونسے روشن حشر ہوگا سر بسر

ابنا با سو چکے منع زکوۃ
اور ہوتا ہو زنا جس جا مدام
یعنے کاٹیگا خدا اے دادگر
دانتونسے اپنی وہ کاٹینگے زبان
ساتوین غماز یان کرتی ہین جو
یعنے ساعی ہین جو پیش حاکمان
آٹھوین گردنکشان ہین جو بشر
اور نوین حاکم جو ظالم ہین یہان
بعضے اونمین ہونگی مثل آفتاب

بیان تعجیل کردن در کار دوم

جلد کر اوسکو ادا کہتے ہین قرض — کیونکہ ہے یہی قرض امر خدا

اَلقَرْضُ مِقْرَاضُ المَحَبَّةِ

جیسے قینچی کاٹتی ہے کاغذ مدام	اور بدلے قرض کے دیگا خدا

فائدہ

قرض حسنہ خوب ہے دیوی اگر	اوسکو بخشیگا خدا اوس نیکیان

بیان تعجیل کردن در کار سوم

بیان تعجیل کردن در کار چہارم

بیان تعجیل کردن در کار پنجم

یہ مثل کہتے ہین اکثر مردمان	کام جلدی ہے سہو شیطان کا
کام جلدیکا نہین ہوتا درست	دیر کو کہتے ہین سب آید درست

از زنا افتد وبا اندر جہات
آتی ہے او سجا وبالے نیکنام
دست و پا محشر مین اوسکی سر بسر
منہ سے اونکی پیپ خون ہوگا روان
اونکو سولی دینگے روز حشر کو
پہرتا دان و زبان مردمان
چلتے ہین از خود اکڑتی سر بسر
روز محشر ہونگے نابینا عیان
بعضے ہونگے جیسے تاریکی جہان
اونکا ہوگا حشر مین یہ مرتبا
دوست کو کرتا ہے دشمن برملا
قرض ہے قینچی محبت کی مگر
حشر مین کہتے ہین سخت اوسکو سزا
بدلے اوسکے قرض خود دیگا عیان
اک درم کے بدلے ای جان جہان
جلد اوسکا کر نکاح ای مہربان
جلد اوسکو دے کھلا تو وقت پر
پھر اوسے رکھ گور مین ای بانیاز
دیر کرنا کام ہے رحمان کا

نفس سوم یا محمد اے اخی
یعنے کافر ہے یہ نفس بے حیا
نفس امارہ ہے یعنے اژدہا
حق نے اس آیت مین کھائی قسم
یعنے لوامہ سُن اے مرد دین
اور کہتا ہے جو اے میرے خدا
حشر مین اوس سے کہیگا یون خدا
اور اوسپر حق کریگا وہ عطا
اور جو ڈرتا نہین حق سے یہان
تا تجھے بخشے خدا اے کردگار

جو کیا کرتا ہے دایم بندگی
مولوی نے اسکے حق مین یہ کہا
یہ نہین مرتا ہے بفضل خدا

چار ہین ہر نفس امارہ عیان
نفس لوامہ ہے اسکے ہمرہ اسے
اور لوامہ ہے پاکیزہ تمام

ظالم و اظلم ہے ہر تر بیگمان
از سبب ہے آلتی افزودہ است
طاعت ایزد مین رہتا ہے مدام
نفس لوامہ کی ہے یہ والا ہم
اپنے اوپر آپ از روئے غضب
ہے چلا مین لاکر بار گناہ
ڈرتا تھا دنیا مین تو اس سے نہ ڈر
ڈر سے پھر وہ اسکو کہتے ہین نڈر
کچھ نہ رکھ دنیا و مافیہا سے کام
معاف فرماتا ہے رب العالمین

وَلَا اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ

ہے ملامت گر سدا اپنے تئین
کچھ نہ تیرا حق کیا یعنے ادا
یان تو ڈر دنیا مین تو ڈرتا رہا
بس کہیگا وہ کہ مین راضی ہوا
اوس جہان مین وہ ڈریگا بیگمان
ہے نہین اس زندگی کا اعتبار

یعنے کرتا ہے ملامت روز و شب
مجھکو بھیجا تھا سبک تو نے الٰہ
یعنے دل سے دور کر خوف و خطر
پڑھ قرآن مین لَا تَخَافُوا آخر
اے محمد یاد حق مین رہ مدام
پڑھ تو اس آیت کو اے مرد گزین

كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ

ذائقہ چکھینگے سارے موت کا
ایکدن ہوینگے آخر کو فنا
پھر کریگا زندہ مردونکو خدا
حق ہے آنا سامنے اوس روز کا

ترجمہ حدیث شریف بروایت معاذ بن جبل

نقل کرتے ہین محدث اے اخی
یعنے روز حشر مین خیر البشر
بندرونکی شکل یعنے اے جوان
تیسرے آوینگی اوس سے بوئے بد
یعنے جو دنیا مین ہے صاحب نصاب
اوسکے حق مین یون پیمبر نے کہا
حشر مین اوس سے کہیگا ذوالاکرام

یہ روایت ابن جبل سے ہے سنی
دو مجھے احوال امت سے خبر
وہ اوٹھینگے عیب مین ہین جو یہان
جو نہ دیتا تھا زکوٰۃ اے باخرد

ایک نے پوچھا نبی سے برملا
سنکے اوس سے حبیب پیمبر نے کہا
دوسرے دنیا مین جو کھاتے ہین سود
ہوگی اوسکی تن مین ایسی بو بری

ترجمہ حدیث شریف

ہے وہ قاتل بالیقین انسان کا
تو نے دنیا مین کیا تھا قتل عام

جتنے دنیا مین مرینگے جو بشر
یعنے تو دیتا نتھا حق خدا

حال امت کا تیری کیا ہوئیگا
سُن بدصورت اوٹھاویگا خدا
خوک کی مانند ہوونگے نمود
جیسے بو آتی ہے مُردے کی بڑی
اور نہین دیتا زکوٰۃ اے کامیاب
خون اوسکے ذمہ ہے انکو حق سیر
صاحب گنجینہ تھا اے بیحیا

چوتھے رکھتا ہے خسر حکم پدر ۔ ہی اطاعت انکی واجب گوش کر
گر تو خدمت انکی دل او رجان سی ۔ منہ نہ پھیر انکے کبھی فرمان سے

بیان واجب ششم

ہی یہ واجب شرع مین ای جان من ۔ کہتے ہین یون عالمان خوش سخن
یعنے واجب اوس ہی یہ ساقط ہوئی ۔ اور رہی طاعت انین شوہر کی مدام

بیان واجب ہفتم

نان و نفقہ زن کو دیوی عمر بھر ۔ اور اوسکی کہتے ہین خاطر کرو
ہے یہ حکم شرع ای نیکو صفات ۔ اور پڑھا اوس زن کو کہا ہی بانیا

فصل سی و یکم در بیان پنجکار ضروری

جلد کرنا حکم ہے یہ پانچ کام ۔ پہلے توبہ کر گنہ سے ای جوان
موت کو تو جان لی بالائے سر ۔ موت جب آویگی اے مرد خدا
یا قدم اگلے سے تو پیچھے پھرے ۔ حکم جسدم ہو پہنچیگا خالق کا جب

مُوتُوا قَبْلَ اَنْ تَمُوتُوا

جیتے جی گر آپ سے ایسا مرا ۔ مولوی نے مثنوی مین ای جوان
کز پس مُردن فراغتہا رسد ۔ نی چنان مرگی کہ در گوری روی
بین ترسا ز جسم جان بیرون شدن ۔ وہ نہین مرتا ہے اے والا گہر
ہی یہ مرنا جیتے جی ای خوش نہاد ۔ کہتے ہین اسکو جہاد اکبر است
یہ سخن اوسکا ہی مصری کی ڈلی ۔ سہل شیری دان کہ صفہا بشکنند
جو کہ توڑی ہے صف کفار کو ۔ جاتی ہین گھوڑے اوٹھا کر وہ شیر

روایت

پیدا خالق نے کیے ہین نفس چار ۔ نفس لوامہ ہے بہتر اے کبیر

اور چھٹی طاعت کرے شوہر کی زن
اوسکی خدمت اوٹھگئی ماں باپ کی
پس بدل اوسکی کرے فرمانبری
ساتوین واجب ہے ای والا گہر
اور نہ لاؤ اوسکے منہ پر سخت بات
کہتے ہین یون عالمان ذی مقام
کچھ بھروسا اپنی ہستی کا نکر
چاہے تو پچھلا قدم آگے دھرے
یاد رکھ فرماتے ہین خیر البشر
تاکہ دیکھے ایسے مرنے کا مزا
معنے موتوا قبل موتوا این بود
آن توئی گہہ بے بدن ازمی بجان
یعنے کر تو نفس پر اپنے جہاد
سن کلام مولوی معنوی
سہل یعنے کہتے ہین اوس شیر کو
اصل ہے وہ شیر نر اے نیکخو
کہتے ہین یون اولیان ذی مقام

بیٹی کو شوہر جو دیتا ہے پدر
جو کہے اوسکو بجا لاوے تمام
یعنے حاضر ہو پے خدمتگری
ہو جو اوسکا روزمرہ اوسکو دو
جو کرے قصد اقتضا اپنی تمام
تا تجھے بخشے خدائے دو جہان
پھر تجھے مہلت نہ دیگی ایک ذرا
چھوڑ دیگا مرغ جان تن کا قفس
مر تو پہلے مرنے سے ای خوش سیر
یون کہا ہے اوسنے موتوا کا بیان
مرگ تبدیلی کہ در نوری روی
جو مرے گا راہ حق مین اے بشیر
اور جہاد کافران کو اصغر است
شیر آنرا دان کہ خود را بشکنند
تاکہ کاٹین اونکے سردارونکی سر
مارتا ہے جو کہ اپنے نفس کو
دوسرا ہے مطمئنہ تو گوش کر

پر وہ انکو نہیں لے بے ادب	ہو جگانا انکا سن ترک ادب	جیسے تو ہی بے ادب ای بے حیا	چاہتا ہے ہر کسیکو آپ سا
اور خدا سے چاہتے ہیں ہم ادب	بد نصیب محروم گشت از فضل رب	پر نہ جاگی خواب سے وہ نیکنام	ہر طرح سے انکے جا ہاتھو پہ جام
صبح کو جاگی جو وہ والا گہر	دیکھا بالین پر ہی استادہ پسر	اور رہے ہیں ہاتھ میں پانی کا ظرف	آکے حیرت میں ہے ماں ذکی کی عا
اندر جو اکرام لے بار اله	کر تو اسکو عارفوں کا بادشاہ	کہتے ہیں اوسدن سے تب عارف ہوا	اسکو شاہ عارفین حق نے کیا
ایسی ہوتی ہے دعای والدین	حق میں فرزندوں کے سن ای نور عین	یعنی ہوتی ہے دعا اونکی قبول	جبکہ تم اونکی کرو طاعت قبول

فائدہ

اور رہو وی قید میں مومن اگر	اس دعا کو وہ پڑھے ای خوش سیر	کہتے ہیں اسکو پڑھے چالیس روز	صبح و شام ہر روز ای گیتی فروز
با وضو اسکو پڑھے صبح و مسا	یک ہزار و یک صد و یکم تبا	اول و آخر پڑھے سو سو درود	تا رہا ہو قید سے وہ شخص زود

دعا

خَلِّصْنِي مِنْ قَيْدِ الشَّدِيدِ إِلٰهِي بِحُرْمَةِ سُلْطَانِ بَايَزِيدَ وَقُلْ رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا

اہلسنت

اور پدر مادر کو دی حق میں دعا			جیسے فرماتا ہے قرآن میں خدا
اور کہا اللہ سے اونکے لیے	رحم کر دونو پہ ای خالق مرے	جسطرح طفلی میں پالا تھا مجھے	نعمتوں سے ناز سے اور شہر سے
بخش انکو اے مرے پروردگار	ہیں یہ تیرے فضل کے امیدوار	اور اگر کافر ہیں وی اسلام میں	کر عطا انکو آلہ العالمین
کہتے ہیں کافر ہو گر جسکا پدر	اور ہو فرزند مومن اوسکا گر	وہ پھر یادہو پسر سے لا شراب	اعدمنا تو خوک کے جلدی کباب
ہے یہ لازم خمر لیکر اوسکو دے	اور کباب خوک بھی جلدی کرے	نزد کافر ہیں یہ دونوں شے حلال	اس سبب جائز ہی نزد خوشخصال
اور پدر جسکا ہو مومن ای جوان	وہ شراب اوسکو نہ دیوے بیگمان	اور نہ وی ترش کے دیوے خفا	یوں کہے اوسے بہشت میں پیا
اے پدر لازم نہیں پینا شراب	حد یہاں ہے اور وہاں بیشک عذاب	کیونکہ دین حق میں یہ ناپاک ہے	اور دل مومن نجس سے پاک ہے

روایت

کہتے ہیں یوں عالمان خوش قال	ہیں شریعت میں پدر انسان کے چار	یاد رکھ یہ مسئلہ اے باخدا	باپ اول جس سے جو پیدا ہوا
دوسرا مثل پدر ہے اوستاد	علم دین جسنے کیا ہو جس سے یاد	حکم ہے اللہ دیوے وہ سبق	اور نہ لے شاگرد سے محنت کا حق
گر لیا اوسنے ہے بیٹا ای جوان	کہتے ہیں نزد و دراوسکو عالمان	تیسرے استاد ہو لے باخدا	اوسکے شوہر کو ہی رتبہ باپ کا

اور جو ہووے شخص ذی آل و عیال — نصف اوسکا ہے مباح اے خوش خصال
کہتے ہین جائز ہے قربانی اگر — دسوین سے لے بارھوین تک سحر
اور پڑھ تکبیر اے مرد خدا — جبکہ آوے عرفہ عید اضحیٰ کا
پڑھ نوین تاریخ سے مثل ملک — ہے یہ سنت تیرھوین کی عصر تک
اے محمد یاد رکھ حکم رسول — تا کرے تکبیر تیری حق قبول
کہتے ہین جب پڑھ چکے ہو فارغ نماز — دل سے پڑھ حمد خدا اے بانیاز

اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد

پانچوین مان باپ کی خدمت کرے — ال جنسے حق نے فرمایا ہے
گر تو نیکی دل سے مادر پدر — واسطے خدمت کے رہ باشعور
مہر دل سے با تواضع پیش آ — جو وہ فرماوین اوسے لاوے بجا
اور کر نرمی سے گفتار نکو — کہتے ہین اوسکو ادب سے نیکخو
جس سے راضی ہووینگے مادر پدر — اوس سے حق راضی ہے اے والا گہر
اور غصے سے نکر اونسے کلام — پھل بناویگا کبھی اے مرد خام
عاق گر جسکو کرین مادر پدر — واسطے اوسکے ہے بس نار سقر
یعنی گر بخشین نہ حق کو والدین — چاین دیکھیگا نہ وہ اے نور عین
سو تو آگے اونکی لرزان مثل بید — اور نہ ہو اونکی دعا سے ناامید
اور اونکا نام لیکر مت بلا — بس ہے یہ ترک ادب اے ہوشیار
حق نے یون قرآن مین دی ہے خبر

وبالوالدین احسانا

گر تو نیکی دل سے مادر پدر
اونکے آگے تو تھا طفل شیرخوار — محنتون سے تجھکو پالا اور کیا
کل تھا تو محتاج اونکا سر بسر — شیر مان دیتی تھی ہر شام و سحر
آج ہین محتاج تیرے دونون پیر — چاہیے اونکا تو ہووے دستگیر
ہے نہ لازم تجھکو از روے وفا — جو وہ فرماوین بنا اوسے تو بجا
لکھا ہے سو سو ہی اے نوجوان — زیر پاے مادران باشد جنان
خود بدہ انصاف اے پیری و عقل — دل پر از حد کر مصحف در بغل
کر تو خود انصاف دل مین اے پسر — کیسی خدمت کرتی ہین مادر پدر
اور رہ طاعت مین اونکی تو مدام — تا تجھے بخشے خدا عالی مقام

حکایت

کر اطاعت اونکی مثل بایزید — مانگی لائی تھے بجا خدمت شدید
کہتے ہین جاڑے تھی اے نیکو صفات — مان نے پانی اونسے مانگا ایک رات
لائے پانی سے کٹورا جلد بھر — دیکھا مان سوتی ہے فرش خواب پر
یہ رہے شب بھر کھڑے دل مین انتظار — مانگے پانی مجھسے مان شاید پکار
دل مین شیطان اونکی لایا وسوسا — اب جگا کر دیجئے پانی پلا
ڈر ہے مجھکو یہ نہ بھیجے رب پاک — آتش سوزان کرے سبکو ہلاک
کیا نہین معلوم حال مادران — گر گئی برباد اک باد خزان
جو بجا لائے تھے حکم رسول — اس سبب غارت ہوئی وہ بو الفضول
سیر ہو اے جھکو حق مادری — تشنہ لب سوتی ہے مادر تری
سنکے یہ غصے ہوے بس بایزید — اور کہا خاموش اے دیو پلید

دے عوض اتنا ہی لوگونکا جوان / ہوگا سایہ سر کا محشر مین عیان

کہتے ہین راوی پیمبر نے کہا / جو مدد یوی صدقہ عید الفطر کا

اوسکا روزہ ہے نہین جاتا فلک / چھوڑ جاتے ہین اوسے نیز فلک

إِنَّ صَوْمَكُمْ مُعَلَّقٌ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ

یعنی روزہ اوسکا ستا ہی ٹنگا / آسمان کے نیچے بالای ہوا

اے محمد روزہ رکھ بہر خدا / اور دے صدقہ تو عید الفطر کا

تا تجھے بخشے خدای دو جہان / ہے اوسکے حشر مین اک سایبان

آویگا جب کوس بھر پر آفتاب / خلق کو بھونیگا جون مثل کباب

بیان قربانی عید اضحی

دھوپ سے تڑپینگے اکثر خاص عام / صدقہ اوسکا پر تری آویگا کام

اور قربانی کرے پڑھکر نماز / ہے یہ واجب شرع مین ای پاکباز

کہتے ہین اوسکو ہے قربانی روا / جو تونگر ہووے اے مرد خدا

لیوے قربانی کو مینڈھا تندرست / اور ہووین اوسکے سب اعضا درست

لے جوان مینڈھا تو اچھی لاکر / پل سے ہو تیرا بخوبی تا گذر

سَمِّنُوا ضَحَايَاكُمْ فَإِنَّهَا عَلَى الصِّرَاطِ مَطَايَاكُمْ

لکھتے ہین اہل خبر با صد نشاط / ہوگا یہ مرکب تمہارا بر صراط

گائے بیل و بھینس ہووی جو شتر / سات کس شرکت کرین جائز اگر

ہو جو دنبہ اور مینڈھا گوسپند / اسمین شرکت ہو نہین ای ہوشمند

کر تو اونکو ذبح اپنے ہاتھ سے / یہ خبر پہونچی مجھے مشکوٰۃ سے

اور اگر ہووے کوئی بیمار حال / سامنے اوسکو کرے ہی مومن حلال

بعضے کہتے ہین چھری کی ہاتھ مین / ہاتھ دیوی اپنا اوسکے ہاتھ مین

تا کرے وہ ذبح اپنے ہاتھ سے / نیچے اوسکا ہاتھ شرکت مین ہے یہ

روایت

اور لکھا ہے کنز مین ای باخدا / ذبح ان شخصونکا کرنا ہے روا

حیض ہو یا ہو مخنث یا غلام / پاک زن ہو یا کہ حایض ہو تمام

یا کہ بے ختنہ ہو نابالغ پسر / یا جو ہووے غسل مین مومن بشر

ذبح ان لوگونکا کرنا ہے درست / لیک امر حق مین ہون چالاک و چست

یعنی ہون تکبیر سے واقف اگر / جب ہوا ہی ذبح اونکا بسر

مشرک و مرتد مجوسی کا ذبیح / نا روا ہی اسکو تم جانو صریح

اور کرے گر ذبح ترسا و جہود / یعنی ہووی وہ نصاری سے یا یہود

بعضے کہتے ہین ذبح انکی روا / نزد بعضونکے بری ہے برملا

ہان مگر اسم خدا لاوین بجا / اور کرین تکبیر کو اوسپر ادا

ذبح کی تکبیر سن ای ہوشیار / پہلے بسم اللہ کہہ تو ایک بار

تکبیر اینست

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ

پھر تو کہہ اللہ اکبر ای اخی / ہے یونہین حکم خدا قول نبی

اس سے بس ہوتی ہے قربانی حلال / نصف دوی نصف آوے ذو الجلال

اور تو حصے قربانی کے پھر / تین حصے کر تو اے والا گہر

ایک حصہ پہلے دے راہ خدا / دوسرا کھاوین جو تیرے اقربا

تیسرا حصہ تو دے اے باخدا / ہے شریعت مین یہ قربانی روا

کہتے ہین یون ادیان اہل دین	وعظ ہی تجھ کفایہ بالیقین	یہ کفایہ فرض ہے اے ہوشمند	پند نافع از برای صالحان
سن کلام مولوی معنوی	مثنوی مین کہہ گیا ہے او اخی	پند مردان ہم اپنے پر اشوب جان	تا رہی از خوف دانی در امان
وعظ ہووی شہر مین گر ایک جا	ہے ادا سب سے کفایہ برملا	اور نہ ہووی شہر مین اے باادب	حشر مین ہونگے پشیمان پیش رب

بیان کفایہ ششم واجب

اور چھٹے واجب ہے عطسے کا جواب	کہتے ہین یون عالمان شیخ و شاب	اگر کسیکو چھینک اوے ناگہان	اور کہے الحمد للہ وہ جوان
سنکے اس کلمہ کو اک مرد خدا	یون کہے یرحمک اللہ برملا	بیگمان واجب ہوا سب سے ادا	یعنے محفل سے کفایہ اوٹھ گیا
اور نہ دیوے ایک بھی اوسکا جواب			اس کفایہ سے رہا سب پر عذاب

بیان کفایہ ہفتم واجب

ساتوین احوال واجب کا تو سن	کہتے ہین اسطرح سے عالم سخن	دس اگر مومن ہون اکجا ہمنشین	اور سلام او پر کہے اک مرد دین
اون دسون مین ایک بھی دیوے جواب	یہ کفایہ ہوا ادا سب سے شتاب	اور کہے کوئی نہ وعلیکم سلام	یہ رہا سب پر کفایہ لا کلام

بیان کفایہ ہشتم سنت

اٹھوین ہے یہ کفایہ سنتی	آوے جب اکیسوین رمضان کی	حکم ہے بیٹھے ہر اک مرد خدا	اپنے اپنے شہر کی مسجد مین جا
یعنے بیٹھے وہ برای اعتکاف	کہتے ہین سب سے کفایہ ہے معاف	تین دن کہتے ہین بعضے عالمان	معتکف ہو کر کے بیٹھے بیگمان
بعضے کہتے ہین کہ بیٹھے شب و روز	معتکف ہو کر کوئی گیتی فروز	اور دنیا کا نہ لاوے وہ کلام	جز مسائل اور عبادت کے تمام
اور نہ رکھے پانوں مسجد سے بدر	بے ضرورت ہی یہ فاسد سب	یعنے جاوے وہ برای احتیاج	کہتے ہین جائز سبھی عالی مزاج
اور نہ بیٹھے شہر مین گر مرد ایک			یہ رہا باقی کفایہ سب پہ لیک

فصل سیوم در بیان واجبات شریعت

کہتے ہین واجب شریعت مین ہین سات	متفق ہین عالمان فہمی صفات	پہلے واجب وتر ہے اے باخدا	دوسرے تو حج و عمرہ کر ادا

بیان صدقہ عیدالفطر

تیسرے کہتے ہین صدقہ عید کا			چوتھے قربانی ہے واجب برملا
پہلے صدقہ دیوے پڑھے پیچھے نماز	یعنے عیدالفطر کی اے بانیاز	دیوے مسکینونکو گندم نصف صاع	تول ہے کعبہ کی اے مرد شجاع
اور اگر جو ہو تو دیوے اک صاع بھر	ہے یہ فرمان نبی اے خوش سیر	لکھنؤ مین صاع کہتے ہین تولا	تین سیر اور آدھ پاسے برملا
نصف صاع ہوتا ہے اے مرد دلیر	دیوے تو گندم اک چھٹانک اور ڈیڑھ سیر	اور نابالغ ہو دختر یا پسر	یا کنیزک یا غلام ہیچ اگر

شکر الله مجھکو بھی حاصل ہوا
سن کفایه دوسرا ای ہمنفس
فرض ہے یہ عین اوسوقت ای جوان
اور لڑکے جتنے ہووین ہوشیار
اور کفایه دوسرا ہے یہ جہاد
کہتے ہین یون راویان معتبر
یعنے جاکر اونکی وہ شرکت کرین

بیان کفایه دوم

جز خدا دل مین نرکھه خوف عسس
جب کرین غلبه گروه کافران
ہووین باہم مستعد بر کارزار
یاد رکھه اسکو تو ای عالی نژاد
سارے شہرون مین جو پہونچے یہ خبر
باقی ماندون پر خدا رحمت کرے

کہتے ہین عالم که دو ہین کام جہاد
متفق ہووین وہان مرد و زنان
اور جگہہ پر سب کرین جنگ و جدال
جبکه کفار ونپه جاوین مومنان
جاوے ہر اک شہر سے اک نوجوان
اور نجاوے ایک بھی پیاده سوار

دن جمعے کے چاند تھا رمضان کا
فرض عین فرض کفایه کہه تو بار
حکم ہے عورت بھی ہو شمشیر زن
یا اونھین مارین و یا دیوین نکال
ہے یہی فرض کفایه ای جوان
اوٹھ گیا سب سے کفایه بیگمان
حشر مین پوچھیگا سب سے کردگار

بیان کفایه سوم

تیسرے پڑھنا کلام الله کا
اور پڑھنا فرض عین اندر نماز
وہ مکلف شخص ہے لے نیکخو

یہ کفایه فرض ہے ای باخدا
ہر مکلف بندہ پر ہے بانیاز
یعنے ہو وہ صاحب اسلام جو

اپنے گھر مین ایک ہو قرآن خوان
کہتے ہین اوسکو مکلف اہل راز
اور پڑھے جو روز قرآن کریم

ہے ادا سب سے کفایه ای جوان
فرض ہے جس شخص پر روزہ نماز
ہے یہ سنت پر ثواب اوسکا عظیم

ترجمه حدیث شریف

یون خبر مین ہے پیمبر نے کہا
اور اگر ہووے کوئی بیباک و چست
ختم بعضے کہتے ہین سه روز کا

خوب ہے پڑھنا کلام الله کا
ختم اوسکا ایک ہفتے مین درست

ہر مہینے ختم اک قرآن کرے
ختم اوسنے گر کیا ہفتے سے کم

نہ کہ لیکر طاق مین اوسکو دھرے
یہ نہین بہتر ہے اے والا ہمم
یعنے اس سے کم نہین جائز کیا

بیان کفایه چہارم

اور کفایه ہے چہارم ای جوان
فرض ہے یہ عین علم بندگی
ای محمد علم پڑھ سب سے جدا
قوم مین اپنی اگر ہو اک پڑھا

یاد رکھه اسکا مین لکھتا ہون بیان
رکھو اسکو یاد تم تا زندگی
مولوی نے جسطرح فرما دیا
اسکی گردن سے کفایه اوٹھ گیا

کہتے ہین عالم که دو ہین علم دان
اور کفایه ہے فاضل کی نشان
علم دین فقه سے تفسیر و حدیث
اور نہووے قوم مین عالم اگر

فرض عین فرض کفایه بالیقین
ہووے تفسیر و حدیث و فقه یاد
ہر که خواند غیر ازین گردد خبیث
یہ کفایه سب کا اوس قوم پر

بیان کفایه پنجم

اور زمین مسجد کی ای مرد خدا ۔ پاک ہے لیکن تیمم ناروا
کیونکہ ہے تعظیم اوسکی اسلیے ۔ ناروا ہے بس تیمم کے لیے

فصل بست و ہشتم دربیان فرائض غسل

اور فرائض غسل مین کہتے ہین تین ۔ متفق ہین عالمان نیکدین
پہلے کلی کر تو ای نیکو خصال ۔ دوسرے پھر ناک مین پانی کو ڈال
تیسرے دھو حکم ہے سارا بدن ۔ تا جنابت سے ہو تیرا پاک تن
اور فرماتے ہین یہ خیر البشر ۔ غسل ہے ہر بال کے نیچے مگر

تحت کل شعرۃ جنابۃ

یعنی دھو سب بال تن کے برملا ۔ تا جنابت کا اثر جاوے چلا
ہے ولیکن عورتونکو یہ معاف ۔ جسکی چوٹی مین پڑا ہووے موباف
دہ نگھولین سر نہاوین سر بسر ۔ بال خواہ سوکھے رہین یا ہووین تر
ایک جڑ بالونکی ای مرد خدا ۔ حکم ہے سب کو بھگووین برملا

فصل بست و نہم دربیان فرض کفایہ

کہتے ہین یون عالمان باادب ۔ ہین شریعت مین کفایہ آٹھ سب
پانچ اسمین فرض ہین سنت ہے ایک ۔ دو کو واجب کہتے ہین ای مرد نیک
گوش رکھ اول جنازے کی نماز ۔ یہ کفایہ فرض ہے لے بانیاز
دس اگر بیٹھے ہون اک جا مومنان ۔ اور جنازہ اوسطرف سے ہو روان
اور دسوان ہے ایک جا شامل ہوا ۔ ساری محفل سے کفایہ وہ اٹھ گیا
اور وہ نہین کچھ کام ہووے دینوی ۔ لین اجازت تا دسکے ارشاد کی

ترجمۂ حدیث شریف کہ از مشکوٰۃ منقول ست

اور لکھا مشکوٰۃ مین اے خوش سیر ۔ ایکدن فرماتے تھے خیر البشر
اپنے اصحابون سے شاہ دو جہان ۔ یعنی ہے تمسے کوئی ایسا جوان
آج کہ بخشا ہو مسکین کو طعام ۔ یون کہا صدیق نے اونکا نام
جنے اک مسکین کو کھانا دیا ۔ واسطے اللہ کے اوسکو کھلا
پھر کہا حضرت نے یہ بار دگر ۔ آج روزہ جسکا ہو دیوے خبر
یون کہا صدیق نے اے پیشوا ۔ آج روزہ ہے مرا بہر خدا
پھر یہ فرمانے لگے حضرت نبی ۔ کوئی تم مین سے ہوا ہو مقتدی
آج کی ہو جنے میت پر نماز ۔ عرض کی صدیق نے ای بانیاز
آج اوسکو بھی کیا مینے ادا ۔ فضل حق سے یا رسول مصطفا
پھر لگے کہنے یہ ختم الانبیا ۔ آج عیادت کو کوئی تمسے گیا
یون کہا صدیق نے اے نیکخو ۔ آج دیکھا مین نے جا بیمار کو
سنکے فرمانے لگے خیر البشر ۔ واسطے تیرے کھلے جنت کے در
جسطرف سے چاہے تو صدیق جا ۔ کچھ نہین تجھکو وہان کھٹکا ذرا
کہتے ہین وہ دن تھا جمعے کا مگر ۔ متفق ہین عالمان خوش سیر
جو کہ جمعے کو کرے یہ چار کام ۔ اوسپہ ہو گی آتش دوزخ حرام
اور پڑھے مسجد مین جمعہ کی صلوٰۃ ۔ ہے گی جنت اوسکے اوپر واجبات

گر بہ استدلال کار دین بود فخر رازی راز دار دین بود
پای استدلالیان چوبین بود پای چوبین سخت بی تمکین بود

یک زمانہ صحبت با اولیا بہتر از صد سال بون ز تقا
ہووے دم بھر جو ولی کا ہمنشین سو برس بہتر ہے تقوی سے کہین

رہتا تھا صحبت مین اونکی مدام علم دین پڑھتا تھا اونسے صبح و شام
ایکدن اک شخص آ سایل ہوا پوچھا اوسنے مسئلہ مکروہ کا

یہ کہانی مین نے سنا اے نیکخو دیکھنا مکروہ اپنے ستر کو
ہے مری اس مسئلہ سے عقل گم لیتے ہو کسطرح پاکی رہی تم

اپنے اندھون سے وہی اوسکو مثال وقت پاکی ہمکو ہی اونکا سا حال
یعنے کر لیتے ہین آنکھین اپنی بند تا نسوجھے کچھ ہمین اے ہوشمند

یہ سخن اوس سے کہا جب با صواب ہو گیا خاموش سن سایل جواب
یا الہی از رہ لطف و عطا راہ مجھکو پاک مردونکی دکھا

جو گیا اس راہ پر با صدق جان ملگیا اوسکو خدای دو جہان
سن کلام مولوی معنوی تا بر آوین تیری مطلب اے اخی

کام تو موقوف زاری حال است بے تضرع کامیابی مشکل است
اے محمد رو کے مانگ حق سے دعا تا دعا ہو تیری مقبول خدا

یاد رکھ تو مولوی کا یہ سخن اوسنے دی تمثیل ہے دنیا کی سن
تا نگرید ابر کے خندد چمن تا ننالد طفل کے جوشد لبن

اے محمد پیش حق رو آپ سے مہربان زیادہ ہی وہ مان باپ سے
مثنوی مین دیکھ قول مولوی چشم گریانکی یون اوسنے مدح کی

ای خنک چشمی کہ آن گریان اوست وی ہمایون دل کہ آن بریان اوست
در پی ہر گریہ آخر خندہ ایست مرد آخر بین مبارک بندہ ایست

ہر کجا آب روان سبزہ شود ہر کجا آب روان رحمت بود
باش چون دولاب نالان چشم تر تا تجھے بخشے خدا جنت مین گھر

یعنے رو پیش خدا ایمرد راہ مثل چرخی رہ تو استادہ بجاہ
جیسے چرخی لیتی ہے ور رو کے آب چاہ سے زاری کنان ای نکتہ یاب

ایسے ہی رو کے تو قرب خدا تا نرکھے حق تجھے اک دم جدا
بیٹھ راہ حق مین ہو کر ملتجی مولوی نے اسکی یون تمثیل دی

چون نشینی بر سر کوی کسی آخرش بینی تو ہم روی کسی

فصل بست و ہفتم در بیان فرایض تیمم

کہتے ہین فرض تیمم مین ہین چار متفق ہین عالمان باوقار
پہلے مٹی پاک ہووے بے کدر دوسرے نیت کا کرنا پیشتر

تیسرے مٹی پہ مارو دونون ہاتھ پھر ملو ہاتھونکو اپنی منہ کے ساتھ
چوتھی پھر ہاتھون کو مارو خاک پر دست چپ پہنچے پہ پھیرو سربسر

پھیرو پھر بائین پہ دہنی ہاتھ کو حکم ہے کہنی تلک اے نیکخو
بعد مل پنجے سے پنجہ یکدگر ہے یہ سنت سنت خیر البشر

اور تیمم اوسپہ کر لے با خدا جو زمین سے ہووے پیدا بر ملا
اور زمین سے جو نہو پیدا وہ چیز مت تیمم کر تو اوسپر اے عزیز

جیسے کمل یا ہو غلا یا ہو شال ناروا ہے اسپہ اے نیکو خصال
توڑتی ہے جو شے وضو کو سربسر اوس سے ٹوٹے ہی تیمم بھی مگر

نقل سن اک مجھسے اکہانی زاہد
علم مین کامل تھے وہ مرد خدا
آتی تھی حالت جو اونپر اہی اخی
اور کبھی کہتے تھے اے والاگہر
کرتے ہین جو شخص سیر قلب صاف
آنکہ بر افلاک رفتارش بود
گفت پیغمبر کہ حق فرمودہ است
در دل مومن نگنجم اے عجب
یعنے ہے اوس دل مین وسعت اسقدر
ہرکہ خواہد ہمنشینی با خدا
اولیا کی چاہئے صحبت مین ہمیش
ہے اثر صحبت مین اے عیر خدا
یعنے ہے بو مین گل کی صحبت کا اثر
... ہے مثنوی مین برملا
کچھ نہ ہو تو ہر کسیکا بس مرید
اے بسا ابلیس آدم رو ہست
میرے مرشد تھے مثال آفتاب
ہو وین لیکن مسئلہ وہ نظم مین
اونکے پر تو سے بفضل اون رب
آنطرف کہ عشق می افزود درد

مسئلہ آیا مجھے اس جا بہ یاد
اور تھی اونمین غور اونے کیا
بول اوٹھتے تھے ہر محفل کبھی
آتی ہر سب شے مرے دل مین نظر
کیا ہے مشکل اونکو سیر کوہ قاف
بر زمین رفتن چہ دشوارش بود
من نگنجم ہیچ در بالا و پست
گر تو میجوئی در ان دلہا طلب
جسمین ہے نور تجلی جلوہ گر
گو نشین اندر حضور اولیا
تا نظر آئے جمال یار خویش
شیخ سعدی نے گلستان مین لکھا
ورنہ مین ناچیز گل ہون بے سبب
صحبت صالح و بد کو یون لکھا
ہینگے دنیا مین بہت دیو پلید
پس بہر دستی نباید داد دست
اونسے بیعت تھی مجھے آگا ہی بنا
تا پڑھین ہو مسئلے سب بی تمام
مسئلے سینے لکھی شعرو نمین سب
بو حنیفہ شافعی درسی نکرد

عبد قادر میرے مرشد حق شناس
تھے شریعت پر نبی کی مستقیم
کہتے تھے اکثر خدا کو مین عیان
اور تا ہی مجھپر اگرچہ قاف مین
سن کلام مولوی اے ذی سیر
مثنوی مین دیکھ قول مصطفا
در زمین و آسمان و عرش نیز
اور مجھسے میرے مرشد نے کہا
گوش دل سے سن کلام مولوی
اولیا مرآت نور مطلق اند
اور رکھ صحبت سے بد کی تو حذر
یون کیا تھا خاک نے مجھسے کلام
جبکہ مٹی مین اثر صحبت کا تھا
صحبت صالح ترا صالح کند
مثنوی مین مولوی کرتا ہے نقل
اوس سے بیعت کیجیو اے مہربان
ایکدن مجھسے کہا اے نیک پے
اور ہو مقبول حق تیری کتاب
سن کلام مولوی اے ذی صفات
صد کتاب و صد ورق در نار کن

رہا تھا لیکے سبق مین اونکے پاس
حق نے بخشا تھا اونہین خلق عظیم
دیکھتا ہون بےجہت بےکیف یان
دیکھتا ہون آئینہ قلب صاف مین
مثنوی مین لکھ گیا ہے بسیر
مولوی نے یون کیا ہی ترجما
من نگنجم تو یقین وان اے عزیز
ایسی گنجایش ہے قلب اولیا
مثنوی مین کہگیا ہی اے اخی
اولیا آئینہ خاص حق اند
ہوتا ہے بےشبہہ صحبت مین اثر
ہے اثر اوس گل کی خوشبو کا تمام
ہو تو خود انسان ہے اسنے نیکخو
صحبت طالح ترا طالح کند
ہی بہت ابلیس ہین انسان کی شکل
ہووے جو صاحب شریعت بیگمان
کچھ مسائل جمع کر تو فقہ سے
حشر تک بخشے خدا تجھکو ثواب
شعر یہ اوسکا ہے شیرین از نبات
خستہ دل با دلبر گلزار کن

جتنے ہین سا خدا ہین مرد ہان
نقل ہے دہلی کی اسے مرد نکو
اور کہا تم ہو انیس خاص حق
یہ لطیفہ ہے کتاب اندر لکھا
پہلے ہے وہ دوست جو ہوا اپنا دوست
یعنے اوسے علم ہے کہ ہو وہ دوستی
دوسرے دشمن جو ہووے دوست کا
تیسرے دشمن ہے وہ دشمن کا دوست
دوست اپنا کر خدا کو اے اخی
کچھ بتاؤ تم مجھے بہر خدا
پڑھ تو اس کلمہ کو یکصد مرتبا
عقل اہل جا پر مری حیران ہے
ایسی ہوتی ہے زبان اولیا
نعمت حق کے امانت دار ہین
اولیا را ہست قدرت از اله
پانچوین مکروہ بائین ہاتھ سے
ساتوین فرماتے ہین ناقص اسے
اور نوین کہتے ہین اسکو ہوشیا
یعنے آنکھین زور سے مت بند کر
گیارھوین جو دیکھے اپنا ستر گاہ

حکایت

قید مین شہ نے کیا اک شخص کو | جب ہوا وہ قید مین اندوہ گین
تم سے کہتا ہے سبت اخلاق حق | حق تمہارا دوست ہے تم حق کے دوست
رکھ تو اس کو یاد اے میر خدا | کہتے ہین انسان کے ہین دوست دو
دوسرے اوس دوست کا ہو جو دوست | لیک ہے دو دوست صادق بیگمان
در پریشان حالی و درماندگی | اور دشمن وہ ہے ایمان جہان
جان اپنا اوسکو دشمن پر بلا | دوست کے دشمن کو بس پہنچائیے
اوسسے تو باہم نہ ہو جون مغز و پوست | یعنے رہبر خدا اوسسے بری
پھر نہین کھٹکا ہے دشمن کا کوئی | دوست جسکا ہو خدا آزاد کر
تا ملے اس قید سے مجھکو رہا | سنکے اوس کامل نے فرمایا اوسے

اور جھنبھیری ساون آیا

یہ سخن کیا ہے خدا کی شان ہے | کہتے ہین سنکر روز تک او شہ پڑھتا
جو کہین فی الفور کرتا ہے خدا | ہین ولی بیشبہ خاصان اله
یہ خدا کے گنج کے مختار ہین | سن کلام مولوی کا فتی

بیان پنجم مکروہات وضو

لیوے پانی منہ مین کلی کے لیے | اور چھٹے گر دست چپ سے جو بر
ناک کو پونچھے جو دہنے ہاتھ سے | آٹھوین مکروہ ہے اے نیکخو
پانی کو منہ پر جو ڈالے چار بار | دسوین منہ دھوتے وقت آہ جو نکلے ہے سسکی مند
تا کہ پانی کا ہو آنکھون مین گذر | کہتے ہین یون عالمان نیکخو

حکایت

تیغ برّان کہتے ہین اونکی زبان
بھیجا ادنے آدمی کامل کے پاس
دوستان حق کو ہین کہتا ہون سخن
اور دشمن تین ہین اے نیکخو
صدقو اوسپر جان ہو وز خان و مان
ہو وو در پے جو ترے ایذا رسان
اسکو دشمن اپنا دشمن جانیے
کیونکہ ہے وہ دوست دشمن کا مری
اوسکو کب دشمن سے پہونچے ہے ضرر
کہدے خادم اپنے جا مخدوم سے
تا خدا دے تجھکو زندان سے رہا
ہو گیا پھر وہ مصاحب شاہ کا
جسکو چاہین پل مین کر دین بادشاہ
مثنوی مین لکھ گیا ہے بہر سر
تیر جستہ باز گرداند ز راہ
ناک مین پانی کو ڈالے بہر سر
زور سے پانی کو مارے منہ پہ جو
ہے یہ ناقص جو کریگا چشم بند
رکھو اپنے حال پر تم چشم کو
ہر وضو مکروہ اوسکا خواہ مخواہ

پڑھکے اس منتر کو پھونکی زخم پر	زہر اوسکا پھر نہین کرتا اثر	اور پانی پر بھی پھونکے برملا	اوسکو دیوی پھر وہی پانی پلا
پھر بناوین سات گڑ کی گولیان	مثل ریٹھی خرد کے ایمہربان	اور ملاوے توم کر بانات کو	وزن دونون کا برابر ایک سا
پڑھکے منتر کو لبو پر دم کرے	تا خدا اوس شخص کو اچھا کرے	ایک گولی اوسکے سر سے چھوڑ دو	اوسکھاوی ایک گولی صبح کو
یعنے کھاوی ایک گولی ایک دن	اسطرح شش روز ہی گیتی فرد	اور نہ پہنے رنگ کپڑا نیل کا	زہر ہے چالیس دن آبا خدا
اور نہ بیٹھے نیل کے وہ فرش پر	جسمین نیلا ایک تاگا ہو اگر	ہے یہانتک نیل کی بس احتیاط	گذرین جب چالیس دن باصد نشاط
یعنے گذرین اوسپہ جب چالیس روز	**خدایہ ہے**		پھر نہین ڈر ہی اوسے او بغرض

دعا و ہادی خدا ادا رسول خدا ادا میجن بابا دا احمد کا محمود دا او امیجن خیلو دی

اُجیبُ دعوۃ الداعِ اذا دعانِ فلیستجیبوا لی ولیؤمنوا بی لعلہم یرشدون

ہے یہ خدا احمد و محمود کا	ہر یہ خدا سالک و مجذوب کا	ہے یہ خدا سالکانِ تندہا	ہے یہ خدا عاشقان از دار
ہے یہ خدا اولاد اصلان با خدا	ہے یہ خدا آزمودہ بارہا	ہے یہ خدا تاجدارِ اولیا	ہے یہ خدا از ہر دار انبیا
ہے یہ خدا طالب مطلوب کا	ہے یہ خدا عاشق محبوب کا	کاٹے گر کتا تو ہو اوسکا اثر	ہے یہ میجن بابا کا خدا اگر
اور ہی خدا یہ میجن خیل کا	یعنے میجن بابا کی اولاد کا	ہی او اجو لفظ خدی مین عیان	معنے اسکے سات ہین ایمہربان
انکے بیٹے اور پوتے برملا	**برائے دفع بلا**		تھے خراسان ہین یہ ساتون اولیا
اور ہووے جو بلا مین مبتلا	اور دیکھے اسکا وہ صبح و مسا	پہوخان سے یہ عمل پہونچا مجھے	آج کل پرسون کے دو چھوکرے

عمل انیست آج کل پرسون جھو باوضو یک صد یک مرتبہ صبح و شام بخواند

اور اونکو عبد رحمان سے ملا	لکھنو مین قطبون کا اقطاب تھا	اس بخشیگا اوسے خلاق جان	ہے یہ اوس کامل کی تاثیر زبان
دل سے جو اوسکو پڑھے با اعتقاد	اوسکی برلاوے خدا جلدی مراد	مولوی کا سن کلام دلپسند	مثنوی مین کہگیا وہ ہوشمند
آن دعا شیخ نی چون ہر دعاست	فانی ست و گفت او گفت خداست	چون خدا از خود سوال و کد کند	پس دعای خویش را کی رد کند
کاملون کا کلمہ سخن در رد زبان	ہے یہ تاثیر کلام عاشقان	اور کہا ہی مولوی نے یہ سخن	مثنوی مین دیکھ تو ای جان من
چون شود مردان حضور اولیا	فی الحقیقت گشتہ دور از خدا	جو گریزان ہین ولی اللہ سے	ہین وہ نابینا خدا کی راہ سے

نسخہ براے دفع درد نیم سر

اور ہووے جسکو درد نیم سر	تا سلیوی تون کی ای فوری سیر	یعنے ہووی اون سا نہیں کہو تو نا	تا شفا بخشے اوسے رب العباد
اور مجھے پہونچا ہے منتر اک عجب	درد نیمی کے لیے ایخوش لقب	جو کہ یہ منتر پڑھے دل سے اگر	دفع ہووے اوس سے درد نیم سر
پڑھکے پھونکے اوسکے سر پر بلا	تا خدا دیوے درد کو اوسکے شفا	کافی خرچی کل خرچی کلا لا ہیل گھما	آئی ہی برکت محمد صاحب کے درد دھا جاے

براے امان دیوار شق شدہ از افتادن

اور ہو دیوار جسکی شق اگر	وہ لکھے اس نام کو دیوار پر	اسکو باعث ہیہ خداے دو جہان	ہے بلا شبہ نگہبان مکان
یعنے رکھیگا نظر بیشک خدا	پھر نہیں کھٹکا ہے گرنیکا ذرا	آتی ہی حیت معروف کرخی	بماند سالہا دیوار ترقی

نسخہ براے مار گزیدہ

اور جسکو سانپ کاٹے اے پسر	دودھ مین لہسن ملاکے پیسکر	پھر پیے اوس دودھ کو با صدق خوشی	یہ دوا ہے آزمودہ اے اخی
اور مجھے پہونچا ہے منتر سانپ کا	ہی مگر پشتو مین اے مرد خدا	پڑھکے منتر جا ہو پکڑے سانپ کو	شہد یہ کرتا ہے اوسکے زہر کو
پہلے مٹی پر پڑھے ایخوش سیر	مارے پھر مٹی کو اوس پر پھینک کر	اوس سے وہ سر کو اگر دیوے جھکا	جب پکڑ اوسکو تو اے مرد خدا
مینے بخشا مومنوں کو اون عام	یاد رکھیں دل مین اپنے وہ مدام	ور دُہا وہ خدا وہ رسول وہ	خدا وہ حضرت شیخ محمد عربی وہ
سن تو اب تو پشتو کی لفظوں کا بیان	ہین یہ معنی اسکے اے جان جہان	درمیان لایا ہو نہیں ہووی خدا	اور لایا ہو نہیں روی مصطفا
سانپ گر کاٹے نہو مجھپر اثر	زہر اوسکا دفع کرے داد گر	ہے یہ خدا یعنے منتر شیخ کا	پھر نہیں چلتا ہے بس کچھ زہر کا

منتر براے دفع زہر کژدم

اور مارے جسکو بچھو ڈنک اگر	وہ پڑھے اس نام کو ای ذی سیر	پڑھکے پھونکے اسکے اوپر اے اخی	یا علی یا علی یا علی
یعنے پھونکے نیش ہو جس جا لگا	اور وہی سہ بار وہ تالی بجا	ہے یہ برکت بس علی کے نام کا	زہر اوسکا دفعتہً جاتا اوتر
اول و آخر پڑھے یک یک درود			تا شفا بخشے اوسے رب ودود

نسخہ براے دفع سگ گزیدہ

اور کاٹے جسکو کتا باولا	ہے عرق کیلے کا بس اوسکی دوا	یعنے سے وہ بیر کیلے کا اگر	اور لگاوے اوسکا پانی گوڈ کر
پانچ تولہ وہ پیے تا پنجروز	ہے مجرب ہے دوا اے دل فروز	اور منتر سگ کا بھی پہونچا مجھے	ہی مگر پشتو مین ای فرخندہ پے

اور گندھک ورے کتھه خرید
یعنے پیسے ان سبھونکو سرمه سا
اور آوے جسکو جوڑی یا بخار
چھیلکر اوسکا بناوے اک پہل
باندھے پھر بانہ و پر اپنے وہ بشر
جب خدا اوس شخص کو بخشے شفا
پھیر مرشد نے بفضل عز و جل
جبکه آوین لڑکو نپر چیچک کے من
یعنے لڑکو نکے بناوین اقربا
پہونچے اس آیت پہ جب امر ورہ
پڑھکے اس آیت کو اوسپر دم کری
اور نظر سے لا دوا ہے یا خدا
ہے دوا اسکی مگر قرآن مین
اور تفسیر حسینی مین ہے لکھا
پڑھکے پھونکو انپر اوسپر صبح و شام

اور ماجو اور رے تج اے رشید | سب ہوا انکا برابر وزن ہے
اور لگاوے داد پہ صبح و مسا | تا خدا بخشے شفا اوسکے تئین

نسخه برای دفع جوڑی و بخار

اور لکھے اوسپر کلام عز و جل | یعنے اس آیت کو لکھے بالیقین

بسم الله مجریها و مرسٰها ان ربی لغفور رحیم

دیوے وس لکڑی کو دریا مین بہا | اور پڑھے کشتی مین اس آیت کو جو

نسخه برائے دفع چیچک

کچے تاگے سوت کے لین سات گز | اور رنگاوین اونکو نیلا سبز
یا کوئی مومن ہو خوانده بہ ملا | اور پڑھے وہ سورۂ رحمٰن کو
فبای آلاء کو پڑھکے دے گرہ | یعنے سب سورہ پڑھے یا خدا
جبکه آیت ختم ہو اک گرہ دے | پھر گلے مین لڑکو نکی ڈالے عیان

نسخه برائے دفع نظر بد

رکھے اسے یا خدا تو دھیان مین | دیکھو سورۂ نون مین اے خوش سیر
مومنو اسکو پڑھو صبح و مسا | یعنے عالم مین اس آیت کے سوا

بسم الله الرحمٰن الرحیم

اور عرق لیموئین پھر پیسے اوسے
ہے یہ نسخه آزموده بالیقین
لیوے لکڑی بیری لے ہوشیار
تا شفا دے اوسکو رب العالمین
پہلے جوری ہوا وسے لے خوش سیر
غرق دریا مین کبھی کشتی نہو
واسطے چیچک کے بخشا ہے عمل
پھر بناوین اوسکا گنڈا اے شہر
تا شفا دے خالق اونکی جان کو
فبای آلاء سمین ہے اکتیس جا
تا خدا دے اونکو چیچک سے امان
اسکی عالم مین نہین ہرگز دوا
ہے یہ آیت بالیقین دافع نظر
نہاین ہے چشم زخم کی ہرگز دوا
تا بچاوے تمکو خالق بس مدام

وان یکاد الذین کفروا لیزلقونك بابصارهم لما سمعوا الذکر ویقولون انه لمجنون وما هو الا ذکر للعالمین

برای امن از زحمت برق

اور غضب ہے برق امر خدا | گر پڑے جسپر اوسے ہے جلا | اور حسن بصری نے کہتے ہین کہا | جسنے اس آیت کو بہر حق پڑھا
برق سے وہ شخص مرنیکا نہین | یعنے اوسپر برق گرنیکا نہین | پڑھ تو اس آیت کو چمکے برق جب | امن تا بجلی سے بخشے تجھکو رب

بسم الله الرحمٰن الرحیم ویسبح الرعد بحمده والملٰئکة من خیفته

دو نونکو اک جا کر سے وہ پیسکر | پھر ملے داغون پہ اوپر سے
تا شفا بخشے اوسے پروردگا | ہے یہ قول مصطفے اے ہوشیار

نسخہ سن

اور ہو جسکے بدن میں سن اگر
مشک اسیرہ ملے ایکجوش سیر | یہ دوا ہے طب نبوی مین لکھی
وقع کرتا ہے اوسے قادر قوی

نسخہ آتشک

یعنی بخشے ہے شفا اوسکو خدا
اور جسکے آتشک ہوے تمام
ساتھ لگیں مرچین عدد
پیسے ونکو ایکدن اور دوپہر
با ملائی اوسکو کھاوے سات روز

اس سے ہوتا جاتا ہے آخر کو جذام
پارہ شیشہ رس کپور اسے بلا جزو
وصل ہو جائیں یہ سب یکدگر
تا لگے منہ مین نہ ای گیتی فروز

یہ دوا ہے اسکی اے مرد آلہ
اور لیوے پانچ تولہ شیر میش
پھر بناوین اوسکی چودہ گولیان
اور کھاوے ہر کا گلہ بالکڑھی

مشک جس نے پیسکر سن پر ملا
رس کپور لونگ اور مرچین سیاہ
چارون اجزا کو ملاوے رکھکے پیش
صبح و شام ہر روز کھاوے وہ جوان
تا شفا بخشے اوسے قادر قوی

نسخہ ادراریول

اور ہو جس شخص کا پیشاب بند
پہلے اوسکو تو پکا ایکجوش نہار

ہینگنی جو پھونکی ہے اے ہوشمند
پھر لگا پتھر پہ اوسکے یہ ضماد

ہوتی ہین پیسکی یہ کلیمین
یعنی نیچے ناف سے چڑھون تلک

مجلکو پہونچی ہے خبر رکھہ دھیان میں
تا خدا دیوے اوسکو صحت یک بیک

نسخہ خارشت

اور خارشت جسکے ہوے خوشحال
اولے سیندورا اور مرچین سیاہ
پہلے لیوے تین ماشہ طوطیا
پھر ملے خارشت پر اپنی عیان

طوطیا اور لے سیماب ال
چار تولہ لیوے گھی اے مرد راہ
کھیل کر گائی کے روغن میں ملا

اورلے مہندی پتو نکا وہ رنگ
یعنی گھی ہوگا ہی کالے ہوشیار
اور لیوے ادہ وہ یہ دونی تکہ

اور کمیلہ اور لے مردار سنگ
دھو اوسے پانی سے پھر اکیس بار
گھی میں ان سب کو ملاوے پیسکر
تا شفا بخشے اوسے خلاق جان

نسخہ پیچش

اور جو پیچش سکو ہو اسے نیکخو
گوش کر فرماتے ہین خیر الوریٰ
پیسکر پانی سے پھانک اسکا خلا
اور مریض داد ہووے جو کوئی

وہ لاچی خردے اور پوست کو
نشے مین ذرہ نہین ہر گز شفا
تا تجھے پیچش سے حق بخشے شفا

پوست سے کوری کو پہلے دور کر
پانچ ماشہ لے دوا دونون تمام
اور چانول ٹربکے پانچ نمکین پکا

کیونکہ لاتا ہے نشہ اے ذی سیر
نصف کر پختہ ورکھ تو نصف خام
یا پکا کر مونگ کی کھچڑی میں کھا
لیوے شورہ قلمی اور سپاگ ہی

نسخہ داد

ہون جو پیندھوین برہنہ مرد و زن	جا لبین ٹوٹے وضو گر تن سے تن	اور سپاری جا گر اندر بدن	یعنی فرج و دبر مین ایجاب مین
فرض دونون پر نہانا ہو گیا	گر منی نکلے نہ نکلے کیا ہوا	اور کرے کوئی جماع حیوان سے گر	جب تلک منزل نہووے وہ بشر
کچھ نہانے کی اوسے حاجت نہین	ٹوٹ ڈے ہے لیکن وضو اے مرد دین	سولھوین غش کھا کے ہو بیہوش جو	اوسکا جاتا ہے وضو اے نیکخو
ہفدہم مستی ہو غالب اس قدر	یعنی پا لغزش کرے ڈالی جدھر	ہجدہم توڑے ہے وضو دیوانگی	کہتے ہین اوس سے کئی فرزانگی
قہقہہ ہے نوزدہ اے با نیاز	جو ہنسے یعنی اگر اندر نماز	اور ہنسے گر طفل نابالغ تمام	اوسکا رہتا ہے وضو نزد امام
بیسوین سو نیسے اے مرد خدا	کہتے ہین اوسکا وضو جاتا رہا	اور بیٹھے سے جو سو جاوے بشر	وست زانو ہو نہ تکیہ اوسکا گر
اور نہ ٹیکے ہاتھ کو وہ بر زمین	**ترجمہ حدیث شریف**		اوسکا قائم ہے وضو انکہ ین
اور فرماتے ہین ختم المرسلین	نیند مطلق سے وضو جاتا نہین	بلکہ غفلت سے ہوئی جب چشم بند	اس سے جاتا ہے وضو اے ہوشمند
یعنی ویسے یاد کی ہے چشم بس	**فصل بست و ششم در بیان مکروہات وضو**		نیند ہوئی یہ کھلگئی وہ راہ بس
کہتے ہین یون عالمان با خدا	گیارہ ہین مکروہ وضو مین بر ملا	پہلے دنیا کا اگر لادے کلام	اس سے ہوتا ہے وضو ناقص تمام
دوسرے مکروہ کار اوس جا وضو	جائے استنجا جو ہے اے نیک خو	تیسرے تانبے کے برتن سے اگر	ہے وضو ناقص کریگا جو بشر
چوتھی پانی گرم ہو گر دھوپ سے	مت وضو کر کہتے ہین ناقص اوسے	کیونکہ نقص رکھتا ہے یہ پانی تمام	بگڑتا ہے اس سے لہو ہوتا جذام
اس مرض کو کہتے ہین سب لا دوا	اس سے عاجز ہین اطبا بر ملا	ہے دوا اسکی کلام ذو المنن	پڑھ تو سورۂ فیل کو اے جان من
	ترجمہ حدیث شریف		
یاد رکھ فرماتے ہین خیر الوریٰ	جسنے سورۂ فیل کو دل سے پڑھا	اوسکی صورتکو نہ بدلیگا خدا	مسخ سے حق اوسکو رکھیگا بچا
ورد رکھے جو کلام ایزدی	وہ نہوگا مسخ دنیا مین کبھی	یعنی رکھے ورد سورۂ فیل کو	ہے یہی اسکی دوا اے نیکخو

سورۂ فیل اینست أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِأَصْحَابِ الْفِيلِ ۝ أَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِي تَضْلِيلٍ ۝ وَأَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا أَبَابِيلَ ۝ تَرْمِيهِم بِحِجَارَةٍ مِّن سِجِّيلٍ ۝ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّأْكُولٍ ۝

یعنی اس سورہ کی باعث سے خدا			بخشیگا اوس شخص کو بیشک خدا
اور بدن مین داغ ہون جسکے سفید	اس سے بھی عاجز ہین حکما اور بید	داغ کے حق مین پیمبر نے کہا	اوسکی نوسادر و لسن ہے دوا

اور وضو مین فرض کہتے ہین سب چار

فصل بست وچہارم دربیان فرائض وضو

ایکیمان اسپر ہے قول کردگار

فاغسلوا وجوهكم وايديكم الى المرافق وامسحوا برؤسكم وارجلكم الى الكعبين

پہلے دھو منہ کو تو اے مرد گزین — تا ادا ہو حکم رب العالمین
دوسرے کہنی تلک ہاتھونکو دھو — ہے یہ فرمان خدا اے نیکخو
تیسرے سر کا چہارم مسح کر — چوتھے دھو ٹخنون تلک پا بسر

فصل بست وپنجم دربیان فاسد شدن وضو

اے محمد رکھ تو ان سب پر نگاہ — جس سے ہوتا ہے وضو بیشک تباہ
کہتے ہین یون عالمان باتمیز — توڑتی ہین یہ وضو کو بیس چیز
پہلے گر آوے دہن بھر جسکو قے — وہ وضو کہتے ہین فاسد ہوتا ہے
اور کم منہ بھر سے نکلے اے جوان — ہے وضو قائم بنزد عالمان
اور آوے پے بپے کم جسکو قے — جمع ہو منہ بھر وضو جاتا رہے
دوسرے گر زخم سے ہو خون روان — وہ وضو کہتے ہین پھر اوسکا کہان
اور نہ باہر زخم سے ہو خون اگر — ہے وضو اوس شخص کا قائم ابھی
تیسرے نکلے دہن سے گر لہو — ہو زیادہ تھوک سے توڑے ہے وضو
اور برابر تھوک کے گر ہووے خون — بعضے جائز کہتے ہین بعضے زبون
اور بہت ہو تھوک کم ہووے لہو — ہے درست اوسکا شریعت مین وضو
اور خون نکسیر کا اے میری جان — یہ بھی توڑے ہے وضو کو بیگمان
ایک عورت پر ہین زیادہ تین چیز — خون حیض و استحاضہ اے عزیز
تیسرا ہے اسکا لہو یعنے نفاس — یہ وضو توڑے ہین سب اے حق شناس
چوتھے نکلے زخم سے گر زرداب — اس سے ہوتا ہے وضو رخصت شتاب
پانچوین گر پیپ نکلے اے جوان — ہے وضو فاسد بنزد عالمان
اور چھٹے آوے اگر جائے ضرور — کہتے ہین توڑے وضو غائط ضرور
ساتوین نکلے شکم سے جسکے باد — اوسکا جاتا ہے وضو یہ رکھ تو یاد
آٹھوین وہ ہے عمل جسکو طبیب — یہ بھی توڑے ہے وضو کو اے حبیب
یعنے راہ پس سے دیتا ہے دوا — جسکو حقنہ کہتے ہین اے باخدا
بیشتر دیتے تھے اوسکو ہوشمند — ہوتا تھا بیمار کا منہ جبکہ بند
اب یہ ہے آئین اگر چھینکین جسے — کہتے ہین دیجو شتاب حقنہ اوسے
اے خدا تو اپنے بندونکو بچا — اس بلا مین تا نہووین مبتلا
اور نہم نکلے کرم از راہ پس — ٹوٹ جاتا ہے وضو اے ہمنفس
اور کرم جو زخم سے نکلے اگر — وہ وضو قائم ہے اے والا گہر
دسوین کہتے ہین مذی توڑے وضو — یاد رکھ یہ مسئلہ بس دل سے تو
ہے مذی کا زرد رنگ اے مرد دین — غسل فرض اسکے سبب ہوتا نہین
گیارھوین جسکے ودی نکلے سفید — وہ وضو سے اپنے ہووے ناامید
پھر کرے تازہ وضو کو برملا — ہے یہ حکم شرع اے مرد خدا
بارھوین جسکے منی نکلے اگر — ٹوٹ جاتا ہے وضو اوسی سبب
اور غسل آتا ہے فرض اسکے سبب — کودکر شہوت سے نکلے جسکے جب
تیرھوین پتھری اگر تا ذکر کی راہ — نکلے جسکے ہے وضو اوسکا تباہ
چودھوین پیشاب گر آوے جسے — باوضو ہو پھر وضو کرنا اوسے

مختلف ہے یہ بنزدِ عالمان
اوسکا عالم ہے خدا ہی غیب دان

دوسرے بے عذر بیٹھے جو بشر
مقتدی اوسکے کھڑے ہون سب بسر

تیسرے گر زن کی زن ہووے امام
مختلف ہے یہ بنزدِ خاص و عام

بعضے جائز کہتے ہین اے باخدا
چاہین آپس مین کرین وہ اقتدا

ہووے لیکن زن جو انمین پیشوا
بیچ مین صف کے ہو استادہ بجا

اور نہ ہووے وہ پیش یعنے یکقدم
مثل صف ننگون کی ای ذوالاہم

فصل بست و سوم در بیان مکروہات امامت

نوزدہ شخصونکی پیچھے جو نماز
گر پڑھے مکروہ ہے اے بانیاز

کیونکہ ہے جای نبی ای مومنان
یہ امامت ہے خلافت بیگمان

چاہیے اوسکی کرین سب اقتدا
کچھ نہ ہووے نقص جسمین برملا

ہے امامت اتنے لوگونکی کرہ
مستحق ہین جملہ مردانِ فقیہ

پہلے گر ہووے حرامی جو بشر
اقتدا مکروہ اوسکی سر بسر

دوسرے بھنگڑ ہو یا ہو پوستی
ہے امامت اوسکی ناقص ای اخی

تیسرے بہرا اگر ہووے امام
چوتھے ہکلا پانچوین تتلا تمام

اور چھٹے کانیکے پیچھے اقتدا
کہتے ہین مکروہ ہے اے باخدا

ساتوین فرماتے ہین عالم تمام
ہو جماعت کا اگر اندھا امام

گر امامت جسکی نابینا کرے
اپنے پر مکروہ کو بینا کرے

اور عالم ہو اگر اندھا امام
رکھے جامہ اپنا پاکیزہ تمام

کہتے ہین جائز ہے ای مردِ خدا
اوسکے پیچھے مقتدی کی اقتدا

آٹھوین جو شخص کنکھارے مدام
یہ بھی ہے مکروہ اے عالیمقام

اور نوین دہقانی جو ہو پیشوا
شہر والون کی ہے ناقص اقتدا

تلخ ہوتی ہے زبان اونکی صحیح
گفتگو ہے شہر کی شیرین فصیح

اور فصیح تر ہے کلام فہم والکلام
بس پڑھے اسکو فصاحت سے امام

دسوین جسکا پیشوا ہووے غلام
اقتدا اوسکی بھی ہے ناقص تمام

گیارھوین گنجے کے پیچھے سب بسر
کہتے ہین مکروہ ہے اے خوش سیر

بارھوین جو حیز ہووے پیشوا
اقتدا اوسکی ہے ناقص برملا

تیرھوین خوجہ اگر ہووے امام
کہتے ہین مکروہ ہے عالم تمام

چودھوین فاسق کے پیچھے اے اخی
ہوتی ہے ناقص نمازِ متقی

حق ہین لیکن فاسقونکی برملا
کہتے ہین راوی پیمبر نے کہا

صلّوا خلف کلّ برّ و فاجر کذا فی المشکوۃ

تم پڑھو ہر شخص کے پیچھے صلوۃ
خواہ فاسق ہو وہ یا ہو نیکذات

ہووے لیکن مسئلونکو جانتا
جب امامت ہے روا اے باخدا

سن تو پندرھوین کو کہتے ہین فقیہ
ہے امامت اہلِ بدعت کی کریہ

سولھوین جو خوش صدا ہووے امام
گر پڑھے گا راگ سے سورہ تمام

ہفدہم لنگڑیکے پیچھے اقتدا
ہجدہم لنجے کی اے مرد خدا

گوش رکھ مکروہ جامع نوزدہ
اقتدا اوس شخص کی ای مرد رہ

وقت قرأت سبکے کلام خود الجلال
رکھے جو آیت شنا مطلق کا خیال

اور نہ ٹھہری میم پر اے مرد دین
وہ امامت اوسکی ہے جائز نہین

خندہ زن ہوتا ہی ملعون سربسر
یعنی ہنستا ہی جمہائی دیکھکر
گر جمہائی آوے جو بکم و کاست
ہے یہ لازم رکھے منہ پر دست راست

کہتے ہین اسکو اشارہ عالمان
رکھے منہ پر ہاتھ اپنے ہمگیان
یعنی اب عاجز ہو نہین اندر نماز
جز مددگار کریم کارساز

ہے نہین کوئی مرا فریادرس
اور نہ طاقت ہی مجھی لڑنیکی بس
گر ہلاؤنگا مین اپنے دست و پا
بس مری ہوگی نماز ناروا

اس سبب سے مین نے کیا ہے منہ کو بند
تا نہ پہونچے فعل شیطان سے گزند
بھاگتا ہی اوس سے شیطان سربسر
منہ کو بند اوس شخص کے دیکھے اگر

اور جمہائی سے جو بیرون نماز
ہے یہ اوسکا مسئلہ اے بانیاز
یعنی آوے گر جمہائی ناگہان
دست چپ کی پشت رکھے منہ پہ ان

ہے اشارہ یہ بھی اے مرد خدا
اپنے منہ پر ہاتھ رکھے برملا
یعنی اطاقت ہی مجھمین مشتہا
از رہ لطف و عطا پروردگا

آوے گر نزدیک میرے وہ لعین
مارونگا منہ پر طمانچہ بالیقین

فصل بست و یکم در بیان فاسد شدن امامت

سیزدہ ہین شخص نزد عالمان
ہے امامت جنکی فاسد بیگمان
پہلے ہو گر طفل نابالغ امام
وہ امامت اوسکی ہے فاسد تمام

دوسرے فاسد ہے زن کی اقتدا
تیسرے خنثے کی اے مرد خدا
چوتھے گر ہووے برہنہ پیشوا
جامہ پوشونکی ہے فاسد اقتدا

اور جماعت گر برہنہ ہو تمام
بیچ مین ہو صف کے استادہ امام
اور نہووے پیش یعنے اک قدم
کہتے ہین جائز ہے اوالاہم

اور جاوے اوس جگہ پر جامہ پوش
وہ نہ دیکھے اونکو پھر آوے خموش
گر او نہین وہ شخص دیکھے بھر نظر
ہوگا روز حشر مین رسوا اگر

پانچوین جو شخص ہووے گوزہ پشت
اقتدا اوسکی بھی ہے بس نادرست
یعنی رکھتا ہو رکوع مین گر مدام
فرض ہر رکعت مین ہی کرنا قیام

اور چھٹے جو نفل پڑھتا ہو کھڑا
کہتے ہین فاسد ہے اوسکی اقتدا
ساتوین اُمّی اگر ہووے امام
ہے نماز عالمان فاسد تمام

آٹھوین جو ہو شرابی پیشوا
ہے نشے کے وقت امامت ناروا
کہتے ہین اوسکی ہے خود فاسد نماز
گر پڑھے گا وہ نماز اے بانیاز

اور نوین پھوڑا ہو جاری جسکا
اقتدا اوسکی ہے فاسد سربسر
دسوین جاری ہو شکم سے جسکے آب
یا ہو جاری اوسکا قطرہ کھیتو آب

اوسکو لازم ہے پڑھے تنہا نماز
یا وہ ہووے مقتدی اے بانیاز
اور نہووے پیشوا یعنے امام
اقتدا اوسکی بھی ہے فاسد تمام

گیارھوین مسبوق کو سمجھو بھی
کہتے ہین فاسد نماز مقتدی
یعنے وہ مسبوق ہے اے باخلل
ہو جو شامل دوسری رکعت مین آ

بارھوین گونگا اگر ہووے امام
اقتدا اوسکی بھی ہے فاسد تمام
تیرھوین جو شخص پڑھتا ہو قضا
پیچھے اوسکے ناروا ہے اقتدا

فصل بست و دوم در بیان اختلاف امامت

تین شخصونکی امامت مین ہم
اختلاف آیا ہے اے والا ہمم
پہلے جو صاحب تیمم ہو امام
مقتدی ہون با وضو اوسکے تمام

اور نوین خوشبو سے بو لیوے اگر
دسوین جو انگلی کو چٹکاوے اگر

گیارھوین یہ بھی ہے اے مرد نکو
تن کو دو دفعہ کھجاوے اپنے جو

بارھوین فرماتے ہین نیکو صفات
ہے یہ ناقص انگھنا اندر صلوٰۃ

تیرھوین مکروہ کرتی ہین رقم
کھینچے ہین سے زور سے جو اپنا دم

یعنے ہانپے جو کوئی اندر نماز
ہے یہ ناقص برملا اے با نیاز

چودھوین انگشت کو اے خوش خصال
پھیرے دانتون مین جو مانند خلال

ہے یہ پندرھوین بھی ناقص برملا
گر پکارے کوئی سر کو دے ہلا

سولھوین لکھتے ہین راوی سیر
جوڑا بالون کا ہو گر بالائے سر

ہفدہم مکروہ ہے اے ذی صفات
جو کہ ڈاڑھی مین لگا دے اپنا ہاتھ

ہجدہم فرماتے ہین آیا خدا
دیکھ شرح کنز مین یون ہے لکھا

کہتے ہین پڑھتا ہو کوئی گر صلوٰۃ
اور کرین جو آدمی اوسپہ بات

گوش دل سے جو سنے اونکا سخن
ہو گی ناقص وہ نماز اے جان من

کہتے ہین او نیسوین اہل سیر
پیش و پس سے کھینچے جو دامن اگر

بیسوین دیکھے جو کوئی چپ و راست
ہے یہ ناقص اے اخی بے کم و کاست

بست و یک یہ بھی ہے ناقص سر بسر
یا کہ کن انکھیون سے جو اودھر ادھر

بست و دو پڑھتا ہو کوئی کچھ اگر
اور خیال اوسپر کرے اے خوش سیر

بست و سہ دیکھا فتاوی مین لکھا
گر ہو دل مین کسیکو بد دعا

بست و چار اونچے پہ ہو وے گر امام
مقتدی ہون اوسکے پیچھے گر تمام

یا جو ہووین مقتدی بالا اگر
اور امام ہو وے تلے تنہا اگر

یا کہ اک جا پر ہو جائز اے اخی
ہو وین جس جا پہ بہت سے مقتدی

وان امام ہو وے کھڑا بالا اگر
مقتدی نیچے ہون استادہ مگر

بست و پنجم پڑھ چکے جب جا امام
ہو ان جماعت دوسری ناقص تمام

بست و ششم کہتے ہین اہل خبر
مقتدی ہو وین مصلے پر اگر

اور زمین پر بے مصلے ہو امام
ہے نماز مقتدی ناقص تمام

بست و ہفتم گوش کر اے با خدا
ہو وے تنہا صف کے جو پیچھے کھڑا

بست و ہشتم پہنے ہو ٹوپی امام
باندھے ہون گر مقتدی پگڑی تمام

کہتے ہین صاحب یقین اے با نیاز
مقتدی کی ہوتی ہے ناقص نماز

بست و نہ مکروہ ہے اے ذی شرف
کہ نہو وے طفل استادہ بہ صف

ہو اگر بائین طرف کو برملا
کہتے ہین جائز ہے اے مرد خدا

تیسوین ناقص ہے اے نیکو سرشت
ہو کرے گر یہ امید بہشت

سی و یک بھی ہے ناقص اے اخی
خوف سے دوزخ کی رووے جو کوئی

سی و دو مکروہ ہے اے خوش خصال
اگر کوئی باندھے نماز اندر خیال

سی و سہ کہتے ہین اکثر عالمان
ہو جمائی سے بھی ناقص بیگمان

ترجمہ حدیث بروایت ابو حنیفہ

یہ روایت ہے باخبار صحیح
یون محدث لکھتے ہین اسکو صحیح

گر جمائی جو کہ لے گا در نماز
ہوگی ناقص وہ نماز اے با نیاز

تھوکے ہے اوس منہ مین ابلیس لعین
گر جمائی ہین کھلاوے کبھی کہین

ایکدن فرماتے تھے خیر البشر
ہے جمائی فعل شیطان گوش کر

اور یہ جمائی جسکو آوے برملا
منہ نہ کھولے اوسکو لیوے وہ چھپا

اور روایت ہے صحیح مشکوٰۃ سے
ہنستا ہے ابلیس اس حرکات سے

سولھوین مکروہ ہے ای نیک پے / سبحان تین تسبیح جو پڑھتا اوٹھے
سن تو سترھوین کو اے یار اگر / جسنے دو سجدے کیے پیہم اگر

یعنے قعدی کو نہ لایا بس بجا / چور ہے وہ شخص جو پڑھین ٹرا
کہتے ہین اٹھارھوین اسکے نظر / ہو اوٹھے گا ہاتھ رکھکر بر زمین

حکم ہے جب ہو چکے سجدہ تمام / ہاتھ رکھ زانو پہ اوٹھ بہر قیام
اور یہی ہے حکم جب سجدے کو جا / ہاتھ اپنے زانو پہ رکھتا ہوا

بیان مکروہات قعدہ

اے محمد حال قعدہ گوش کر / اسمین ہین مکروہ چودہ سربسر
کہتے ہین مکروہ اول اے اخی / قعدہ مین جو مثل سگ بیٹھے کوئی

دوسرے فرماتے ہین اہل سیر / چار زانو اسمین جو بیٹھے اگر
تیسرے تلوا نہ رکھے جو کھڑا / یعنے دہنے پانؤ نکالے باخدا

اور بیٹھین عورتین پانؤن بچھا / ہے یہ اونپر حکم اے مرد خدا
چوتھے گر ہون پانؤن دونون ایک طرف / کہتے ہین مکروہ ہے اے ذی شرف

پانچوین قدمونکو دیوے گر بچھا / یعنے گسترده زمین پر برملا
اور چھٹے قعدہ مین جسکی بیگمان / وصل گر زانو پہ ہووین انگلیان

ساتوین جو انگلیان ہووین جدا / یعنے زانو سے گذر جاوین سوا
آٹھوین یہ بھی ہے ناقص بے خلاف / جو کہ پیشانی کرے قعدہ مین صاف

اور نوین مکروہ ہے ای ذی شرف / جو نہ رکھے وہ نظر دل کی طرف
دسوین کہتے ہین ای عالم زبون / بیٹھے جو قعدہ مین ہوکر سرنگون

گیارھوین مکروہ ہے اے باخدا / بیٹھے جو قعدہ مین گر تکیہ لگا
بارھوین فرماتے ہین اہل کشود / چھوڑ کر قعدہ مین وہ قصداً درود

تیرھوین یہ بھی ہے نزد ہوشیار / جو پڑھے قصداً درودین بیشمار
پڑھ چکے تم تشہد کو اے منو / حکم ہے دونون درود دونکو پڑھو

چودھوین مکروہ ہے او سر تمام / جو نہ دیکھے شانونکو وقت سلام
نقل اسکی کرتے ہین بلوہی بیان / یون حسن بصری نے فرمایا عیان

جسنے شانون پر نکی اپنے نظر / توڑ دو پھر سے تم اوسکا لیکے

بیان مکروہات مجمل

اب بیان مجمل کا سن اے ہوشیار / گر تو مجمل کو مفصل ہین شمار
کہتے ہین مکروہ ہین تینتیس عام / یاد رکھ لکھتا ہون مین اسکو تمام

پہلے ہے اوس شخص کی ناقص نماز / جو پڑھے در وقت تنگ اے بانیاز
دوسرے جو حاجت پیشاب ہو / نقص ہے اوس حال مین گر تم پڑھو

تیسرے غایط کی ہو حاجت جسے / اور نکرے رفع حاجت کو پڑھے
چوتھے بعد از کھانے کے ای بانیاز / کہتے ہین ناقص ہے بے کلی نماز

یعنے ہے مکروہ اوسپر واقعی / جسنے کھاکر کچھ اگر کلی نہ کی
پانچوین موجود ہووے گر طعام / اور گرسنہ وہ پڑھے ناقص تمام

اور چھٹے منہ مین اگر کچھ ہے زبان / ہے نماز اندر یہ نقصان مرزبان
ساتوین تھوکے یمین و یا یسار / ہے یہ ناقص بیگمان اے ہوشیار

منہ مین بھر آوے تمھارے تھوک گر / تھوک کو قدمونکے آگے تھوک دو
آٹھوین کہتے ہین یون اہل شہود / جو نماز اندر کرے بینی کو پاک

کہتے ہین ہموار رکھو پشت کو
تا نہ کوزہ پشت تم معلوم ہو

آٹھوین تسبیح پڑھنا اے جوان
تین سے کم وس سے افزون بیگمان

اور نوین مکروہ ہے اوسپر تمام
جو رکوع سے ہو کھڑا قبل از امام

اور امام ہووے رکوع مین اے اخی
جاتے ہی شامل نہووے مقتدی

کہتے ہین ٹھہرے ذرا پھر قیام
اک موافق سبحکے آئینگے نام

بعد اوسکے پھر رکوع لاوے بجا
ہے نماز مقتدی کامل ادا

دسوین ہے آمین کراہت اے اخی
جو سمع اللہ کو چھوڑے کوئی

گیارھوین مکروہ ہے اے نیک پے
ربنا کو ترک جو قصداً کرے

بارھوین تعوذ کو جو چھوڑے اگر
ہوگا محشر مین پشیمان وہ بشر

کہتے ہین قومہ اوسے اے باخشوع
یعنے ہوتی ہین کھڑے کر کے رکوع

تیرھوین قومہ ہی جب سجدہ کو جائے
ہاتھ سے دامن کو وہ آگے اوٹھائے

بیگمان مکروہ ہے اے حق نگر
بعضے کہتے ہین کہ ہے عمل کثیر

بیان مکروہات سجدہ

سن تو مکروہات سجدہ کا بیان
مشتغل اسپر ہین اکثر عالمان

ہین چودہ مستند آنہا در حساب
ہین کہ موجود ست پیش تو کتاب

اولین ہے نیت اے مرد خدا
جو کرے تکبیر کو قصداً قضا

دوسرے تسبیح پڑھنا یاز دہ
یا پڑھے کم تین سے ایمرد رہ

تیسرے مکروہ سن با گوش دل
گر شکم زانو سے جاوے جسکے مل

چوتھی جو از خود کریگا چشم بند
سجدے مین مکروہ نزد ہوشمند

پانچوین مکروہ ہے یہ سخت تر
رہ تو اوس سے دور اے والا گہر

ترجمۂ حدیث شریف

گوش رکھ فرماتے ہین حضرت نبی
پہلے جاوے سجدہ مین گر مقتدی

بعد ازین سجدہ مین پھر آوے امام
کہتے ہین اوس مقتدی کا خر ہی نام

حشر مین دیکھینگے سب مردم عیان
منہ گدھے کا اوسکا ہوگا بیگمان

یعنے گردانیگا خر اوسکو خدا
مقتدی سجدہ مین جو پہلے گیا

اور چھٹی گر ہون کشادہ انگلیان
سجدے مین مکروہ نزد حنفیان

ہے یہ جائز رکھ بہم انگشت کو
تا جدا انگلی سے اک انگلی نہو

ساتوین مکروہ ہی اوسپر عیان
جو نرکھے سوئے کعبہ انگلیان

آٹھوین ناقص ہے ایمرد دین
گر لگین سجدے مین گھٹنے بر زمین

اور نوین اسکو بھی تو مکروہ جان
رکھے جو کہنی اگر بالائے ران

دسوین کہتی ہین اسے ای باخدا
جو نہ رکھے ناک کو سجدے مین جا

گیارھوین مکروہ ہے ایمرد دین
رکھے جو سجدے مین بینی گر نہ جبین

بارھوین فرماتے ہین عبد ودود
گر ملین بغلون سے بازو در سجود

کہتے ہین بازو کو رکھ اپنی کشادہ
تا نہ بغلون سے ملین اے خوش نہاد

تیرھوین کنکر ہو گر سجدے کی جا
بے چھپے اوسکا اوٹھانا ناروا

چودھوین کہتے ہین اسکو عالمان
سجدہ مین اک پا کا اوٹھنا بیگمان

اور اوٹھین گر پانون دونون سر بسر
وہ نماز اوسکی نہوگی اے پسر

ہے یہ پندرھوین کہ یہ اے حق پرست
جو نہ زانو کے مقابل رکھے دست

کہتے ہین جائز ہی یہ سجدے کا ساتھ
رکھ تو زانو کے مقابل اپنے ہاتھ

بارھوین جو بانسلی یا پست و	باندھے ہین جیسے جو منفرد سست	تیرھوین از خود ہلے اندر نماز	ہے یہ ناقص بر ملا اے با نیاز
چودھوین مکروہ ہے او نیک پے	ترک کفن سے جو انگرائی کو لے	کہتے ہین ناقص ہے پندرھوین نگاہ	یعنی جو دیکھے نہ اپنا سجدہ گاہ

بیان مکروہات قراءت

سن قرأت کا بیان اے مرد رہ	کہتے ہین مکروہ اسمین نزد فقہ	پہلے جو سورت پڑھے پیچھے کی	دوسری رکعت مین جو بالا اگر
اس دوم مکروہ پڑھنا اسکو ان	یعنی سورۂ فرد یہ سورہ کلان	تیسرے کرنا مقرر سورہ ایک	کہتے ہین مکروہ ہے اے مرد نیک
اور نوافل مین یہی جائز بیگمان	جانکے سورت پڑھے دو نو میان	چوتھی یہ مکروہ ہے اے ذی صفات	نصف سورت جو پڑھے اندر صلوۃ
پانچوین مکروہ نزد قاریان	ایک سورت جو کہ چھوٹے درمیان	اور جائز کہتے ہین اہم نفس	چھوڑے سورہ درمیان مین جائز
اور چھٹے مکروہ ہے اے باخدا	حرف جو اک اک پڑھے کر کر جدا	ساتوین فرماتے ہین نیک صفات	جلد سورت جو پڑھے اندر صلوۃ
آٹھوین مکروہ ہے اے خوش سیر	جو پڑھے آیت کو آیت چھوڑ کر	اور نوین کہتے ہین اسکو ہوشیار	جو پڑھے گا فرض مین آیت جدا
دسوین یہ مکروہ ہے اے بانیاز	چھوٹی آیت جو پڑھے اندر نماز	گیارھوین مکروہ ہے اے نیک	عصر و پیشین آیت سجدہ پڑھے
بارھوین انگشت پر اے ہوشیار	جو کرے تسبیح و آیت کا شمار	تیرھوین پڑھنا قرأت کا در نماز	جب ہے تنگ ہون مقتدی اندر نماز
چودھوین مکروہ کہتے ہین اے	جو قرأت کو پڑھیگا راگ سے	اور پندرھوین قرأت بر ملا	کہتے ہین یون عالمان باخدا
جو پڑھے اس واسطے سورہ بجا	تا جماعت مین ملین اہل ہدی	سولھوین مکروہ ہے اے باخدا	جو کرے آعوذ کو قصداً قضا
ہفدہم بسم اللہ کر چھوڑ کوئی	یعنی سورۂ فاتحہ پہلے اخی	کہتے ہین اٹھارھوین اسکو	جسنے قصداً ترک آمین کو کیا
یا ورکھا انیسوین اے ہوشمند			جو پڑھے آعوذ یا آمین بلند

بیان مکروہات رکوع

سے محمد کہ بیان انکا شروع	یعنی جو مکروہ ہین اندر رکوع	کہتے ہین مکروہ ہین تیرہ تمام	یا ورکھنا انکا سنت سے مدام
پہلے یہ مکروہ ہے اے خوش سیر	ہے نہ تکبیر رکوع چھوڑی اگر	دوسرے بالا ہون گر زانو سے سست	کہتے ہین مکروہ اے اہل حق پرست
تیسرے جسکی بہم ہون انگلیان	یعنی زانو پر رکوع مین بیگمان	چوتھے رکھے جو رکوع مین چشم بند	نزد عالم ہے سراسر ناپسند
پانچوین مکروہ ہے اے مرد خدا	جو نہ رکھے اپنے قدمون پر نگاہ	یہ بھی فرماتے ہین اہل خبر	حکم ہے قدمون پہ رکھو تم نظر
او چھٹے جسنے کیا سر کو نگون	یعنی معاون سر کو زحمت سے دو	ساتوین مکروہ نزد ہوشمند	پشت سے گر ہو رکوع مین سر بلند

ہو جہاں سی دوم بانگ جس	ہے وہ جا بیشک برائے نفس	سی سوم ہو جو بھری کی کا	کہتے ہیں مکروہ وہ جا عالمان
سی چہارم ہے وہ جا کہ ذی صفات	جو کہ ہو جنبش میں ہنگام صلوٰۃ	یعنے جیسے چارپائے ہیں تمام	آتی ہے جنبش میں [illegible] مدام
سی پنجم کہتے ہیں اے با نیاز	تنگ جا مکروہ ہے پڑھنا نماز	سی ششم وہ جگہ مکروہ ہے	ہو جہاں استقبال فرزندہ چلے
سی ہفتم گوش رکھ اے نیکخو	ہے یہ ناقص سامنے تربت جو ہو	سی ہشتم کہتے ہیں مرد نیاز	جو پڑھیگا قبر کے اوپر نماز

روایت

ابن عباس اسکا کرتے ہیں بیان	تین شخصوں پر ہے لعنت بیگمان	جو پڑھے گا قبر کے اوپر نماز	لعن اوسپر بھیجتا ہے رب دنیا
اور کرے جو روشنی قبروں پہ جا	اوسپہ لعنت ہے خدا کی برملا	تیسرے عورت جو جاوے قبر پر	لعن کرتا ہے خدا اسپر بحر و بر

بیان مکروہات تکبیر اولی

اے محمد کہتے ہیں جملہ فقیہ	سات ہیں تکبیر اولی میں کرہ	آٹھویں مکروہ ہے سر دنکو	ہاتھ اپنی آستین میں رکھے جو
دو سر پڑھ جاویں گر کانوں سے ہاتھ	ہے یہ ناقص گر بلا ہاتھوں کے ساتھ	کہتے ہیں جسکو انگوٹھے بیگمان	یعنے نر سہ گوش پر اے مومنان
تیسرے رکھے برابر جو کہ ہاتھ	مثل زن مکروہ ہے شانوں کے ساتھ	چوتھے گر ہووین کشادہ انگلیاں	ہاتھ جاویں جبکہ کانوں کو وہاں
اور جائز ہے بنزد حنفیان	رکھو ملنے حال پہ تم انگلیان	پانچوین اللہ کا ہے جو الف	اوس الف پہ مد ہو گر اے ذی شرف
اور چھٹے اکبارمت کو زینہار	یعنے اکبر کو اگر ہے ہوشیار	یعنے اکبار سن مجھ سے عیان	اسم ہے شیطان رئیس فاسقان
ساتوین مکروہ ہے اے نیکخو			بے اوٹھائے باندھے جو ہاتھوں کو

بیان مکروہات قیام

کہتے ہیں یوں عالمان خوش مقام	پندرہ مکروہ ہیں اندر قیام	پہلے پانؤنکو کرے جو اپنے ضم	یعنے ملجاوین اگر دونوں قدم
دوسرے مکروہ ہے اے خوش سیر	رکھے جو پاؤں کو اپنے پانو پر	تیسرے جو ہو کھڑا نیچے کے بل	کہتے ہیں مکروہ اسکو مجمل
چوتھے دیکھو دور جو اک پانو پر	اور اوٹھے گر اپنے دو قدم سر	پانچوین گر فرق ہو قدموں میں جا	چار انگل سے زیادہ برملا
اور چھٹے مکروہ ہے اے سینہ صاف	ہاتھ اپنے باندھے جو بالائے ناف	ساتوین مکروہ ہے جو ناف پاک	ہاتھ کو باندھے گا ہی والا گہر
ہے روا ہاتھوں کا رکھنا زیر ناف	کہتے ہیں اسمیں نہیں کچھ اختلاف	آٹھوین ناقص ہے اے یار نکو	دست چپ ہنے پہ رکھے اپنے جو
اور نوین ہاتھوں کو لٹکاوے اگر	مذہب شافعی میں ہی ناقص مگر	گردن کھجر دسوین رکھے جو کہ ہاتھ	گیارھوین مکروہ ہے تکیے سے ساتھ

اور چھٹے وہ جا کہ ہو نزدیکِ مسلخ ۔ ہو نجاست جس جگہ کے آس پاس
ساتوین گئی ہو جہان جا بوریے میں ۔ ہے نماز اوس جا پڑہی ناقص سند

آٹھوین اوس بام پر ہے نا روا ۔ جسکے نیچے ہو نجاست انتہا
اور نوین جس جا ہو آتش مشتعل ان ۔ سامنے سجدہ کے اے اخوان من

دسوین گر ہو شمع روشن یا چراغ ۔ سو بر و سجدہ کے لیے اہل فراغ
گیارھوین حمام مین جائز نہین ۔ اس سبب وہ گھر ہے ابلیس لعین

ترجمہ حدیث شریف

یاد رکھو فرماتے ہین خیر الوریٰ ۔ یعنی ہی حمام گھر شیطان کا
کیونکہ وان ہوتا ہے غسل مرد و زن ۔ اسلیے جائز نہین اے مہربان

بارھوین ہے جائے بتخانہ تمام ۔ پیش بت سجدہ کو کرنا ہے حرام
تیرھوین ناقص مسلخ خانہ کی ۔ چودھوین کوچے مین اے مرد خدا

ہے مکروہ اوس جا پندرھوین نماز ۔ شاہرہ مین جو پڑھے اہل نیاز
کہتے ہین جائز ہے لیکن ایک جا ۔ متاہل جو کھیت ستے سے لگا

جب بعلبہ راہ مین گر دو تنا ۔ لیک جائز کھیت پر اصلا نہین
سولھوین گر وہ ہو صحرا کی جا ۔ ہین بغیر از سترہ کے ای باخدا

بیان سترہ

کہتے ہین سترہ اوسے اے ہوشمند ۔ یعنی ہو وہ مثل گز اک ہاتھ بلند
اور موٹا اوسکا عرض اک انگل کا ہو ۔ گر تو استادہ اسے لے نیک خو

خواہ صحرا ہو اگر یا ہو وہ راہ ۔ سترہ کر استادہ پیش سجدہ گاہ
پڑھ نماز فرض او سنت جنطر ۔ کچھ نہین صحرا و میدان سے ضرر

ہفدہم وہ جا جہان یا جابجا ۔ ہیجدہم جس جگہ پر چکی چلے
نوزدہم گر ہو شہر ماتم کا گھر ۔ بیسوین جس جا سند سے ہو دین شر

بست و یک وہ جا کہ ناقص سکان ۔ کہتے ہین جسکو طویلہ مردمان
بست و دوم ہووے جس جا گوسفند ۔ بیست و سہ بلونکی جا اے ہوشمند

بست و چارم کہتے ہین اہل سیر ۔ سامنے سجدہ کے ہون حیوان اگر
بست و پنجم لکھتے ہین تصویر گیر ۔ سامنے مکروہ گر سجدے کے ہو

اور سوے گھر مین کبھی صورت بنی ۔ دیکھ کر خوش ہوتا ہے دیونی
وہ نہین مکروہ اے مرد خدا ۔ یعنی ہو تصویر جسکا سر کٹا

اور نہ ہی مکروہ تصویر درخت ۔ اور سے کچھ مطلب نہین ہے نیک بخت
بست و ششم کہتے ہین تلوار گر ۔ سامنے سجدہ کے رکھے اپنے جو

بعضے جائز کہتے ہین اے سینہ صاف ۔ نزد بعضوں کے ہے اس مین اختلاف
کہتے ہین شمشیر ہو ننگی اگر ۔ سامنے سجدہ کے استادہ نگر

جب ہے مکروہ بشبہہ عیان ۔ ہے وہ جائز میان مین ہو گر نہان
بست و ہفتم ہو کوئی خفتہ و نشستہ ۔ کہتے ہین مکروہ اسے اے نور عین

بست و ہشتم ہووے تاریکی عیان ۔ ہے وہ جا مکروہ نزد عالمان
بست و نہ گر ہو مصلا خوشنما ۔ ہے نماز اوس پر بھی ناقص بر بلا

تیسوین مکروہ ہے اے خوش سیر ۔ گر پڑھے کعبے کے کوئی بام پر
ناقص اسکو کہتے ہین آبا نیا ۔ جو پڑھے مسجد کی غرفے مین نماز

جامہ عصب اٹھارھوین کہتی ہین سب
کہتے ہین اونیسوین مکروہ ہے
بیسوین جامہ کمینہ ہووے جو
بست و یک جو اوڑھی چادر پا نہ سر
ہے ردا اوسکو پہن کر مرد دین
بست و چارم گر گرے دستار سر
بست و ششم کہتے ہین اہل سیر
یا نہووے پائجامہ بر سر
اور نہ ہووین جیب گھنڈی دونون چینز
اور پڑھے لیکن نماز کر دیگا
ہر گرا جامہ نہ عشقے چاک شد
رکھے وہ دستار اور پہنے کلاہ
تیسوین مکروہ ہے اے ہوشیار

چھپین جو مونون سے بے سبب
دھوتی باندھے جو نماز اسمین پڑھے
جسکو کہتے ہین گزی کہ لنگو
مثل زن مکروہ ہے اے ذی حسب
تا کہ لٹکین آستین سے کو زمین
ہے کرہ اوسکا اوٹھانا بسر
بے سبب باندھے جو ہو کوئی کمر
اور پہنے ہو وہ جامہ اگر
وہ مبرا اس سے ہے اے باتمیز
ہے یہ حکم عالمان اے ہوشیار
اور حرص عیب کلی پاک شد
نزد عالم ہے یہ ناقص خواہ مخواہ
گر گلے مین ہو وہ مصحف اوسکا

اور پڑھے مکروہ ہے اوسپر نماز
یعنی دھوتی باندھتے ہین مشرکان
یعنے یہ مکروہ ہے بہر نماز
بست و دوم کہتے ہین یون عالمان
بست و سوم جو بندھا منہ پر رومال
بست و پنجم گوش رکھ اے باخدا
بست و ہفتم ہو فقط پہنے ازار
کہتے ہین ناقص ہین وہ تو بن ملا
یعنے ہے مکروہ وہ شخص کہ پا
اور کہا ہے مولوی نے یہ سخن
بست و ہشتم سن تو اے مرد آگہ
کہتے ہین بست و نہم مکروہ کو
اور گلے مین تم نہ ڈالو یہ سنو

یاد رکھہ یہ مسئلے با نیاز
اسلیے ہے منع ای جان جہان
جامہ گر ہو دوسرا با امتیاز
جو لیا ہو اوسنے اوڑھے بیگمان
وقت پڑھنے کے نماز اوسکو خصوصاً
ہووے گر دا گر بندھا دستار کا
اور نہو جامہ گلے مین جسکے تا
ہے یہ بیشک اے اخی تو سن کلا
اوسکا جامہ برگ ہے یا مشت جا
مثنوی مین دیکھیہ تو ای جان من
پاس جسکے ہووے دستار و کلاہ
ہووے گر بازی کنان جامہ سے جو
کہتے ہین تعویذ اور تسبیح کو

بیان مکروہات جاے نماز

اے محمد اوس جگہ ہے وہ تو یاد
پہلے ہے مکروہ میخانے کی جا
بے اجازت اونکی پڑھنا ناروا
تیسرے مکروہ ہے جا قمار
جب تلک فیصل نہو وہ ای جوان
غصب نزد عالمان ہے وہ زمین

جو جگہ مکروہ ہے بہر نماز
اوسکو مفتی نے نہین جائز لکھا
کیونکہ ہین یہ دشمن دین خدا
ہو رہی ہو جسجگہ پہ حجت ہا
ہی وہ جا مکروہ نزد عالمان
ایسی جو ناحق مسلمانون سے چھینی

کہتے ہین اٹھتیس جا ہے عالمان
دوسرے مکروہ جا کر یہ اے نیکبخت
اور روا ہے وہ زبان کے خوش نہا
چوتھے ہے جا خصومت گوش کر
جا پنجم غصب ہے اے با نیاز
اور غنیمت کافرونکی ہے حلال

ناروا ہے مومنو پڑھنا وہان
کافرونکی ہووے جس جا ملکیت
جس زمین پر کر گیے مومن جہاد
جس زمین کا ہووے جھگڑا بے سبب
جو پڑھے گا اوسپے ہے ناقص نماز
جو کہ ہو دار الحرب لوٹا اوسکا مال

اور نصر اللہ پڑھے گر سین سے
اس سے جاتی ہے نماز اے نیک پے
صاد سے نصر اذا جاء خدا
ہم نبی کو دینگے نصرت برملا

یعنی فتح مکہ یا فتح دگر
ہم نبی کو فتح دینگے سربسر
سین سے ہے نسر یعنی بت کا نام
یا ہیں معنی نسر گرگس کے تمام

یا پڑھے گر طاء تبّا کی جا
وہ نماز اوسکی ہے فاسد برملا
یا حطب طاسے گر تا ہے پڑھے
بس نماز اپنی کو وہ فاسد کرے

اور فلق میں من ہیں جتنے با بنیاز
گر پڑھے او سپر زبر فاسد نماز
یا پڑھے گر صاد سے الناس کو
اس سے ٹوٹی ہے نماز اسے نیکخو

اور جتنے ناس میں ہیں سین جو
صاد سے فاسد ہے پڑھنا جان لے

فصل بستم دربیان مکروہات

کہتے ہیں یوں عالمان معتبر
صلّوا کما رأیتمونی اُصلّی کذا فی مسند امام حنبل
ایکدن فرماتے تھے خیر البشر

بس پڑھو تم جیسی ہیں پڑھتا نماز
با حضور دل نماز یا بنیاز
امر یہ ہے خاص امت پر تمام
پڑھتے ہیں جو فرض اور سنت ملام

اس خبر سے عالموں نے برملا
کر دیا کامل سے ناقص کو جدا
گوش رکھ فرماتے ہیں پھر صلوٰۃ
ہونگے مکروہ ایک سوا اٹھیں وسات

گر نہو باور تجھے اے خوش صفت
لیں مکروہ بکفیدو ہشتاد وہفت
کہتے ہیں مکروہ جا سب ہیں بیس
یاد رکھ لکھتا ہوں میں اب اے انیس

پہلے یہ مکروہ ہے اے باخدا
جامہ سرخ و زرد جو پہنے رنگا
اور رنگتا عورتوں کو ہے روا
سرخ و زرد و سبز کالا برملا

دوسرے مکروہ کہتے ہیں اسے
عاریت جامہ جو کفار سے
تیسرے جامہ ہو گر مال حرام
ہے یہ بس مکروہ تحریمہ تمام

چوتھے گر ہوں بند جامے کے کھلے
کہتے ہیں مکروہ تنزیہی اسے
پانچویں پر زر ہو جامہ جسکا گر
یعنی تاروں سے کشیدہ سیم و زر

اور چھٹے جامہ ہو گر ریشم کا خاص
اسکو ناقص کہتے ہیں بالاختصاص
ساتویں پیچیدہ گر ہو آستین
اسکے بھی مکروہ ہیں شبہہ نہیں

کہتے ہیں ہشتم وہ ہے ناقص ازار
جس سے جاویں ٹخنہ چھپ اے ہوشیار
اور روا ہے عورتوں کو ٹخنے بند
تا نہ پہونچے بدنگہ سے کچھ گزند

اور نویں مکروہ ہے کپڑا وہیں
جس سے ظاہر ہووے تن اے مرد دین
دسویں ہے مکروہ جامہ جو دار
یعنی ہو وہ جس سے زینت آشکار

گیارھویں جو شخص ہووے بے نماز
اوسکے جامہ سے بھی ہے ناقص نماز
گرچہ ہووے پاک وہ ہو یا پسر
کہتے ہیں او سپر نہ پڑھ اے خوش سیر

یعنی ہو وہ ستر پوش بے نماز
اسلیے مکروہ ہے اے بانیاز
بارھویں جامہ جو ہو گھر میں نو
رکھ سنبھے کو گر پہنکے سے پڑھو

تیرھویں ہووے جو کوئی تنگ سر
کہتے ہیں ناقص ہے اے والا گہر
چودھویں مکروہ ہے اے محترم
گر کھلا ہو جسکا سینہ اور شکم

ہے یہ پندرھویں بھی ناقص اے اخی
پہنے ہو جامہ نصاری کا کوئی
سولھویں اوس شخص کا ہووے لباس
رکھ گیا ہو جو امانت جسکے پاس

اوسکے جامہ سے پڑھیگا جو نماز
ہوگی ناقص وہ نماز اے بانیاز
ہفدہم جامہ چرا کر پہنے جو
ہے بگمان مکروہ ہے اے نیکخو

اور قضا جسپر بہت ہون یکبیان
اوس سے ہے ترتیب قطعا بیگمان

گرچہ کھانا خرد ہو مثل نخود
ہے یہ فاسد یعنی رکھنا ہو وجود

بست و یک گر ترک ہو رکن نماز
ٹوٹ جاتی ہے نماز اے بانیاز

بست و دو گر تن کھجاوے تین بار
وہ نماز اوسکی ہے فاسد بیشمار

بست و سوم کہتے ہین اے محترم
گر کھڑے ہون مرد و زن یعنی بہم

بست و چارم دیکھنا قرآن کا
کہتے ہین فاسد ہے پڑھنا ناظرا

کہتے ہین تبدیل ہو معنی اگر
ہے یہ فاسد پس برابر دیکھیے

حا و ہا کا گرچہ مخرج ایک ہے
فرق انہین کہتے ہین معنی کا یہ

حرف حلقی شش ہوے اے نور عین
ہمزہ ہا و حا و خا و عین غین

کھاوے جو اونیسوین اندر نماز
اسکو فاسد کہتے ہین اے بانیاز

بیسوین پانی کا پینا اے جوان
اسکو بھی کہتے ہین فاسد عالمان

یا قیام و یا ہو قرأت یا رکوع
قعدہ آخر اور سجدہ با خشوع

اور فرماتے ہین اکثر عالمان
رکن واحد مین کھجاوے گر میان

اور اگر ہون دوسری صف مین زنان
یہ نہین فاسد ہے نزد عالمان

بست و پنجم جو پڑھے قرآن غلط
اور قصیہ ان سمجھتی ہے یعنی سقط

ہاے ہوز سے پڑھے گر حمد کو
جاتے ہین معنی بدل اے نیکخو

یعنی مخرج انکا حلقی ہے عیان
متفق اسپر ہین جملہ قاریان

حاے حطی سے ہے حمد کبریا
چھوٹی ہا سے غیر معنی برملا

روایت از فصول عمادی

اور روایت ہے عمادی سے عیان
ضاد کو گر ظا پڑھے اے مہربان

یعنی گر ظا سے پڑھیگا ظالین
وہ نماز اوسکی ہے فاسد بایقین

اور امامت اوسکی ہے فاسد تمام
یاد رکھ یہ مسئلہ اے ذی مقام

بعضے کہتے ہین کہ وہ کافر ہوا
ضالین جسنے اگر ظا سے پڑھا

ضالین کے ہین معنی گمرہان
ظا سے ظلہ یعنی سایہ بیگمان

اور معنی ظالین کے لئے اخی
سایہ کرنیوالی کہتے ہین سبھی

وَلَا الضَّالِّينَ

اٰمِيْنَ

اور پڑھیگا ذال سے گر ذالین
معنی ذلت ہین اسکے بایقین

الغرض حق ہے یون کہو اے مومنان
رب نہ دکھلا ہمکو راہ گمرہان

ایسے ہی کرلے اگر یہ ورد گاہ
لفظ آمین قول ہے جبریل کا

لفظ آمین ہے قبول کردگار
گوش رکھ فرماتے ہین خیر الوریٰ

اور فرماتے ہین یون خیر البشر
ہین معان اہل ضا اسکو دعا

انا افصح ضَادٍ كذا في المشكوٰة

یعنی کرتا ہون ادا حق ضاد کا
مومنو تم بھی ہو پیرو مصطفا

ضاد ہے یعنی پڑھو تم ضالین
پڑھتے تھے جسطرح ختم المرسلین

یا کرے آمین پر تشدید میم
وہ نماز اوسکی ہے فاسد اے ندیم

یعنی ملجا گر اگر میم و الف
آمین فاسد ہے نزد ذی شرف

اور پڑھے جو سین سے تصحیف کو
اوسکی ٹوٹی ہے نماز اے نیکخو

سکین ہے شمشیر کے معنی مراد
ضاد آ گر می کے معنی سکو تو

آٹھوین گر آہ نکلے اے جوان / بیگمان فاسد ہے نزد عالمان

اور نوین گر اُف کرین جو مرد و زن / ٹوٹ جاتی ہے نماز یہ جان سن

دسوین آو نہ مفسد ہے نزد عاقلان / کہتے ہین جسکو کرہنا مرد ان

گیارھوین کوئی ہنسے اندر نماز / اس سے رخصت ہے نماز اے بانیاز

یہ خلاصہ مین لکھا ہے مرد دین / ہے ہنسی مع نیا مین وہ کہتا نہین

قہقہہ اول ہنسی اے بانیاز / اس سے جاتا ہے وضو ٹوٹی نماز

اور ہنسی دوم ہے ضحک اے ذی صفات / ہوتی ہے اس سے فقط فاسد صلوٰۃ

ضحک اسکو کہتے ہین جو مرد دان / جو ہنسے وہ خود سنے اندر نماز

اور ہنسی اسکی سنے گر دوسرا / ہے یہی سب نزد عالم قہقہا

تیسرے خندہ تبسم ہے صریح / مسکرانا جسکو کہتے ہین فصیح

اس تبسم سے اگر کوئی ہنسے / سن طہارت اور نماز اوسکی رہے

بارھوین جو ہو کھڑا آپیش امام / ہے نماز اوس شخص کی فاسد تمام

یعنے گر ہو مقتدی آگے کھڑا / پیچھے اوسکے ہو دے اوسکا پیشوا

تیرھوین فرماتے ہین اہل اصول / جا ہے قرأت مین اگر آیت کو بھول

اور وہ دے گر غیر دے آیت بتا / ہے یہ فاسد ہے جو لقمہ غیر کا

اور باہم اپسہ ہین عالم کہی / دے اگر جائز ہے لقمہ مقتدی

چودھوین فاسد ہے اے مرد خدا / ستر عورت ہو چہارم گر کھلا

اور کھلے زن کا چہارم عضو گر / یعنی جیسے کان ہین یا کہو سر

یا کھلے پاؤنکی پنڈلی یا شکم / بیگمان فاسد ہے مرد ذی ہمم

اور پہنے زن اگر کپڑا مہین / ہے نماز اوس زن کی فاسد بالیقین

متفق ہین سب محدث اے اخی / نِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُمِيلَاتٌ مَائِلَاتٌ كذا فی المشکوۃ / کہتے ہین فرماتے تھے حضرت نبی

عورتین پہنے ہین جو کپڑا مہین / ہونگی والی ہین برہنہ بالیقین

مومنون کو میل دینے والیان / اور اونپر میل کرنے والیان

سن پندرھوین کو کرتے ہین رقم / جسکے سجدے مین اوٹھین دونو قدم

رکھہ تو پنجے نکو زمین پر استوا / تا نہ سجدے مین اوٹھین وہ تنہا

اور کرے سجدہ جو بر موٹے [illegible] / یا جو ہو ان کے سوا غلہ وگر

یعنے گر کاکن ہو یا ہو باجرا / یا عدس ہو یا ہو منڈوا برملا

یا جو ہو بسیار پنبہ یا گیاہ / جو نماز اوپر پڑھیگا ہے تباہ

اور نخود گندم پہ ہے جائز نماز / کر نہو جا اسپہ پڑھ اے بانیاز

سولھوین کہیے کو جسکی پشت ہو / بے سبب فاسد ہے اے مرد نکو

ہفدہم گر جس سے ہو عمل کثیر / کہتے ہین فاسد ہے سب برنا و پیر

ہے کثیرہ وہ عمل اے ذی صفات / باندھے جو دستار کو اندر صلوٰۃ

یا جو باندھے بند جامے بر سریر / یا اوتار لے پاجامہ وہ شریر

یا کرے وہ ہاتھ سے جس کام کو / ہے کثیرہ وہ عمل اے نیک خو

یا کرے اک ہاتھ سے دشوار کام / کہتے ہین یہ بھی کثیرہ ہے تمام

ہجدہم فرماتے ہین اے بانیاز / ہو کوئی ترتیب جو صاحب نماز

یعنے گر اوس سے قضا ہون شش نماز / اور پڑھیگا وقتی کی فاسد نماز

پہلے لازم ہے ادا پھیرے قضا / بعد وقتی کو پڑھے وہ برملا

اور اگر ہو وقت تنگ بہر نماز / اور جائز وقتی ہے اے بانیاز

ولولا دعوة اخينا سليمان لاصبح موثقا يلعب به ولدان اهل المدينة

بھائی میرے کی دعا ہووے گی رد — اس سبب سے نہ کی پھر اوسکی قید
گوش رکھ حضرت سلیمان کی دعا — کہتے ہین یون عالمان باخدا
یہ دعا کی تھی نبی نے آشکار — جو تصرف مین مرے پروردگار
ہے دیا تو نے خدای دو جہان — ملک و مال و تخت شاہی بیگمان
اور کیے تابع مرے جن و بشر — رہتے ہین طاعت مین وہ شام و سحر
بعد میرے یا کریم ذوالجلال — ایسا مت دینا کسیکو ملک و مال
اور نکر تابع کسیکے جنیان — گر کرے گا تو وہ ہونگے سرکشان
اور نہین وہ کرینگی فرمانبری — یعنی تجھسے وہ کرینگے سرکشی
کہتے ہین ابلیس ہے از جنیان — لیکے تھے بر فلک قدسیان
وان عبادت حق کی کو بجا — جن تھا لیکن خاص بندہ ہو گیا
جب نکی فرمان حق کی پیروی — حق نے اوسکو بس نکالا اوسگھڑی

فصل نوزدہم دربیان فاسد شدن نماز

اے محمد رہ تو ان چیزون سے بانیاز — یعنے وہ چیزین کہ توڑین ہین نماز
کہتے ہین فاسد ہین سب پچیس چیز — یاد رکھ لکھتا ہون مین اے باتمیز
جو کھنکارے آپ سے اندر نماز — اس سے فاسد ہوتی ہے اوسکی نماز
ایک جائز ہے اوسے گر ہو امام — بند ہووے اوس سے قرأت جب تمام
ہے روا اوس شخص کو اے باخدا — ایک بار ہو وہ کھنکاری بلا
دوسرے گر چھینک کا دیوے جواب — ٹوٹ جاتی ہے نماز اوسکی شتاب
تیسرے روئے مصیبت سے اگر — ہے یہ رونا اوسکا فاسد سربسر
اور روئے جو محبت سے کوئی — اوسکی حق مین کہہ گیا ہے معنوی
گر کسے گریہ ز شوق و از نیاز — رہتی پایدز گریہ آن نماز
چوتھے گر مانگے دعا اندر صلوٰۃ — مانگتے ہین جیسے بیرون صلوٰۃ
یعنے دے مجھکو الٰہی ملک و مال — یا وہ زن دے ہووے جو صاحب جمال
یہ دعا جائز ہے نزد شافعی — اعظمی کہتے ہین فاسد واقعی
ہین دلیلین اعظمی کی معتبر — کہتے ہین ممکن ہے وہی جو بشر
وہ طلب حق سے کرے اپنا بخت — مانگ اوسکو ہوئے جو انسان سے سخت
گر دعا اس طرح مانگے آشکار — بخش مجھکو اے مرے پروردگار
اس دعا کو کہتے ہین حنفی روا — مانگ حق سے اپنے اے مرد خدا
کیونکہ یہ طاقت نہین کسکو ثبت — جسکو چاہے بخشے جنت سربسر
یہ وسیگا کام ہے بخشش عطا — جسنے مشت خاک سے آدم کیا
یعنی ہے اللہ بیشک مہربان — مومنون کو بخشیگا باغ جنان
پانچوین مفسد سخن ہے گر کہا — گر کرے قصداً و یا سہواً کلام
یہ صغیری مین لکھا ہے سربسر — گر نماز اندر کوئی دیوے خبر
اے گیا تھا جو بشر گھر سے نکل — وہ ہوا داخل سنا ہے یہ کل
یعنے آیا گھر مین کر سیر جہان — منتظر تھے جسکے اکثر مردمان
سنکے وہ دیوے ساختہ لے باخدا — گر کہے الحمد للہ برملا
یا پڑھے لاحول کو قصداً اگر — کہتے ہین فاسد ہے لے والا گہر
اور چھٹے گر خود کرے جسکو سلام — ساتوین دیوے جواب السلام

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ
اَلْاَحْیَاءِ مِنْھُمْ وَالْاَمْوَاتِ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

اور نماز اندر مباح ہے باخدا
اس خبر سے عالمون نے آگہی
کہتے ہین راوی پیمبر نے کہا
یعنے ایذا سے تو پہلے قتل کر
پانچوین بچھو چھٹے زنبور کو
گرچہ ہو حج مین ہو یا اندر نماز

فصل ہیزدہم دربیان مباح

اُقْتُلُوا الْمُؤْذِیَاتِ قَبْلَ الْاَذٰی

قتل موذی قبل ایذا ہے روا
جب مصلے پر ترے آوین نکل
مار وا نیز حکم ہے پاپوش کو
ل آوے جنکی سے باوست زبان

اس سے یہ ثابت ہے نزد عالمان
کھٹمل و پشو و مچھر اور جوان
کہتے ہین بچھو یہ ہے لعنِ خدا
عالمونکا قول ہے اے نور عین

قتل نو چیزون کا کرنا ہے روا
قتل موذی کی اجازت ہکو ہی
مار اوس شے کو جو ہو ایذا رسان
ل ہین جنکی ہے اسے نیکو جوان
قتل کرنا اوسکا ہر جا ہے روا
رکھلے تو نعلین اپنی تحت عین

اَلنَّعْلَیْنِ تَحْتَ الْعَیْنَیْنِ

کیونکہ ہے پاپوش یکضرب کلان
اٹھوین دیوانہ سگ ہو بربلا

اس سے بچتا ہے سر موذی کہان
اور نوین ہے قتل جائز سانپ کا

ساتوین موذی ہے یعنے چھپکلی
لیک رکھ منہ اپنا کعبے کو عیان

اسکو بھی پاپوش سے مل آگہی
جب وہ ہے قتل موذی ہگیان

ترجمۂ حدیث شریف کہ ازمشکوۃ ومسند ابوحنیفہ است

نقل کرتے ہین یہ ارباب سیر
دیکھکر اوس آگ کو خیر الامم
اور لکھا مشکوۃ میں اے ہوشیار
اور کیا حضرت نے دست اپنا دراز
جب نماز فرض سے فارغ ہوئے
دیجیے ہم کو مفصل یہ بتا
یعنے لایا تھا وہ اک لکڑی جلا
تا جلا دے اسکو لکڑی سے وہ ہو

پڑھتے تھے حضرت نماز بخیط
ہٹ گئے کہتے ہین پیچھے دو قدم

آگ سے شیطان نے لکڑی جلا
اور کہا حضرت نے یہ کلمہ عیان

یَقُوْلُ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْكَ ثُمَّ قَالَ اَلْعَنُكَ بِلَعْنَةِ اللّٰہِ ثَلٰثًا وَبَسَطَ

تا کہ آوے ہاتھ مین وہ حیلہ ساز
پوچھنے اصحاب حضرت سے لگے
پیچھے ہٹنے کا سبب یا مصطفٰی
اس سبب سے دو قدم مین ہٹ گیا
یا بندھا در پہ مدینے کے رہے

پھر نہ آئے ہاتھ کو جلدی ہٹا
کیا ہوا تھا آپ کو خیر البشر
جب یہ فرمانے لگے خیر الورا
اور دیا تھا ہاتھ جو مینے بڑھا
لیک یاد آئی سلیمان کی دعا

سامنے خیر البشر کے نے گیا
دی پناہ مجکو تو اے خلاق جان
لعن کی اوسپر بہی ذی شان آ
اور ہوئے مشغول بامر خدا
جو ہٹے پیچھے یکایک سبب
تھا یہ ابلیس لعین کا شعبدہ
پکڑا تھا ابلیس کو بہر سزا
واسطے اسکے کیا اوسکو رہا

یعنی مجھے حشر کے اے بدسرشت
تو نہ دیکھے گا کبھی روے بہشت

مجھکو بخشیگا خدا اے دو جہان
مہربان ہے مہربان ہے مہربان

لیگئے ارواح کو اونکی ملک
با تجمل پیش خالق عرش تک

حکم ہووے جو ترا رب کریم
ہم بجالانے یہ ہین بس مستقیم

یعنے اسکو داخل جنت کرو
اور سخن صالح سے تم اتنا کہو

ہو تو اس شخص کا مانع تمام
دیکھین تجکو سوکے تو اسکا مقام

اور کیا مسکن ترا نار سقر
رہ تو اس آتش مین جلتا سر بسر

یعنے تو جانے نہ تھا مجھکو رحیم
جانتا تھا وہ مجھے رب کریم

سنکے فاسق نے کہا اے محترم
رب مرا غفار ہے صاحب کرم

کہتے ہین بعد اس سخن کے چند سال
دونون شخصون کا ہوا آخر وصال

عرض کی جا کر فرشتون نے وہان
ہین یہ تیری دونون حاضر بندگان

حق مین فاسق کے ہوا امر اسقدر
اسکو دو عزت سے تم جنت مین گھر

کہتا تھا تو روز فاسق سے یہی
حق تجھے جنت نہ بخشیگا کبھی

ہمنے بخشا اوسکی تئین باغ بہشت
تا ہمیشہ خوش رہے نیکو سرشت

تو فقط قہار جانے تھا مجھے
اسلیے دوزخ مین ڈالا ہے تجھے

مومنونکی بخش دیتے ہین گناہ
گو انھون نے گر کیے شام و پگاہ

لیک دل مین نیک ہووے اعتقاد
شرم کرے جب گنہ ہو اوسکو یاد

روایت

کہتے ہین یون راویان خوش خصال
تین چیزو نسے ہے ایمانکو زوال

لیک اک جا پر ہی جائز قول بد
اس سخن کی تجھکو پہونچی ہے سند

اور لڑنے کی نہو طاقت اوسے
عالمون نے جب کیا جائز اوسے

کہتے ہین یون عالمان ذی عقول
ہے وہ مومن نزد اللہ و رسول

قول بد فعل بد و بد اعتقاد
کرتے ہین ایمان مومن کو بباد

جس جگہ پر ڈر ہو دشمن کا تمام
اوس جگہ گر منہ سے نکلے بد کلام

لیک دل مین نیک ہووے اعتقاد
گو زبان سے اوسکی ہو ظاہر فساد

تا نہ تک تو ظالم کے شر سے الحذر
قعدے کی سنت کو لکھا اب سر بسر

یعنے جو قعدہ مین ہین سنت تمام
گر تو ظاہر اونکو پیش خاص و عام

بیان سنتہاے قعدہ

کہتے ہین قعدہ مین سب سنت ہین سات
متفق ہین عالمان ذی صفات

اور سرین پر عورتین بیٹھین مگر
ہے یہ اوپر حکم اے والا گہر

چوتھی ہووین سوے کعبہ انگلیان
پانچوین دل کی طرف دیکھو عیان

گر تو اہل دل شدی بیدار باش
طالب دل باش و در پیکار باش

کیست بیگانہ تن خاکی تو
از براے اوست غمناکی تو

اور چھٹی بھیجو نبی پر تم درود
ساتوین انکو دعا بعد از درود

بیٹھے اول پانے چپ پر بر ملا
دوسرے پاؤن کا ملا ہو کھڑا

تیسرے زانو پہ رکھو دونون ہاتھ
ہے یہ سنت اے اخی ہاتھونکے ساتھ

مولوی کا یاد رکھ تو یہ کلام
مثنوی مین کہگیا وہ ذی مقام

کار خود کن کار بیگانہ مکن
بر زمین دیگران خانہ مکن

گر تو میخواہی رہین زندگی
بندگی کن بندگی کن بندگی

عالمون کا حکم ہے اے با نیاز
اس دعا پر بس کرے ختم نماز

اور سنت سات ہین اندر سجود ‏ گوش رکھہ فرماتے ہین اہل شہود
پہلے سنت جانو تم تکبیر کو ‏ یہ براے سجدہ کہتے ہین کہو

دوسرے نیچے رکھو بہر سجود ‏ اور کلائی ہووے استادہ نمود
تیسرے دونون کفون کے درمیان ‏ منہ کو سجدے کے لیے رکھو وہان

چوتھے رکھو سوے کعبہ انگلیان ‏ پانچوین تسبیح پڑھنا بیگمان
اور چھٹے فارغ ہو جب سجدے سے کر ‏ دوسرے سجدے کو جاؤ بیٹھکر

ساتوین سجدے مین دیکھو ناک کو ‏ تا غم عقبی سے تم ہو پاک ہو
دیکھنا سجدے مین سے ہینی ضرور ‏ رکھہ تو اپنی چشم خود بینی سے دور

دیدہ حق بین حق کے تئین منظور ہے ‏ جو کہ خود بین ہے خدا سے دور ہے
مثنوی مین دیکھہ تو ان مولوی ‏ اور سنے خود بینی کی اچھی شرح کی

دیدہ مینا از بقاے حق شود ‏ حق کجا ہمراز ہر احمق شود
اے برادر از خودی ہے حق دور شو ‏ با خدا اے غرق بحر نور شو

از خودی بگذر کہ تا یابی خدا ‏ فانی حق شو کہ تا یابی بقا
پس خودی را سر ببر باذو الفقا ‏ بیخودی شو فانی مستانہ عا

ترجمہ حدیث کہ از مشکوٰۃ منقول است

نقل سن اک مجھسے اے مرد گزین ‏ تا نہ آوے تجھکو خود بینی کہین
یون روایت کرتی ہین اوس کی بیان ‏ تھے بنی یعقوب مین اک دو جوان

دو نہین تھی باہم محبت آشکار ‏ ایک فاسق ایک تھا پرہیزگار
کہتے ہین الفت مین دونون تھے یکے ‏ ہم نوالہ ہم پیالہ ایک تھے

ایک تھا فاسق نہایت بد عمل ‏ تھا ولیکن دوسرا نیکو عمل
یعنے تھا فاسق کما ہو عیان ‏ تھا خودی مین دوسرا لیکن نہان

کہتے ہین اک روز صالح نے کہا ‏ توبہ کر یعنے گنہ سے باز آ
روز رہتا ہے گنہ کے تو کنے ‏ دیکھیے تیری وہان کیسی بنے

اسقدر مت کر گنہ اے خود پسند ‏ دو جہان مین تو نہوگا سربلند
جانتا حق کو نہین قہار کیا ‏ مجرمون کو دیگا دوزخ مین جلا

کچھہ نہین تیرا چلیگا پیش دست ‏ اوس عذاب سخت سے ہر خود پرست
مین تجھے تحقیق دیتا ہون خبر ‏ واسطے فاسق کے ہے نار سقر

مولوی نے مثنوی مین ایسا بیان ‏ یون کیا ہے نفس ظالم کا بیان
مشورت با نفس خود گر میکنی ‏ ہر چہ گوید کن خلاف آن دنی

مشورت با نفس خود اندر فعال ‏ ہر چہ گوید عکس آن باشد کمال
سنکے فاسق عجز کو لایا بجا ‏ کہ نتھی خود بینی کچھہ اوسمین ذرا

چشم نم ہوکر کہا اے نیک نام ‏ توبہ کی مینے گناہون سے تمام
دی رہائی اب مجھے میرے خدا ‏ اور گناہون سے رکھے مجکو جدا

میری حالت پر کرے اپنا کرم ‏ وہ تو ہے غفار اے ذوالہمم
سن سخن صالح ہوا اوسکا عدو ‏ نیک سے لین اپنے کہتا تھا وہ جو

کچھہ دنون کے بعد دیکھا بر ملا ‏ فسق مین فاسق کو صالح نے پھنسا
ترش رو ہوکر کہا اے بیحیا ‏ پھر وہی بد کام تو کرنے لگا

جس بدی سے تو نے کی توبہ تمام ‏ اوس بدی سے پھر رکھا آخر کو کام
ہے قسم مجکو خدا کی اے جوان ‏ حق تجھے جنت نہ بخشیگا وہان

جب کہ تو ہووے کھڑا بہر نماز
یہ اشارہ ہے بنزد عالمان
دست چہنے سے ہے دنیا کی مراد
اب طرف خالق کے ہین اپنی پھرا
کہتے ہین دنیا کا جو طالب ہے گر
گوش دل سے سن کلام مولوی
چیست دنیا از خدا غافل بدن
اور جو طالب ہے عقبی کا مدام
اس سبب کھتا ہے وہ ورد عا
طالب مولی ہے مرد باوفا
گوش رکھ فرماتے ہین خیر البشر
چھوڑ کر خالق کو چاہین ہین جنان
دوسرے ہاتھونکو باندھے زیر ناف
تیسرے سجدے کی جا رکھے نگاہ
اور بسم اللہ چھپکے کہہ بیگمان
اور سنت سات ہین اندر رکوع
دوسرے گھٹنوںپہ رکھنا دونون ہاتھ
تیسرے دیکھے رکوع مین پشت پا
اور چھٹے سنت ہے کہنا ربنا

ہاتھ اوٹھا تکبیر کو اے بانیاز | کہتے ہین لاؤ انگوٹھی تا بگوش
ترک کہہ بیٹھے کیے دونون جہان | اسلیے رکھتا ہو نہین کانونپہ تھا
اور بائین سے ہے عقبی کہہ تو یا | یعنے دنیا سے اوٹھایا دست را

طالب الدنیا مخنث

نام اوسکا ہے مخنث بے سر | اہل دنیا وہ ہے بانقد معاش
مثنوی مین لکھ گیا ہے اے اخی | اہل دنیا کافران مطلق اند

طالب العقبی مؤنث

عالمون نے زن رکھا ہے اوسکا نام | اہل عقبی وہ ہے اینکو سرشت

طالب المولی مذکر

چاہتا ہے کچھ نہین رب کے سوا | اے محمد حق کا طالب ہے مدام

اھل الجنۃ بلہ

بیان دوم سنتہای قیام

بائین پر دہنا رکھے اے سینہ صاف | اور روا ہے سینے پر دست زنان
کچھ نہ دیکھے کہتے ہین جز سجدہ گاہ | چوتھی پڑھ سبحانک اللہ کو تمام

بیان سنتہای رکوع

کہتے ہین یون عالمان با خشوع | پہلے کہہ اللہ اکبر اے اخی
تا ادا ہووے رکوع سنت کے ساتھ | اور جائز ہی بنزد حنفیان
چوتھی ہے تسبیح اے مرد خدا | پانچوین بعد از رکوع قومے مین جا
مقتدی کو یاد رکھ اے باخدا | ساتوین قومے مین کچھ پڑھی قرآ

بیان سنتہاے سجود

یعنی زمہ گوش تک با عقل وہوش
چھوڑا ہی نے جز خدا دونونکا ساتھ
آخرت سے دست چپ بکم وکاست
اور کہے یہ روکیا سوے خدا
روز و شب وہ کرتا ہے دنیا کی تلاش
روز و شب رزق زرق و فقر و بوق اند
نے قماش و نقرہ و فرزند و زن
روز و شب ساعی ہے انعام بہشت
ہے فقط جنت سے اوسکا مدعا
جز خدا است کہہ تو ان دنیسے کام
صاحب جنت ہین نادان بے سبب
ہین وہ نادان اہل جنت بیگمان
یعنے باندھے ہاتھ سینے پر عیان
پانچوین اعوذ کو اے نیکنام
ساتوین آمین کو کہیو ہی جان
ہے یہ تکبیر رکوع سنت نبی
رکھو زانون پر کشادہ انگلیان
تو سمع اللہ کو کہتا ہوا
ہے یہ مسنون نبی اے ہوشیار

تا تمہارا تن نہ ہو ورا پکڑے قرار
گوش سے کہہ فرماتے ہین خیر الوریٰ
سنکے یارون نے کہا اے بانیاز
یعنے قعدے پہ نہ ٹھہرا اک ذرا
کہتے ہین اہل خبر اے جانمن
اوسکے حق مین کہتی ہین اے بانیا
ایک حقبے کے ہوئے انتی برس
آپ ہے جسنے قضا کی اک نماز
کہتے ہین ترتیب اوسکو ذیمقام
سے یہی ترتیب بے شک بر ملا
یا کرے سہ سجدے اک رکعت مین جا
کہتے ہین مرد خدا اسے بانیا
یعنے پہلے فرض سنت پڑھ مدام
تیرھوین عیدین کی واجب نماز
کہتے ہین عالم کو واجب ہے سلام
ہے مگر واجب بنزد حنفیان
ملے محمد پڑھ تو بھر حق نماز
لیک سجے فاسد و ناقص ہے نماز
تا ادا ہو تیری با واجب نماز
اور نماز اندر ہین سنت برملا

ترجمہ حدیث بروایت احمد حنبل

بدترین وہ وزد ہین از ورنما ۔۔۔ جو کہ چوری کرتے ہین اندر نما
کرتے ہین کسطرح چوری در نماز ۔۔۔ اے حبیب فرمانے لگے خیر البشر
چار انگل سر اوٹھا سجدہ کیا ۔۔۔ سمجھو اوسکو وزد ہی وزد کلان

مَنْ تَرَکَ الصَّلٰوۃَ مُتَعَمِّدًا یُعَذَّبُ فِی النَّارِ ثَمَانِیْنَ حُقْبًا

جسنے کی قصداً قضا اپنی نماز ۔۔۔ اوسکو دیویگا خدای دو جہان
مثل سال دنیوی اے ہمنفس ۔۔۔ اور انتی حقبے کا گر تو شمار
اتنے غوطے اوسکو دیگا ذنیا ۔۔۔ اور نوین ترتیب ہے واجب مگر
باندھکر نیت بجا لاوے قیام ۔۔۔ اور قرأت کو پڑھی پیش از رکوع
سجدہ کر پھر کر تو سجدہ دوسرا ۔۔۔ اور کرے سجدہ اگر پہلے کوئی
اور کرے دو دیم مین اک سجدہ ادا ۔۔۔ پھر کرے بعد اسکے آخر کو قیام
ہے ادا اوس سے یہی واجب نماز ۔۔۔ اور دہم خود ہے وتر ہے واجب مگر
بعد اوسکے وتر پڑھ اے نیکنام ۔۔۔ گیارھوین واجب ہے تکبیر قنوت
سن یہ شش تکبیر ہے اے بانیا ۔۔۔ چودھوین واجب ہے کہ فارغ ہو تمام
فرض بعضے کہتے ہین اے نیکنام ۔۔۔ بعضے واجب کہتے ہین سنی طرف
کہتے ہین دونون طرف اے مہربان ۔۔۔ واجب ہے ہووے گر لفظ سلام
ساتھ واجب کے بعد عجز و نیاز ۔۔۔ سات سو ہین حکم رب العالمین
تا نہ آوے کچھ خلل اندر نماز ۔۔۔ بھول کر تجسے ہو گر واجب قضا

فصل ہفتدہم دربیان سنتہاے نماز

بست و ہشت ایسا اک اے خدا ۔۔۔ پہلے سنت سات ہین اندر قیام

ہے یہی تعدیل ارکان ہوشیار
وزد جانو اونکو تم اے اہل راز
جسنے دو سجدے کیے پیہم اگر
کی نماز اوسنے یہ اپنی رائگان
ہے یہ ارشاد رسول ذوالمنن
انتی حقبے آگ مین وزد شیان
سال ہوتے چار سو اور چھ ہزار
رکھہ تو اوسکو دھیان مین اے گوش کر
بعد اوسکے سجدہ لے باخشوع
بعد اوسکے پھر رکوع کو اے اخی
وہ نماز اوسکی ہے کیسی اے امام
اوسکو پڑھ بعد از عشا تو سربسر
بارھوین کہتے ہین واجب ہے قنوت
داہنے بائین کہو لفظ سلام
اور سنت کہتے ہین بائین طرف
اوسپہ سجدہ سہو آتا ہے تمام
پڑھ نماز فرض تو اے مرد دین
بدلے اوسکے کر تو سجدہ سہو کا
ہے یہ حکم شرع اے مرد نیا
یاد رکھہ لکھتا ہون مین اسکو تمام

عرض کی سب نے کہ یا خیر البشر ۔ انکو اس احوال سے دو تم خبر
سجدہ اول کا کیا سب نے وہان ۔ لائے ہین ایمان جو باتصدیق جان
یعنی دے ہمکو خبر یا مصطفا ۔ جب سے سجدہ آخری ہے کیا ادا
آوے جو مسجد کو گھر سے بانیاز ۔ اور جماعت کو وہ دیکھے در نماز
جلد سجدہ آخری مین ہو شریک ۔ مہربان اوسپر ہوا حق لاشریک
ایسی نعمت حق نے کی تجھکو عطا ۔ یہ نماز پنجگانہ مین ملا
ہوگیا ہو گر قضا اوچی پرست ۔ سجدہ آخر کا اودلان و زرابست
یہ نہین سجدہ ہے محسوب نماز ۔ ہے عوض اس سجدہ کا اوسکی نیاز
یعنی ہین داخل ہوا اندر نماز
داخل ہوا ہین پیچھے اس امام کے اللہ اکبر

یعنی ظاہر یہ ہوا ہمکو یقین ۔ جتنے ہین یہ مومنان پاکدین
اب بتا ہم کو امیر مقتدا ۔ سجدہ آخر کی یہان کچھ ہے قضا
ہوگیے خاموش شن خیر الورا ۔ بعد ساعت کے صحابہ سے کہا
ہووے سجدہ آخری مین گر امام ۔ مدعا اوسکا بھی ہو حاصل تمام
یعنی سجدہ آخری لاوے بجا ۔ ہے گا اس سجدہ سے وہ سجدہ ادا
چاہیے تیرے تئین مرد نیاز ۔ پڑھ ہمیشہ تو جماعت کی نماز
پایا جب تونے یہ سجدہ آخری ۔ بخشش دیگا تجکو وہ قادر قوی
اور نیت اسطرح باندھے بشر ۔ تا کہ سجدہ آخری پاوے مگر
پیچھے اسکے یہ جو پڑھتا ہی نماز

فصل شانزدہم دربیان واجبات

کہتے ہین یون عالمان فہم تمام ۔ چودہ واجب ہین نماز دین کا تمام
دوسرے الحمد سے سورۃ ملا ۔ پہلی دو رکعت مین اے مرد خدا
انکین پڑھ خالی نہ سورہ حمد کو ۔ ہے یہ سنت قاریان انکے خوب
لیک واجب ہے اوسپر بلا ۔ یہ جماعت کا اگر وہ پیشوا
مذہب حنفی مین ہے بیشک روا ۔ چاہے آہستہ پڑھے یا بر ملا
چوتھے ظہر و عصر آہستہ پڑھو ۔ پانچوین ہے قعدۂ اولی تم سنو
قعدہ اولی کا ہے واجب اے اخی ۔ اور ہے گا فرض قعدہ آخری
اور ہووے ترک قعدہ آخری ۔ وہ نماز اوسکی نہوگی اے اخی
ساتوین آخر کے قعدے مین ہے ایک ۔ یعنی التحیات ہے اے مرد نیک
کہتے ہین تعدیل اوسکو عالمان ۔ جو نماز اندر ہو عادل بیگمان

پڑھ تو اول سورۂ الحمد کو ۔ تا ادا واجب ہو یا قلب نکو
اور ہین رکعت جو پہلی اے اخی ۔ کہتے ہین عالم کہ ہے حکم نبی
تیسری مغرب و عشا پڑھ بلند ۔ اور نماز فجر بھی اے ہوشمند
اور تنہا گر پڑھے کوئی بلند ۔ مغرب و فجر و عشا اے ہوشمند
ہین یہ دونون طرح سنت اے اخی ۔ جہر یا اخفا پڑھے تنہا کوئی
کہتے ہین اولی ہے اسے بانیاز ۔ پڑھ کے دو رکعت مین بیٹھے در نماز
قعدہ اولی ترک ہو جس سے اگر ۔ سجدہ اوسپر فرض آتا ہے مگر
اور چھٹے قعدہ مین اے والا مقام ۔ پڑھ تو التحیات کو دل سے تمام
آٹھوین تعدیل ارکان با حضور ۔ گر ادا دل سے اسے اے باشعور
یعنی اس تعدیل مین علم اہو ۔ سجدہ کر کے وقفہ سے سجدہ کرو

نزد حنفی کے ہے قعدہ آخری
اور ہے فعل مکرر سن سجود
ایک نے عالم سے پوچھا یہ کلام
یون کہا عالم نے اوسکے در جواب
ایک سجدے کا ہوا تھا حکم رب
یعنے جو ابلیس کو دیکھا کھڑا
یا کیا یہ سجدہ از خوف جلیل
اسلیے سجدہ کیا تھا دوسرا
وہ جو دو سجدے ہوے مقبول رب
اور روایت معتبر ہی ہے سبب
بھیجتا ہے اوسپہ رحمت حق مدام
روح اسکی بس مرے آئی ہے پاس
کہتے ہین لیکن محدث آخری
ہے وضو جائز نماز اوسکی صحیح
کہتے ہین یون راویان معتبر
جو کہ لایا امر خالق کا بجا
اور نہ دو سجدے کیے جسنے اگر
اور کیا ہی جسنے سجدہ اولین
اور سجدہ آخری جسنے کیا
یون کہا ہے جسوقت فرمان رسول

یعنے ہر یہ فعل واحد آخری | کیونکہ آتا ہے نماز اندر یہ ایک

روایت

فرض ہر رکعت مین دو سجدے مدام | ہے یہ کیا حکمت بتا اے پیشوا
مسئلہ ہے معتبر اندر کتاب | جبکہ پیدا حق نے آدم کو کیا
سن فرشتون نے کیا با صد آداب | جبکہ سجدہ سے اوٹھایا اپنا سر
طوق لعنت کا ہی گردن مین پڑا | ایک سجدہ حکم سے لائے بجا
تا نہو وین مثل شیطان ہم ذلیل | یا یہ سجدہ شکر حق کا ہی آخری
یعنے امر حق ہوا ہم سے ادا | متفق اسپر ہین سب اہل کمال

ترجمہ حدیث ترغیب الصلوٰۃ و تواریخ بخاری

دیکھ لے ترغیب مین جا ہے اگر | اپنے اصحابون سے حضرت نے کہا
اور فرشتون سے یہ کہتا ہے کلام | دیکھو بندے کو مرے تم اے ثقات
چھوڑکر اپنا تن خاکی لباس | اور طاعت مین بھی تن مشغول ہے
نیند اوسکو خود بخود آئی چلی | اور وہ سجدے مین سو جاوے مدام

ترجمہ حدیث تواریخ اوسط ابن محمد اسمٰعیل

ایکدن فرماتے تھے خیر البشر | حق نے ارواحونکو جب پیدا کیا
اور دو سجدے کیے اوسنے ادا | ہی بلا شبہہ وہ مومن اہل دین
واسطے اوسکے ہی بس نار سقر | ہوگا پیدا اشتر کو نسے بگمان
وہ مریگا ہوکے مشرک بالیقین | یعنے پیدا ہوگا وہ مومن بشر
پہلے کافر ہوگا وہ سنیا این | اور مریگا ہوکے مومن بیگمان
ہوگئی خاطر صحابہ کی ملول | بوحنیفہ سے روایت ہے صحیح

یاد رکھو یہ مسئلے مرد نیک
آئے ہر رکعت مین دو بہر دو د
تاکہ حاصل ہووے سیر ادعا
حکم سجدے کا فرشتون کو دیا
دیکھکر ابلیس کو وہ بے ادب
دوسرا پھر شکر کا سجدہ کیا
جسنے سجدے کی ہمین توفیق دی
دونون سجدونکو کیا حق نے قبول
فرض ہر رکعت مین ہین یہ سجدے اسی سبب
گر کوئی سجدے مین بیخود سو گیا
بیخودی مین سجدہ یہ کرتا ہے آب
اسکا یہ سجدہ مجھے مقبول ہے
جسطرح سو جاتی تھے خیر الانام
عالمون کا اسپہ ہے فتوی صریح
اونکے اوپر حکم سجدونکا کیا
تا ابد اوسکو ذرا الفرش نہین
اور مریگا گور مین کافر عیان
اور مریگا ہوکے کافر بے بصر
یعنے جنت مین رہیگا جاودان
دیکھ لے مسند مین لکھتے ہین صریح

گوش سن کہہ فرماتے ہین اہل نیاز — گر قضا جسپر بہت ہووے نماز
پہلے دل سے وہ کرے اپنے شمار — جس برس کی اسکا دل گیرے قرار
اوس برس تک سب قضا پھیرے نماز — ہے یہ حکم شرع اے مرد نیاز
کہتے ہین اس طرح ہین نیت قضا — ماسوا اوسکے نہین ہرگز رہا
کہ جو پہلے میرے ذمہ ہے اگر — یا جو ہے ذمے مرے نزدیک تر
پڑھتا ہون بہر خدا باصد نیاز — جو قضا مجھسے ہوئی فرض نماز

نیت کی یہ ہے چار رکعت نماز فرض قضا ظہر کی پڑھتا ہون جو پہلے میرے ذمے ہے یا جو نزدیک تر ذمے ہے واسطے اللہ تعالیٰ کے منہ طرف کعبے شریف کے اللہ اکبر

چاہے وہ جسوقت ہین پھیر قضا — تین وقتون کے سوا جائز کیا
پہلے بعد از نماز فجر اے والا گہر — ہے قضا مکروہ پڑھنا سربسر
کہتے ہین جسوقت نکلے آفتاب — پڑھ قضا جائز ہے نہ تسبیح و ثناب
دوسرے گر ٹھیک ہووے دوپہر — منع ہے پڑھنا قضا اوسوقت پھر
اور روا ہے پڑھ قضا بعد از زوال — عصر تک جائز ہے اے نیکو خصال
تیسرے مکروہ ہے وقت غروب — بعد مغرب پڑھ قضا جا ہے جو خوب
اور ہووے جو چہ یا رہی جسکے گر — حکم ہے مفتی کا اوسپر سربسر
وہ وضو ہر وقت پہ تازہ کرے — پڑھ کے وقتی کو قضا چاہے پڑھے
کہتے ہین ہوتا ہے جب خارج وہ وقت — پھر نہین رہتا وضو اے نیک بخت
آٹھ شرطون کا اگر کیجے بیان — تا قیامت تک سے آ پایان کہان
کیونکہ ہے یہ حکم خلاق جہان — شرح کی اسکی کسے تاب و توان
اے محمد لکھ تو اب احوال کن — جو خلاصی مین لکھا ہے حال کن
سات کہتے رکن ہین اندر نماز — جس سے ہوتی ہے نماز اے با نیاز

فصل نہم در بیان قیام
فصل دہم در بیان قرأت
فصل یازدہم در بیان رکوع
فصل دوازدہم در بیان سجود
فصل سیزدہم در بیان فعل واحد
فصل چہاردہم در بیان قعدہ آخر
فصل پانزدہم در بیان بیرون آمدن از نماز

رکن اول ہے قیام اے باخدا — دست بستہ قبلہ رو ہووے کھڑا
دوسرے قرآن پڑھے اندر نماز — تین آیت خرد یا آیت دراز
تیسرے لاو بجا یعنے رکوع — امر حق ہے بیگمان اے باخشوع
چوتھے اسمین فرض ہے رکن سجود — کر ادا اوسکو بھی اے مرد ودود
پانچوین لکھ فعل واحد پر نظر — تا تجھے بخشے خدائے دادگر
اور چھٹے ہے قعدہ آخر بیگمان — ہے اسی پہ اتفاق عالمان
ساتوین خود قصد سے توڑے نماز — صنع سے آوے وہ بیرون نماز

الخروج بصنعہ کذا فی الہدایہ

یعنی خارج ہووے با فعل صلوٰۃ — ہے یہ حکم شرع اے نیکو صفات

بیان فعل واحد

فعل واحد وہ ہے اے مرد نیاز — آتا ہر رکعت مین اک اندر نماز
جیسے قرأت یا قیام و یا رکوع — فعل واحد ہین سب اے با خشوع

خالصاً دل سے پڑھے پھر خدا / تا برآوے اوسکے دل کا مدعا
سن کلام مولوی معنوی / مثنوی مین لکھ گیا ہے اے اخی
برزبان تسبیح و در دل گاؤ خر / این چنین تسبیح کے دارد اثر
صد تمنا در دلست ای بوالفضول / کی کند نور بخد اندر دل نزول
چوتھے منہ کرکے طرف کعبے کے جو / بیٹھے حاجت کے لیے پیشاب کو
اور اوسے کعبہ کا گر آوے خیال / اوس طرف سے پھیر منہ جانب شمال
بخش دیتا ہے گنہ اوسکے الٰہ / گرچہ تجھ اوس نے کیے شام و پگاہ
یا الٰہی از رہ لطف و کرم / اور طفیل سید خیر الامم
بخش سب تیرے گنہ پروردگار / مین ہون تیرے فضل کا امیدوار
جب تلک باقی ہو میری زندگی / مین کرون تیری خدایا بندگی
آٹھوین نیت کے بعد اے ماہرو / فرض ہے تکبیر اوسے تم کہو

فصل ہشتم دربیان تکبیر اولی

معنی تکبیر اینست اے فتان / ایخدا مین پیش تو قربان ہوا
سن کلام مولوی اصدق جہان / مثنوی مین لکھ گیا ہے وہ عیان
چونکہ با تکبیرہا مقرون شدند / ہمچو قربان از جہان بیرون شدند
یعنے کہ اللہ اکبر اے اخی / ذبح ہوتا اس سے ہے نفس شقی
کشتہ گشتہ از شہوتہا و آز / شد بہ بسم اللہ بسمل در نماز
اور کتابون مین لکھا ہے مرد من / نام اس تکبیر کا کہتے ہین تین
سن تو اول اسم اسکے رکھکے کان / افتتاح و اولی و تحریمہ جان
افتتاح اس واسطے اوسکو کہا / اس سے کھلتی ہے نماز اے باخدا
یعنے یہ کنجی ہے اے مرد نیاز / حق نے کی تجھکو عطا بہر نماز
دوسرے کہتے ہین اولی گوش کر / کیونکہ تکبیرون سے ہے یہ پیشتر
جیسے ہے بعد اسکے تکبیر رکوع / اور ہے تکبیر و سجدہ باخشوع
لیک یہ تکبیرین ہین سنت خوبی / فرض ہے تکبیر اولی اے اخی
تیسرے کہتے ہین تحریمہ اسے / عالمون نے اسکے معنی یون لکھے
یعنی اسنے سب کیا اندر نماز / کھانا اور پینا حرام اے بانیاز

اَلتَّكْبِيرُ الْاُوْلٰى اَفْضَلُ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا

کہتے تھے اکدن حبیب پاک جان / افضل الدنیا ہے اولی بیگمان
یعنے دنیا مین ہے جتنا مال کل / دو اوسے گر راہ حق مین سب
زیادہ ہے دنیا سے اولی کا ثواب / اوسکا ہوگا حشر مین آسان حساب

روایت از ترغیب الصلوٰۃ

لکھتے ہین ترغیب مین اے بانیاز / جب قضا ہوتی ہے مومن کی نماز
روتے ہین دونون زمین و آسمان / بلکہ عرش و کرسی و قدوسیان
عرض کرتا ہے فلک یارب خدا / حکم ہووے گر پڑون مین اوسپہ جا
امر حق آتا ہے اے چرخ برین / ہے یہ بندہ خاص میرا اہل دین
شاید آوے باز اور توبہ کرے / پھر نہ پاوے کوئی عصیان مین مجھے
یعنے اب توبہ کرے اور آوے باز / جو قضا اس سے ہوئی چھوٹے نماز
رہ تو اپنی جا پہ ساکن آسمان

بیان نماز قضا کا

عفو ہے اوسکو اگر پھیرے قضا

اور وے وعدہ و نہین باطل تو جا
جو دیا وعدہ بقوم اشقیا
اور انہو دنیا مین آنے کا مزا
اور کرتے ہین وہ انکارِ بہشت
اور نہین دیتا مگر وعدہ دروغ
اور نہین ان خاص بندون پر سرے
اور کافی ہے خداے ذو الکرام
نقل کرتے ہین فقیہ با خدا
کہتے تھے اصحاب سے شاہِ جہان
پہلے دی کارد کے ہو کوئی ہلاک
چوتھے بے توبہ کے رب بخشے گناہ
یہ بتا ہمکو امیر متقدا
چاہیے اوس وقت ابلیس لعین
گر پڑھا لاحول کو اوسنے بدل
دوسرے ہو وے وضو کی جسکو تاک
پاک باطن ہو گیا اے جان من
گر پڑھے تمجید کلمہ ایک بار

وَعَدَهُمْ

تمکو بخشا دینگے بت پیش خدا	اور نہ چھوڑو تم بتون کو ایکدم
دوزخ و جنت کہان روزِ جزا	چلتے ہین وعدے پہ اوسکے مشرکان

وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطَانُ إِلَّا غُرُورًا

جز بمکر و حیلہ شیطان بفروغ	یعنے دکھلاتا ہے وہ خانہ خراب

إِنَّ عِبَادِي لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ

خاص اپنے بندون کا حافظ مدام	یعنے کافی ہے خداے دو جہان

ترجمہ حدیث شریف

دوسرے بے آب ہو وہ شخص اک	تیسرے جو شخص ہو ظاہر فقیہ
گرچہ ہون اوسنے کیے شام پگاہ	سنکے اصحابون نے حضرت سے کہا
کون چیزین ایسی ہینگی طیبا	جب یہ فرمانے لگے خیر الانام
دون بھلا ذکرِ خدا اوسکی تمیز	یعنے غافل ہو وہ از ذکرِ خدا
پھر نہین آتا ہے شیطان متصل	ہوتا ہے لاحول سے شیطان ہلاک
پڑھنے سے تسمیہ کے ہوتا ہے پاک	جو پڑھے نام خدا با صدق جان
اور ظاہر پاک کر پانی سے تن	تیسرے وہ شخص ہے درویش جو

کلمہ تمجید اینست

وعدہ باطل خلاف و کذب کا
تا ملے راحت کے گھر تمکو جلم
کہتے ہین مر کر ہمین جینا کہان
منکر دوزخ بھی ہین وہ بدسرشت
مشرکون کو راہ بد مین عمر آب
دسترس تیرا کہ گمرہ کر سکے
مومنون کا ہے نگہبان و نوشبان
ہین سنے یہ ترغیب مین دیکھا لکھا
چار چیزین جانتے ہو تم یہان
اور وہ بے مال ہو جاوے امیر
ہم نہین اس سے خبر یا مصطفا
ذکر حق بندہ کرے جو صبح و شام
لاتا ہے ذاکر کے دل مین وسوسا
یہ چھری ہے اوسکے حق مین ناک
پاک ہے پانی سے پہلے ہکبیان
ورد رکھے کلمہ تمجید کو
ہے خزانہ اوسنے بخشا بیشمار

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ

اجر دیتا ہے اوسے رب کریم	لے زمین ہفتم سے تا عرشِ عظیم	چاہیے مومن کو ورد اوسکا مدام	یا غنی ہو یا وہ ہو مفلس تمام

قَالَ اذْهَبْ

یون ہوا فرمان رب العالمین
جا تو اب اپنے ہمرہ پر لعین
یعنی میرے پاس سے اب دور ہو
جا کے تابع اپنا کر انسان کو

فَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ فَإِنَّ جَهَنَّمَ جَزَاؤُكُمْ جَزَاءً مَّوْفُورًا

پس جو ہوویگا کوئی تابع ترا
روز محشر اوسکی پاویگا سزا
پس یقین جانو جہنم ہے جزا
تجھکو اور تیرا جو تابع ہوویگا
ہے جزا اونکے لیے دوزخ شتاب
مشرک و کافر منافق ہین تمام
تابع ابلیس ہین بیشک یہ سب
دل نہین اونکا موافق با زبان

لفظ موفورا مکمل ہے عذاب
یعنے ہوویگا عذاب اونپر مدام
اسلیے اونپر ہوا قہر و غضب
کہتے ہین جو ہین منافق بیگمان

وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُم بِصَوْتِكَ

اور کہا حق نے تو کر اونسے فریب
تا اوغا کھاوین ترا وہ تا شکیب
اور بلا تو مکر سے اونکو یہان
یعنی کر جنبش تو اونکو بیگمان
ساتھ تو آواز کے اونکو بلا
تا بنی آدم سے ہو ہر دو تیرا

روایت

ابن عباس کا یون لکھتے ہین حال
ہے وہی آواز شیطان بر ملا
یعنے فرمایا ہے خالق نے اوسے
آؤ تم انسان میری راہ پہ
اور بچا او سراہ دین پر نہار
اس روایت کا بیان اوسنے لکھا
بالیقین کہتا ہے ابلیس لعین
کہ اسیر رنج و درویشی شوی
جیسے اگر دہی نہ یاران و بری
ہیبت بانگ خدای چون بود

یاد رکھو سکو تو انکو خصال
دل مین خیال ہی کی وہی جو صدا
تو بلا انسان کو آواز سے
دیتا ہے آواز شیطان سب
ہے وہان محنت و سختی بشیا
مولوی نے مثنوی مین بر ملا
دل مین یون اپنا کیے مردود مین
کہ مرو زان سو بیندیش یعنی ہی
خوار گردی پشیمانی خوری
این شکوہ بانگ آن ملعون بود

وَأَجْلِبْ عَلَيْهِم بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ

بانگ ہے او ان گلہ بان اشقیا
بانگ سلطان پاسبان اولیاست
اور اونپر بھیج تو اپنے سوار
یعنے فرزندان آدم کو سکین
اور پیادہ اونکے بھی ہو وہ یکقطار
تا کرین گمراہ و دیوان لعین

وَشَارِكْهُمْ فِي الْأَمْوَالِ

اور شریک ہو مال مین اونکے ہو جا
جانب فسق و فجور ہم کر نا
تا کہ لیوین سود اور کھیلین جوا
یعنے دیوین مال کو بیجا اوٹھا
ہو شریک اولاد مین اونکی تو ہو
تا زنا سے لادین او بن الکو اولاد کو

وَالْأَوْلَادِ

پس کہا حق نے کہ تو راندہ گیا
اور تجھ پر لعن ہے تا روز جزا
حق سے پھر ابلیس نے کی التجا
یعنی سب جی وینگے زندہ یوم حشر
اور عالم ہے خدا ہی دو جہان
رد کیا یہ مکر اوسکا اور دعا
یون کہا حق نے کہ مہلت تجھکو ہی
نفخہ اولی سے سب ہونگے فنا
یعنی بیشک اوسکو مہلت حق نے دی
اے محمد پڑھ دعا ہی مولوی
من بہ حجت بر نیایم با ابلیس
مرد ہی مردان بہ بند دو نفس
پھر کہا ابلیس نے بار خدا
سجدہ آدم کو نہین کرنا مجھے
پھر کہا ابلیس نے اے کردگار
سب یہ دی تو نے بزرگی آپ سے
گر مجھے رکھے قیامت تک خدا
تا مین جڑ کھو دون ہی آدم کی جا
یعنی راہ بد مین ڈالونگا شتاب
ہیں مگر بندے جو تھوڑے سے ترے

وَإِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِي إِلَىٰ يَوْمِ الدِّينِ
قَالَ رَبِّ فَأَنظِرْنِي إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ

رکھ تو مجھکو زندہ تا روز جزا
پھر کہان ہے موت و زبعث و نشر
اس دعا مین کہتی ہین مکر اوسکا تھا
تا کہ مین زندہ رہون زندہ نہین جا

قَالَ فَإِنَّكَ مِنَ الْمُنظَرِينَ إِلَىٰ يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُومِ

آوے جسدن وہ گھڑی معلوم کی
زندہ ہونگے جب نکلے گا وہ ہرا
تا کہ آوے وہ قیامت کی گھڑی
اور لازم ہے پڑھین مومن سبھی
گوست فتنہ ہر شریف و ہر خسیس
کہتے ہین معلوم سے ہی نفخ صور
ذایقہ چکھیگا اوسدن موت کا
شر سے اوسکی تم بچو آے مومنان
تا چہ وارد این حسود اندر زکید
اندرون ہر حسود او شستہ

قَالَ أَأَسْجُدُ لِمَنْ خَلَقْتَ طِينًا قَالَ
أَرَأَيْتَكَ هَٰذَا الَّذِي كَرَّمْتَ عَلَيَّ
لَئِنْ أَخَّرْتَنِ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ
لَأَحْتَنِكَنَّ ذُرِّيَّتَهُ

جسکے باعث سے نکالا مین گیا
ایسی گمراہی مین ڈالونگا اوسے مین

إِلَّا قَلِيلًا

وہ نہین پھر نیک حیلے سے مرا
کیونکہ تو حافظ ہے اونکا اے خدا

دور رہو تیرا گلا باندھا گیا
یعنی تم ہو گا فضیحت یوم نشر
تا نہ چکھون ذایقہ مین موت کا
بعد مردن پھر ہوا زندہ تو کیا
اوس سے پوشیدہ نہین از نہان
ظاہر و باطن کو ہے وہ جانتا
اوسکو مہلت حق نے بخشی بالضرور
جب پھونکیگا پہلے نفخہ صور کا
بیگمان دشمن تمہارا ہے اعیان
ایخدا فریاد رس مان زین عدو
صد ہزاران سحر ورد می مضمر است
در زن و در مرد افروزد ہوس
اسکو سبحان الذی ہین دیکھ جا
ہے بنایا جسکو تو نے خاک سے
یہ وہی ہے شخص باعز و وقار
کیون بزرگی مجھ پہ دیتا تھا تجھے
جسسے دل میرا بر آوے مدعا
کہہ نہ حرف حق کبھی دل سے سنین
جس سے واجب ہو ترا اونپر عذاب
یعنے تو اونکا نگہبان ہے سدا

حکم آیا اوسکو یہ خالق کا جب
کر عبادت اس جگہ ستر برس

قفل یہ جائیگا اسکا آپ کھل
حال ظاہر تجھکو ہوگا جزو کل

سُنکے امرِ حق کو وہ لایا بجا
اوس جگہ ستر برس سجدہ کیا

جبکہ ستر ہو گئی پوری وہان
کھل گیا اوس در کا دروازہ عیان

اندر اوسکے جب گیا وہ بے بصر
اور در آیا وہان اوسکو نظر

قفل دیکھا اوسمین بھی ہر اک بڑا
پر چراغ عقل اوسکا بجھ گیا

پھر دعا کی اوسنے لے بار خدا
قفل اس در کا بھی ہو جلدی سے وا

سُنکے فرمانے لگا رب العباد
یہ بھی در ہمنے کیا تجھپر کشاد

کر عبادت پھر یہان ہفتاد سال
تاکہ ظاہر تجھکو ہووے اسکا حال

اوتنی ہی اوسنے عبادت اُسمین کی
خود بخود زنجیر اوسکی کھل گئی

جبکہ پائی اوسکو اندر اوسنے رہ
تیسرا اندر اور دیکھا اوس جگہ

لکھتے ہین راوی مفصل یہ خبر
ایسے دیکھے اوسنے اوسّو سات در

کرتا تھا ہر در یہ امرِ حق ادا
حکم حق سے قفل خود کھلتا گیا

جب کہ ہفتم مین ہوا اوسکا گذر
اندر اوسکی تھی دھری لوح گہر

بعضے کہتے ہین وہ تختی زری تھی
جا کی تختی کو لیا اوسنے اوٹھا

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

جو نظر اوسپر گئی ملعون کی
کلمۂ طیب تھا تختی پر لکھا

پڑھکے کلمہ کو ہوا دل مین اوداس
یہ سخن کہنے لگا نا حق شناس

مین نے ہر در پر کیا سجدہ ادا
لیک اُس کلمے سے مین واقف نہ تھا

گر مجھے معلوم ہوتا یہ سخن
تو نکرتا عرض پیش ذوالمنن

ایک کلمہ کے لیے صدہا برس
کی عبادت سب مری برباد بس

جبکہ دل مین اوسکے یہ آیا خیال
پیش حق کافر ہوا وہ بدخصال

حق نے پوشیدہ رکھا رازِ نہان
چند مدت تک رہا کافر وہان

اک فرشتہ بھی نہین آگاہ تھا
لیکن اوسکو جانتا اللہ تھا

جب کہ مٹی سے بنا آدم کیا
کفر پھر شیطان کا ظاہر کیا

یہ روایت معتبر ہے سربسر
متفق ہین جملہ اربابِ سیر

جب بنایا حق نے آدم بر زمین
اور ہوا فرمان رب العالمین

سب فرشتون سے کہا سجدہ کرو
ہے خلیفہ یہ ہمارا جان لو

سب فرشتے حکم حق لائے بجا
اک فقط ابلیس روگردان ہوا

یعنے کی آدم سے اوسنے سرکشی
بولا یہ خاکی ہے مین ہون آتشی

قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ خَلَقْتَنِىْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ

دیکھ سورہ صاد مین اے مہربان
آپ کرتا ہے خدا اوسکا بیان

یون کہا ابلیس نے اپنے تئین
یعنے مین بہتر ہون آدم سے کہین

مین بنا ہون آتشِ چالاک سے
اور بنا آدم ہے مشت خاک سے

سُنکے اوسپر یون ہوا امر کریم
قال فاخرج اس جگہ سے اے رجیم

قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ

خود پکارا اوسکو ای عابد نکل
دیکھکر عابد کو بولا بوالفضول
اور لایا ہون براق نازنین
اصل اوس مرکب کی تھی کہتے ہین خر
جاکی خندق مین دیا اوسنے گرا
یہ دکھاکر حال اوٹھی سر بسر
حق نے تجھپر مولوی بھیجا سلام
تا بٹھادی تجھکو ای مرد خدا
اور کھڑی ہین منتظر تیری ملک
سنکی عالم نے دیا اوسکو جواب
اب نہین آنیکا جبرئیل امین
یعنی بیشک ہے تو ابلیس لعین
دل نیارامد ز گفتار دروغ
چون شود از رنج وعلت دل سلیم
ہر کہ بیباکی کند در راہ دوست
جا چھپا بنجم زمین مین سر بسر
گر پڑھی عالم دو رکعت آشکار
زیادہ ان دوکا ہی اوس سے مرتبا
نقل کرتے ہین محدث معتبر
اور لگا تھا قفل اک دوسمین پڑا

باہر آئی ہین نکر تو لیت ولعل
حق ذکی ہی بندگی تیری قبول
ہو سوار اسپر تو اب جلدی کہین
اور آیا وہ براق اوس کو نظر
بول و غائط جس جگہ پر تھا بڑا
لیگیا اون سکو اک عالم کی گھر
ہین ہمین جبرئیل امین لایا پیام
عرش پر اپنی جناب کبریا
آئی ہین ہمرہ مری کر فلک
ایچ پچ کیا بکتا ہی ایخانہ خراب
تا نزول عیسی ای مرد لعین
ہین جنا کھا میکا اب تجھسی نہین
آب روغن ہیچ نفروزد فروغ
طعم کذب و صدق آبا شد علیم
ہر زنی مردان شیخ دنا مرد اوست
کہتے ہین ابلیس کا ہی اوسجا گھر

جو سنی عابد نی وہ بانگ عجب
چل بلاتا تجھکو رب العالمین
دیکھی عابد کو فریب استوا
لیکی دونون ہاتھ سی پاگونکو تھام
بھر گئی کپڑی غلاظت مین تمام
در پہ دی عالم کی یہ اوسنی ندا
یعنی ہین ہم خاص ہیبت ذو الجلال
علم تیرا بس ہوا مقبول رب
پر کرینگی اپنی تجھپر سایبان
ایسے دیکھا ہی کتابون مین لکھا
اس سخن سی تیری یہ ثابت ہوا
سن کلام مولوی ای خیرہ سر
در حدیث رست آرام دل ست
عنکبوتی تو مگس داری شکار
کہکے یہ گستکی لگائی اوسکو جا
اور کہا سب جو تھی شاکی ہان

ایک بیک آیا چلا اوسکا قریب
لینے مین آیا ہون جبرئیل امین
لے چلا ابلیس کر خر پر سوار
اوس خر بیدم کو ہانکا تیز گام
گھر تلک آئی وہ روتے نیکنام
مرحبا یان تک تو آمرد خدا
چل بلاتا ہی تجھے ایزد تعال
اس سبب آیا ہون نہین لینیکو آب
تا نہو خورشید کچھ ایذا رسان
لیگئے تشریف جب مصطفا
ہی فریبندہ تو تجھکو بر ملا
مثنوی مین لکھ گیا ہی سر بسر
رستیہا دانہ ودام دل ست
من نیم ای سگ مگس رحمت میا
بھاگا اوسجا سے مع خویش و تبار
دیکھا تمنے علم کا رتبہ یہان
اور پڑھی امی اگر رکعت ہزار
گر ہزار امی کرے رکعت ادا
دیکھی نیچے عرش کے اک کوٹھڑی
قفل ہو اس کوٹھڑی کا استوار

حکایت

عہد سے آدم کی وقت پیشتر
دیکھکر اوسکو یہ حیرت مین پڑا

ایکدن شیطان نے جو سیر کی
کی دعا اوسنے کہا ای رب العباد

فوج اوسکو پھر گرین بہر آلہ
اور اوسکی استخوان اور بو تلین
اور دعا بخشی ہی مرشد نے مجھے
یاد رکھ اوسکو تو ای نیکو شعار
ہمکو آفت سے وبا کی دی امان
ای محمد یہ بیان اب ختم کر
اک شیاطین اونمین سی بولا ابھر
دوسرا بھی اس طرح سے بر ملا
اور سو جھائی اوسکو ایسی ایک بات
جاتا تھا اک طفل پڑھنے کو کہین
جو سُنا ابلیس نے اوسکا سخن
گاہ ہاتھا چومتا تھا گہ زبان
کام تو نی یہ کیا ہے استوار
اور منگا اوسکی تئین خلعت دیا
ہو گی باہم سب نے شیطان سے کہا
گر رہا اک باز لڑکا علم سے
اور رہی ہم اوسکی مانع در حیات
جو نہ لایا امر خالق کا بجا
ایک عابد ہی یہان خلوت نشین
رہتا ہی ورد و وظائف مین مدام

ہو محلے کی جہان پر چار راہ
کھاوین اوسکو مومنان سب جھکنکر

فائدہ

دفع کرنیکو وبا کے واسطے
مجکو بخشا ہی اوسنے اذن عام
پھر نہین کھٹکا وبا کا زینہار
جو لکھی اسطور سے اوسکی تئین
ہی نگہبان تو سبھونگا بیگمان
لکھ رکھی گر پاس اپنے جاودان

الٰہی بحرمۃ محمد صادق صاحب ازآفت وبا نگہدار

پیش ابلیس لعین کہنے لگا
جاتا تھا انسان اک بہر نماز
ترک سا وہ اپنے پڑھنے سی صلوٰۃ
اک شیاطین سکے پیچھے تھا کھڑا
باز رکھا علم سے اوسکی تئین
اور لگایا اوسکو اپنے کھیل میں
کود اپنے تخت سے وہ اہرمن
آ خوشی سے لیگیا گود مین اٹھا
گاہ اوس سے کہتا تھا ای جان من
گاہ کہتا تھا اوسی نور البصر
جس سے انسان کا نہین عز و وقار
یعنی بد علمی سہی ہے انسان آج
دیکی خلعت پھر اوسی رخصت کیا
تھے جو باقی اور اوسکے گرد پیش
کام اسنے ایسا کیا مشکل کیا
تمنے بخشا جو اسی شاہی لیا
اپنی کم فہمی سے اسکی فہم سے
اور برائی ہمنے کی انسان کے ساتھ
از نماز و روزہ و حج و زکوٰۃ
یہ دیا ہمنے اوسی سب کچھ بھلا
ہوگا رسوا حشر مین پیش خدا
سن شیاطینون کی ساری گفتگو
جانتا ہی کچھ نہین وہ علم دین
ہے معبد وہ بڑا نیکو خصال
لیک امر و نہی سی غافل تمام
کہ شیاطینون کو ہمرہ لیگیا

تا وبا کا ہو نہ اوس جانب گذر
حکم ہے سبکو زمین مین گاڑ دین
مینے بھی بخشا برای خاص و عام
یا الٰہی از طفیل مرد دین
اوسکا حافظ ہی خدای دو جہان
قصۂ مذکور کو لکھ سر بسر
آج مینے قتل کر ڈالا بشر
مینے رکھا لا اوسی مسجد سے باز
بڑھ سکے یون ابلیس سے کہنے لگا
تا نہووی علم سے وہ بہرہ ور
تخت پر اپنے بٹھایا اوسکو لا
تجھپہ سے قربان کیے لاکھون پسر
ہم بد بنیا ہم عقبی ہم حساب
دیکھکر کھایا سبھونے دل مین اطلیش
ایسی بخشش سی ہوئی ہم سب اداس
تا نہووی حشر مین اوسکی نجات
تا کہ غافل ہو وہ از امر خدا
ہنسکے یون کہنے لگا وہ زشت خو
ساتھ میری چلکے دیکھو اسکا حال
اور یہ عابد گیا سب کو کھڑا

یعنی دشمن ہین ہمارے جان کے | تم ہو دشمن انکے سب ایمان کے
تھا فرشتون سے مرا عالی مقام | انکے باعث سے ہوا شیطان نام

اور تھا اک تخت میرا عرش پر | وہ سبب انکے سے اولٹا سر بسر
اور کیا ہے بند ہمپر آسمان | چڑھ نہین سکتی ہین اوسپر بیگمان

ہے نگہبان اوسپر اک تارا اگر | دیو جاتا تمسے کوئی جاوی اگر
سن کلام عطار کا ای ہوشمند | نجم را رجم شیاطین میکنند

ترجمہ حدیث شریف کہ از مسند ابوحنیفہ منقول است

بوحنیفہ نے یہ مسند مین لکھا | ایکدن فرمائی تھے خیر الورا
چڑھتی ہین جسدم شیاطین چرخ پر | مارتا ہی اونکو تارا دوڑ کر

بھاگتی ہین اوس سے سب مثل ہوا | ہوتا ہی پیچھے وہ انکی تیز پا
جو شیاطین متصل اوسکی ہوا | سر سے پاؤن تک وہ دیتا ہی جلا

راکھ اوسکی گر پڑی صحرا مین جا | اوس سے پیدا ہوتی ہین بھوت و بلا
اور دریا مین گری گر اوسکی خاک | ہوتا ہی پیدا اونہنگ ہولناک

اور گری گر خاک اوسکی شہر مین | دفعتہً آوی وبا اوس شہر مین

فائدہ

حق وبا سے اوسکو رکھتا ہی بچا | جو کری ترتیب ایسی بر بلا
شہر کی چارو نطرف گلائین جلال | وہ کری دل سے نیاز ذو الجلال

صاف کر پھر اوسکی بھوٹی بوٹیان | لکھا دین تکہ اوسکا یک یک معان
بعد اسکے لیوین پھر قرآن کو | جمع ہوکر مومنان پاکیزہ خو

نیچے سے اوسکی وہ نکلین سات بار | منہ طرف کعبہ کی رکھین آشکار
پھر پڑھین بعد اوسکی دو رکعت نماز | اور اذان دین سات با عجز و نیاز

کہتی ہین دیوین اذان سات روز | سات بار ہر روز ای گیتی فروز
ہے یہ تاثیر اذان ای مومنان | اس سے ہوتی ہین گریزان جنیان

فائدہ

اک دعا کرتا ہون مین سب پر سبیل | جس سے بھاگی ہین یہ از فضل جلیل
اس دعا کو لکھو با دست دعا | تا وبا سے امن دے تمکو خدا
رکھو پھر اپنے گلے مین مومنان | مثل تم تعویذ کے روز و شبان

بسم الله الرحمن الرحيم

جل ست جلیل ست کمر کیستہ خلیل ست خاتون بتول ست علی مہمان رسول ست بگریز یا ابن غول سبحانہ
الٰہی بحق واتخذ الله ابراهيم خليلا وبحق وما ارسلناك الا رحمة للعالمين وبحق ويطعمون الطعام على حبه
مسكينا ويتيما واسيرا الٰہی بحرمة این آیتہا **فائدہ** قرآن شریف وبحرمة این آیتہا ک از آفتہا و وبا نگہدار یا حافظ یا حفیظ

اور اک ترتیب ہے اے باخدا | کہتی ہین جب شہر مین آوی وبا
لیوین باہم مومنان بکری سیاہ | اور پڑھین یس کو یا در دو داہ

پڑھکی پھونکین بز کی وہ سینے تک امین | اور تبارک پڑھکی بائین کان مین
اور پھر اوس بز کو پھرا شہر | وہ محلہ اپنے گرد چارون طرف

مومنو مانگو خدا سے تم امان | شر سے شیطان کی کہ ہے دزد کلان | اے محمد پڑھ تو با عجز و بکا | مولوی نے جو لکھی ہے یہ دعا

گر عنایت بود با ما مقیم | کی بود بیمی ازان دزد لئیم | گر ہزاران دام باشد بر قدم | چون تو با مائی نباشد ہیچ غم

کہتے ہین یون عالمان معتبر | دست چپ سے بسکہ شیطان کی گذر

راست جانب سے نہین پاتا ہے راہ | روکی ہے اوسکو فرشتہ نیکی خواہ

روایت

ہوتا ہے مانع ملائک فی الشر | رستہ وہ دیتا نہین دہنی طرف | اوس ملک سے بھاگتا ہے روسیاہ | دست چپ کی سمت لاتا رو براہ

ہر فرشتہ دست چپ کا پر غضب | کیونکہ لکھتا ہے بدی انسان کی سب | اس سبب سے وہ نہین ہے دادگر | کرتا ہے انسان بدی شام و سحر

اور یون لکھتا ہے ہر شام و پگاہ | کس لیے کرتا ہے تو انسان گناہ

ہے یہ تیری زندگی مثل حباب | کیا کہیگا حق سے تو روز حساب

روایت

کہتے ہین گر خواب بد دیکھے بشر | دست چپ کی سمت تھوکے سہ بار | جب کہ ہو بیدار وہ مرد خدا | دست چپ کی سمت تھوکے بر بلا

اور پڑھے وہ اس دعا کو بیشتر | خواب بد اوسکو نہ دے اصلاً ضرر

اعوذ باللہ من جمیع المکان من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم

یعنی پہلے پڑھ کے تھوکے بعد ازین | تا نہو بد خواب سے اندوہگین | بعضے کہتے ہین پڑھے سورہ شفا | تھوکے پھر بائین طرف کو بر بلا

یعنے دل سے وہ پڑھے الحمد کو | ہے یہی سورہ شفا اے نیکخو | اور فرماتے ہین یون خیر البشر | اس دعا کو وہ پڑھے اے خوش سیر

اَعُوذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِہٖ وَعِقَابِہٖ وَشَرِّ عِبَادِہٖ وَمِنْ ہَمَزَاتِ الشَّیَاطِیْنِ وَاَنْ یَّحْضُرُوْنِ منقول از مشکوٰۃ شریف

حکایت

نقل آئی اک مجھے اس جا پہ یاد | یہ بیان کرتا ہے میرا اوستاد

ایک دن کوئی ولی مرد خدا | شب کو وہ کرنے وضو دریا گیا

دیکھا دریا پر ہجوم جنیان | تخت پر ابلیس ہے بیٹھا وہان | گرد اوسکے اوسکی ہے اولاد سب | اوس ولی کو دیکھکر آیا عجب

پھر یہ دل مین اُس ولی نے یون کہا | ہے یہ جلسہ بالیقین ابلیس کا

اِنَّ اِبْلِیْسَ یَضَعُ عَرْشَہٗ عَلَی الْمَآءِ کذا فی المشکوٰۃ

یعنی یہ شیطان ہے ای دل [illegible] | جسکے حق مین کہتے ہین خیر البشر

تخت اک تحقیق ہے ابلیس کا | بیٹھمان پانی کے اوپر ہے بچھا | کرتا ہے اولاد سے اپنی سوال | اونسے پوچھتا ہے آدم کا حال

سچ بتاؤ کیا کیا انسان سے | کسکو برگشتہ کیا ایمان سے | ہین یہ سب دشمن ہمارے ہی او | دشمنون سے تم کبھی مت کیجو کمی

کہتے ہین جب طلوع ہوتا ہی آفتاب
اوٹھتی ہی پھر سپیدی مشرق سے شتاب
ہوتا ہی اول سیاہی کا ظہور
اوس سے سرخی بھاگتی ہی دور دور

بیان شناختن وقت عشا

دور ہوتی ہی اوسکے پیچھے رات تیز
اوس سے سرخی کرتی ہی از بس گریز
جا کی ہوتی ہی طرف مغرب کے گم
وہ عشا کا وقت ہے یہ جانو تم

فصل ششم دربیان شناختن کعبہ

اور پھر پہچاننا کعبے کا جان
مومنوں پر فرض ہے اوسکا دھیان
کہتے ہین صحرا مین ہو جسکا گذر
اور نہ جانے سمت کعبہ بے خبر
حکم ہے چارون طرف دل کو لگائے
جس طرف دل ہو رجوع اوسکا ادھر
اوس طرف کو منہ کری پھر نماز
ہے یہ حکم شرع اے مرد نیاز
اور اگر ہو جنگ یا چور و کا ڈر
ہے روا اوسکو پڑھے چاہی جدھر
بعضے کہتے ہین پڑھے وہ اسطرف
ہووے کھٹکا جس طرف اے ذی شرف
اور اگر کشتی مین ہووے جو سوار
سمت کعبہ سے رہے بس ہوشیار
کہتے ہین کشتی پھرے کعبے سے گر
سمت کعبے کے پھرے وہ سربسر

فصل ہفتم دربیان نیت نماز

ساتوین نیت ہے سن ہر نماز
فرض ہے ہر وقت کی ای بانیاز
اور فرماتی ہین اکثر عالمان
ہووے جسکے ملک کی جیسی زبان
اوس زبان سے باندھے نیت سربسر
تا سمجھ اوسکو پڑھین معنی اگر
کہتی ہین نیت کرو وقت ای باشعور
دل زبان دونون بہم ہووین ضرور
اور نہووی دل مین نیت کی سوا
کچھ خیال و فکر اے مرد خدا
بعد نیت کے اگر آوی خیال
عفو کرتا ہی اوسے ایزد تعال
لیکن اوسکو ٹھہرنے دل مین نہ دے
خیال آوی دفع جلد اوسکو کرے
کہتی ہین یون راویان خوش خصال
گر کسی کی دل مین بد آوے خیال
اور زبان پر اوسکا لاوے وہ بیان
ہی گنہ اوسپر سراپا بیگمان
حکم ہے مت کہہ کسی سے دل کا حال
صبر کر اور رد بہ بخشش ذوالجلال

ترجمہ حدیث شریف منقول از مشکوۃ بروایت مسلم

نقل کرتی ہین محدث برملا
اک صحابی نے پیمبر سے کہا
دل مین آتا ہی مری اکثر خیال
لیکن اوسکا کہہ نہین سکتا ہون حال
گر زبان پر اوسکا لاؤن مین بیان
ڈر ہے مجکو اے شہ عالی مکان
اس سے بہتر ہی مجھے ای دادگر
کاش مین ہون جلکر کوئلا سربسر
سن نبی نے اوس سے فرمایا عیان
ہے ترا ایمان کامل بیگمان
اور دی حضرت نے اوسکو اک مثال
چور جاتا ہی وہان جس جا ہو مال
یعنی ہے یہ وسوسہ ابلیس لعین
اور ہے ایمان مال مومنین
چاہتا ہی وہ کسی کی چھپ کے چورا
تا کہ نازل اوسپہ ہو قہر خدا

وہ جو دنیا میں بشر دیوث ہیں
داخل جنت سے ہیں مایوس تین

کیونکہ ہے غیور علام الخبیر
داخل جنت نہونگے وہ اسیر

یعنے ہونگے قید وہ دوزخ میں جا
تار ہیں اور ہیں ہمیشہ مبتلا

کہتے ہیں دیوث اوسکو عالمان
جو کہ ہو طاعت میں زن کی بیگمان

یعنے گر عورت کہے شوہر سے آ
کر تو رستے میں ور یہ ہر بلا

اور راضی ہو وے او سپرد وہ شب
بس ہے وہ دیوث اے والا گہر

اور چھوڑے زن کو جو پیش غلام
کہتے ہیں دیوث اسکو بھی تمام

یعنے وہ زن کو چھوڑے دو بدو
کیونکہ در پے ہیں بشر کے سو عدو

لاتی ہیں تنہائی میں اکثر فسا
نفس شہوت اور شیطان رکھ تو یاد

اور جنوں کہتا ہے ایمان جہان
یعنے ہے وہ مرد انسان بیگمان

ہو شب تاریک اور جای بیاد
پاس ہو محبوب شاہد مرد ما

وان رہے خوف خدا گر اپنے پاس
جلتی بیشک ہے وہ مرد دنیا

اور غلام ہو وے اگر زن کا خریدہ
اوس سے پردہ کم ہے اے مرد رشید

کہتے ہیں جائز ہے اوس سے گفتگو
اور نہ بیٹھے سامنے وہ ماہ رو

لونڈیوں کا ستر اے مرد خدا
زانو کے نیچے سے لیکر تا گلا

بیان ستر کنیز کا ن

یہ نہیں ہیں ستر عورت اے عزیز
پانچوین پہچاننا وقت نماز

فصل پنجم در بیان شناختن وقت نماز

ہوتی ہیں مشرق سے دو نور آشکار
پہلے کاذب پنا کرتی ہے ظہور

پھر سیاہی نیچے اوٹھتی ہے بزرگ
ہے وہ بیشک صبح کاذب بالیقین

روشنی کاذب کی ہوتی ہے گمان
بعد اوسکے چڑھتی ہے اک روشنی

بیان شناختن وقت ظہر

یعنے کوئی دوپہر کا شخص ال
کہتے ہیں یوں عالمان نیک ہے

بیان شناختن وقت عصر

پڑھ نماز عصر تو اے ارجمند
اور رہتا عصر ہے قبل از غروب

بیان شناختن وقت مغرب

اور پنجوں سے لگا بازو کنیز
مومنوں پہ فرض ہے آگاہ ہونا

کہتے ہیں دو صبح نزد عالمان
ایک کاذب ایک صادق بیگمان

رہتی ہے جب رات تھوڑی سی نہاں
نکلے ہے روشن سفید مثل نور

ہے سفید ہی وہ بشکل دم گرگ
تو نماز فجر کی پڑھنا نہیں

کیونکہ ہے وہ شب تار رہ نہاں
جلتی چڑھتی پھیلتی ہے وہ نہی

ہے وہ وقت صبح صادق بیگمان
پڑھ نماز فجر تو اے مہربان

اور رہتا ہے سحر قبل از طلوع
نکلے سورج پھر نہیں ہوتا جواب

اور آتا ہے ظہر بعد از زوال
سایۂ اصلی سے جب سایہ دو ڈھلے

پڑھ نماز فرض بخوف و خطر
ہے وہ وقت خاص پیشین سربسر

اور رہتا ظہر ہے اے ہوشمند
زیادہ ہو اصلی سے سایہ اک چند

اور ہو جسوقت میں سایہ دو چند
جاوے ہے جاتا جب خورشید ڈوب

بعد غرق شمس اے مرد خدا
ہے وہ وقت خاص مغرب بر ملا

ہے وہ نامحرم جو ہو آلت بریدہ / یعنی ہووے شخص جو خواجہ سرا
بس ہوا وہ شخص بغیرت شنیدہ / اور مادرزاد ہووے جو کہ حیز
وہ نہ اس کو چاہیے ہے اصلا خبر / اوسے ہے خوجہ کو شہوت مثل زن

روایت

ہے یہ حکم شرع اے اخوان مین / کیونکہ نامحرم ہے وہ بھائی ترا
اوس سے ہے پردہ فرض ہے اے باادب / جسنے پردے مین اگر تاخیر کی
حکم ہے آنے نہ دے تو اپنے گھر / اور نہ دے زن اپنی کو جانے کہین
حکم ہے تجھپر اجازت اوسکو دے / دوسرے جائے اگر خالہ کے گھر
ہے یہ حکم عالمان باشعور / جس شب ہے عقد ہے زن کا جا
جو ہے تجھے گھر ہمشیر کے جائے وہ / پانچوین ماموں ہو زن جو کا شب
جانے دو اوس گھر مین تم اوسکے تئین / یعنے ہو اولاد یک جد ہی اگر
ہو مگر اوستاد کامل مرد حق / اور نوین دائی جو ہو باخدا
وہ اجازت اوسکو دے ایجان مین / گیارھوین کعبے کو جانا ہے روا
لعن کرتا ہے خدا اوراگر / یا اجازت دیوے گر شوہر اوسے

روایت

ہووے ڈوبی ہین اگر عورت سوار / اوسکو لیجاوینگے دوزخ مین کشان
پہلے ڈوبی ہین وہ کچھ بچاری / بعد اوسکے آپ ہووے جب سوار

روایت از حقایق سلمی

اَلدَّیُّوثُ لَا یَدخُلُ الجَنَّۃَ

کہتے ہین اہل شریعت اے رشید
اور آوے جسکے گھر آلت بریدہ
حیز کو ہوتی نہین شہوت مگر
خواب مین ہوتا ہے منزل وہ بشر
کہتے ہین ہوتا ہے اوسکو احتلام
اور چچا اور بھائی سے تم اپنی زن
کہتے ہین بارہ برس کا ہو وہ تحب
اور ہووے فاحشہ زن جو اگر
پہلے جا گھر اگر ماں باپ کے
اور خالو سے کرے پردہ ضرور
تیسرے دیکھے اگر پھپھو کو جا
ساتوین ہو قوم مین شادی کہین
آٹھوین وہ اون دے پھر سبق
دسوین مردہ شوا گر ہو جسکی زن
اور جاوے جسکی زن گر غیر گھر
اور جاوے اوسکے کہنے سے وہ زن
بعضے عالم کہتے ہین اے ہوشیار
اور فرماتے ہین حنفی اے عزیز
ورنہ نامعلوم عورت کا نہو
کہتے ہین اکدن حقایق مین کہا

حکم ہے مومن نہ اوسکو گھر مین لا
اوس سے ہے پردہ نہ اے باالعزیز
یاد رکھ یہ مسئلہ اے جان من
یا کرے زن سے مساس آدمی پیر
اس سبب پردہ ہے فرض اوس سے مدام
بعد تیرے عقد ہے اوس سے روا
کہتے ہین اوسکو بھی بغیرت سبھی
گیارہ گھر کے ماسوا کمر و دین
یہ روا ہے نزد عالم سربسر
اوس سے پردہ فرض ہے اے باخدا
اور چھٹے اوسکے چچا کا ہووے گھر
جاوین جب پھر خوشی شادی کے گھر
ہے اجازت جائے وہ پھر جا
لیک محرم ساتھ ہووے ہر بلا
یعنے جا تو شوق سے گھر غیر کے
اوسکے شوہر پر ہے لعن رب العالمین
روز محشر حکم سے قدوسیان
پھر اوٹھاوین اوسکی چوٹی لیکو کہان
ہے یہ حکم شرع اے فرخندہ خو
مسئلہ دیکھا ہے مین نے لکھا

اور نہین کوتاہ جامہ سربسر
کہتے ہین اکدن رسول کردگار
آپنے خرمہ سے لیکر اک چھڑی
جب تلک باقی ہے شاخ سبز تر
جب تلک وہ پیڑ رہتا ہے ہرا
پوچھا اصحابون نے یا خیر البشر
یعنے چھینٹونپر نہ کہتے تھے خیال
اور نجاست ہووے گر مثل درم
کیونکہ دھونا اوسکا ہیگا مستحب
چوتھے اپنے ستر عورت کو چھپا
یعنی تو پوشیدہ اوسے ای بانیاز
یعنے زن آزاد کا اے خوش سیر
اور جاوین گھر سے جب باہر زنان

ترجمہ حدیث مشکوٰۃ شریف

گذری گورستان مین دیکھی دو مزار
پھیر کر دونو کی قبرون پر دھری
ہین عذاب قبر سے یہ منحیط
کرتا ہے حمد و ثناے کبریا
کس لیے انپر ہے یہ سختی مگر
ہے نجاست کے سبب انپر وبال
دھونا اوسی کا واجب ہے ای عالی ہمم

سخت دونو پر ہے انواع عذاب
اور کہا یارون سے اپنے برملا
اس خبر سے کہتے ہین ای نیک بخت
اوسکی بجہ کی سبب ذوالجلال
جب یہ مفصل اون سے حضرت نے کہا
جو نجاست ہو درم سے گر سوا
اور درم بھر سے ہو کمتر گر کہین

فصل چہارم دربیان ستر

پھر نماز فرض پڑھ بہر خدا
ستر عورت فرض ہے بہر نماز
ہے سراپا ستر عورت سربسر
منہ و پنجے سب چھپاوین بیگمان

ستر عورت مرد کا ای سینہ صاف
عورتون کا ستر اے جانان مین
لیکن اوسکی منہ و پنجے دست و پا
کیونکہ ہے یہ امر حق ای باشعور

تا نجاست کا نہو اوسپر گذر
گور مین مُردے جو رہا ہی اب
ہین عذاب سخت مین یہ مبتلا
پاس قبرون کے لگاؤ تم درخت
مُردی کو دیتا نہین رنج و ملال
یہ نجاست سے نہ بچتے تھے ذرا
اوسکا دھونا فرض ہے ای باخلا
عفو ہے لیکن تو دھووے اوسکو تعین
کہتے ہین یون عالمان باادب
نیچے زانو سے لگا تا زیر ناف
منہ و پنجون کے سوا سارا بدن
نہین ہین ستر عورت برملا
ڈالین منہ پر چادرین وہ باشعور

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُل لِّأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِن جَلَابِيبِهِنَّ
این آیت در سورۂ احزاب است

یعنے کاڑھین منہ پہ گھونگھٹ سربسر
یعنے پھیریگا خداے دادگر
نقل کرتے ہین محدث حق شناس
در پہ دی آواز یا خیر البشر
کیونکہ نابینا ہے پاکیزہ نفس
یعنے اوٹھ پردے مین جا وسکی سبب

جب تلک گھر سے رہین باہر مگر
اور دیکھی غیر کو گر زن کبھی

ترجمہ حدیث ترمذی و احمد و ابوداؤد

مین ہون عبداللہ نابینا مگر
جسکے باعث حق نے بھیجا ہے عبس

بیبیون نے سنکے حضرت سے کہا
سن نبی نے اونکو فرمایا او ٹھو

روایت

حشر مین اوٹھیگی اندھی ای اخی
اوسکی آنکھو نمین سلائی گرم کر
آیا اک اندھا نبی کی گھر کے پاس
گر کہو تم اسکو بیوی ہم بلا
تم ہو بینا گرچہ نابینا ہے وہ
تا نہ دیکھو غیر کو ہے حکم رب

فصل سی و ہشت مین آیا خدا
فصل چہل و سیوم مین ہے حال خلق بد
فصل چہل و دوم مین ہے حال ریا
فصل چہل و چار مین اخوتش سیر
فصل چہل و شش مین ہے حال نفاق
فصل چہل و ہشت مین آئے میر بیان
فصل پنجہ پر کیا ختم کتاب
تا کہ تم سمجھو فرایض اور سنن
اور دے مجھکو دعائی مغفرت
جب کرون دنیا سے مین رحلت تمام
ہے یہ ارشاد نبی اے مومنو
اور پڑہی ہے اوسمین خاک مشکناب
اس مسائل کو مین کرتا ہون شروع
کہتے ہین یون عالمان با نہاد
فرض بعضے کہتے ہین کل سیزدہ
اور صحیح ہے قول انکا بے سند
شرط اول ہے کہ ہو وہ پاک جا
دوسرے تن پاک ہو بہر نماز
تیسرے جامہ ہو پاکیزہ تمام
کہتے ہین جا کو اپنے پاک رکھ

ہے بیان اسمین مفصل کفر کا
کر اسے اے باخدا تو دل سے دور
رہ تو اس سے دور اے مرد خدا
ذکر رویت کا ہے لکھا بے سند
کہتے ہین اسکو برا بالاتفاق
ہے لکھا اسمین صغائر کا بیان
یاد رکھ واللہ اعلم بالصواب
اور قبول حق ہو یہ میرا سخن

فصل سی و نہ مین انکو خصال
فصل چہل و یک مین ٹہیکو دیکھ حال
فصل چہل و سہ مین ہے بدعت کا
فصل چہل و پنج مین احترام
فصل چہل و ہفت مین دیکھ لے سیر
فصل چہل و نہ مین ہے حال حسد
سو منو دیکھو اب ان فصلون کا حال
یا الٰہی جو پڑھے میری کتاب

فاذا سألتم الله فاسئلوا الفردوس

تا انکو اپنے حق سے تم فردوس کو
ہر طرف اوسمین روان انہار آب
کہتے ہین فردوس کو زیر عرش
سب بہشتون سے وہ ہے بہتر بہشت

بیان شروع فرائض نماز

جس سے قائم ہے نماز اے مرد رہ
لکھ گئے ہین پندرہ جو پیشتر
قول انکا ہے ضعیف و ناتوان
کہہ گیا اہل خلاصہ یہ سخن

فصل اول در بیان جای پاک
فصل دوم در بیان تن پاک
فصل سوم در بیان جامۂ پاک

شرک کا مین ذکر لکھا ہے چند جا
صاف اسمین لکھتا ہون حال کبر کو
یاد رکھ دل سے اے نیکو خصال
ہے بیان عجب بس اسمین تم
اسمین ہے حال کبائر سب
مانگ حق سے الحذر اے باخرد
دے تمھین توفیق رب ذو الجلال
وہ رہے آباد تا یوم الحساب
تا کہ ہو باخیر میری عاقبت
جنت الفردوس ہو میرا مقام
اور تمامی اوسمین ہے چاندی کا فرش
مانگ حق سے رو کے اسکو سرشت
مومنو دل سے سنو ہو کر رجوع
ہین فرائض پندرہ بہر نماز
فرض تیرہ کہتے ہین جو عالمان
اٹھ شرطین سات ہین رکن اے حسن
تو کرے جس جا نماز اپنی ادا
یعنے طاہر چاہیے نماز بانیاز
جب ادا کر تو نماز اے نیکنام
تا ملا تجھکو نجاوے کوئی چھینٹ

چارمی مین ستر عورت کا ہے حال
اور چھٹی کعبے کو پہچانے بدل
اور فصل اس فصل مین ہین لکھے
اور نماز فوت کا ہے اسمین حال
گیارھوین مین نقض ہے حال کوع
۱۳ تیرھوین مین آخری ہے قاعدہ
۱۵ فصل پندرھوین مین ہے آئے یا نکتہ
یعنی پھر توڑ تو قصداً نماز
۱۷ فصل سترھوین مین ہے ادا لاگھر
۱۹ فصل دیکھہ اونیسوین آبانیاز
۲۱ فصل بست و یک مین ہے آدمی تنہا مین
۲۲ دیکھہ فصل بست و دو اسمین صاف
۲۴ بست و چارم فصل مین فرض وضو
۲۶ بست و ششم مین ہے اکراہ وضو
اسمین نسخے آزمودہ ہین تمام
۲۸ بست و ہشتم مین فرایض غسل کے
۳۰ فصل سی ام مین لکھا ہے سبب
۳۲ سی و دوم فصل مین یون ہے لکھا
۳۴ فصل سی و چار مین ظاہر ہے حال
۳۶ فصل سی و شش مین ہے اونکا بیان

ہے ضروریات سے اوسکا خیال
تا نہو پیش خدا بندہ خجل
یعنے تفسیر و حدیث و فقہ سے
یعنے با ترتیب اینکو خصال
کر ادا اگر سبب ہے تجھکو رجوع
جس سے ہو تجھکو ہمیشہ فائدہ
پڑھہ نماز فرض باہر آستانہ
تا کہ بخشے تجھکو خالق احتیاج
اس مین ہے سب کہ سنت سبب
ہوتی ہے جس چیز سے فاسد نماز
کہتے ہین یون مردِ دین کر تو قیاس
اقتدا مین جنکی ہیگا اختلاف
یاد رکھہ اوس سے فرایض اسکی تو
گوش رکھہ تجکو اگر ہے جستجو
یاد رکھہ تیرے بہت آوینگے کام
عالمون کے قول سے ہین لکھے
واجبات شرع ہین لمس یا دیکہ
چار جا پانی پیے ہو کر کھڑا
جو کرے پوشیدہ باتو نکا خیال
نجس ہین جانور اکثر ان

۶ فصل پنجم مین بیان آبا نیا
۷ ساتوین مین حال ہے نیت کا سب
۸ گوش رکھہ ہشتم کو اے نیکو جوان
۹ فصل نوین مین ہے لکھا حال قیام
۱۲ بارھوین مین ہے رقم ذکر سجود
۱۴ دیکھہ فصل چودھوین انکی شکن
کہتے ہین یون عالمان فن
۱۶ ہے یہ فصل سولھوین آدمی صفات
۱۸ اور انکا ہے اٹھارھوین مین ان صرف
۲۰ فصل بستم مین یہ لکھتے ہین عیان
تیرہ شخصونکی امامت ہے بری
۲۳ فصل بست و سہ مین ہے امر و فقیہ
۲۵ بست و پنجم فصل مین انکی صفات
اور ہین اس فصل مین مستحب
۲۷ فصل بست و ہفت مین ہے آدمی مقام
۲۹ فصل بست و نہم مین ہے آبہوشیا
۳۱ فصل سی و یک مین ہے اے باشعور
۳۳ فصل سی و سہ مین دیکھو تو بدل
۳۵ فصل سی و پنج مین آدمی ہے سیر
۳۷ سی و ہفتم مین ہے ذکر آب چاہ

چاہیے پہچاننا وقت نماز
اے نمازی دیکھیے گر ہے طلب
اسمین ہے تکبیر اولی کا بیان
اور دہم مین ذکر قرأت ہی تمام
سجدہ کر پھر خدا تا ہو کشود
رکھہ ہمیشہ فعل واحد پر نظر
جلد با فعل مصلے آبرو
اس سے سب ظاہر ہین جو وہ واجبات
قتل جنکا ہے نماز اندر مباح
اسمین ہی مکروہ کا بالکل بیان
جس سے فاسد ہے نماز مقتدی
ہے امامت نوزدہ کسکی کرہ
ہے وضو کے ٹوٹنے کی اسمین بات
یعنے با ترکیب آعانی سبب
ہین فرایض سب تیمم کے تمام
اسمین ہے فرض کفایہ انکا
پانچ کامون کا ہے کرنا بالضرور
اسمین حال غسل ہے مستقل
وس جگہ پیشاب سے پرہیز کر
جسمین تم پانی یہ رکھو مس لگا

کبر سے عمرو دہی رانده گیا
کہکے دل نے قصہ عجز و غرور
اور کہا تھا تجھسے مرشد نے یہی
تجکو دیوین سب عاصی مغفرت
یا الٰہی بہر آلِ فاطمہ
اور اپنے فضل سے اے بادشاہ
مین نے دیکھا والضحیٰ مین ہے لکھا
آوے جو در پر ترے سائل اگر
اے کریم باسخا و باعطا
پہلے دے مجکو یہان رزق حلال
دوسرے طاعت کرون تیری مین بل
چوتھے جسدم مین کرون عقبیٰ کی سیر
اور چھٹے جنت مین ہو میرا مقام
خاکساری بندۂ رب جلیل
حال اون کا ہے یہ عاجز کیا لکھے
اور ملا ہے خان کا ہمکو خطاب
شاہ عالی ہمت و والا نسب
اب بیان کرتا ہون مین حال کتاب
فصل پنجہ پر کیا مینے تمام
فصل اول مین ہے ذکر جاے پاک

کام اوسکا ایک شیطان نے کیا | کبر و نخوت سے ہوا فاسق ہلاک
اور کہا مجھسے کہ سن اے باشعور | اب مسائل فقہ سے کر تو رقم

مناجات بجناب باری تعالیٰ

ہو مرا بالخیر آخر خاتمہ | اور یہ خوش ہست خیر الورا

وَاَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ

چاہیے ردِ سوال اوس کا نکر | اور فرمایا ہے تو نے اے خبیر

وَاللّٰهُ الْغَنِيُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَاءُ

جب تلک زندہ ہو میرا جسم گل | تیسرے کر خوش مجھے با عاقبت
خاتمہ اوس وقت ہو میرا بخیر | پانچوین جب ہو مرا اپل پر گذر
جسمین دیکھون مین تجھے اے ذوالاکرام | یا الٰہی یہ محمد کی دعا
ہے محمد بن براہیم خلیل | شاہ عالم خیل ہے یہ خاکسار
وارثِ تاجِ شہنشاہی ہے ہے | ہم ہین سید شک نہین ہمین ذرا
کہتے ہین افغان ہمین سب شیخ و شاہ | اور وطن ہے خاص میر الکھنؤ
لقب ہے امجد علی اوس کا لقب | رہتے ہین سب اوس سے خرد و بزرگ

فہرست فصول

دوسری مین ہے بیان جسم پاک | فصل سوم مین ہے حج کا بیان

وہ چلا جاتا ہے ابتک زیر خاک
تا پڑھین سب مبتدی آسان اوسکو فہم
کچھ مسائل فقہ سے لکھ تو سہی
تاکہ ہو بالخیر تیری آخرت
دین و دنیا مین طفیل مصطفیٰ
بخشدے ہم مومنو نکے سب گناہ
تو نے فرمایا ہے اے سمیع خدا
مین غنی ہون اور تم سب ہو فقیر
مانگتا ہے تجھسے یہ سائل ترا
اپنے لطف و فضل سے یا ذوالجلال
یہ تمنا ہے مری اے خوش صفت
جاؤن اوس پر صورت باد سحر
کر قبول اوس کو بروح مصطفیٰ
اور وطن اجداد کا ہے قندہار
جد امجد ہین ہمارے مصطفیٰ
نوکر سلطان ہو نہین آئے جو
ایک جا پہنچے ہین بانی شہر و گر
ہے یہان سے شروع فصل و باب
اور ہوا شیخ محمد اس کا نام
رکھ تو اوسکو یادگار جہان

ترجمہ حدیث شریف

اور فرماتے ہین یون خیر الوریٰ — بعد میرے ہونگے بارہ پیشوا
پہلے ہے اونمین علی سکا امام — مہدی آخر پہ ہوگا اختتام

اور رہتے تھے ہمیشہ مرتضیٰ — ساتھ حضرت کے مسلح پر غزا
باب خیبر کا اوکھاڑا آن مین — بار اوسکا کچھ نہ آیا دہیان مین

مارا اوس قلعے مین مرحب کو عیان — اور پکڑ لائے ہزارون کافران

حکایت

پھر گیا آزاد اونکو اے اخی — جتنے تھے کافر ہوئے مومن سبھی

بیٹے دیکھا ہے کتاب اندر لکھا — عجز موسیٰ نے کیا پیش خدا
کر الٰہی رحم مجھپر حلم سے — تا مین ہون واقف نکات علم سے

حکم یہ اون کو ہوا رحمان کا — جاکے تو شاگرد ہو شیطان کا
یہ سنا موسیٰ نے جب حق کا کلام — کھوج مین اوسکی ہوئے عالیمقام

تھی تلاش اونکو جو اوس ملعون کی — جستجو از بسکہ اوس کافر کی کی
مولوی نے یون کہا اے نیکخو — جستجو کن جستجو کن جستجو

سایۂ حق بر سر بندہ بود — عاقبت جوئندہ یابندہ بود
سامنے آیا وہ اون کے برملا — دیکھکر اوسکو نبی نے یون کہا

تھا مجھے مدت سے تیرا انتظار — یون ہوا ہے مجھکو حکم کردگار
طور پر بیٹھے ہوا یہ امر حق — جاکے تو شیطان سے لے اب سبق

اس سخن کو سنکے بولا وہ رجیم — ہے تصور کس طرف تیرا کلیم
تجھکو یہ تاج نبوت کا ملا — اور مجھکو طوق لعنت کا ملا

جانتا ہون خوب مین افعال بد — لیک کام نیک کی تلقین کرتا ہون مین
من حسودم از حسد کردم چنین — من عدوم کار من مکر است و کین

خجل شدن ابلیس وجواب دادن او

سنکے فرمانے لگے اوس سے کلیم — تھا یہی رسم ملائک اے رجیم

شرم سے کہنے لگا جب وہ غوی — رہ ستا اب کہتا ہون تجھسے یا نبی
یاد رکھنا دل سے یہ گفتار من — مین نکلتا تا نہو دی شیل مین

یہ کہا تھا مینے اے مرد گزین — یعنی مین بہتر ہون آدم سے کہین
اس سخن کہنے سے مین راندہ گیا — تو نہ خود بین ہو جیو اے باخدا

آپ کو بہتر نہ کہنا ہوش رکھ — ہے یہ بس تعلیم میری گوش رکھ
کی نبی سے اوسنے یہ گفتار حق — سچ تھا جو اوسنے کہا اسرار حق

کس سے سکتا ہے یہ کافر بات راست — تھا یہ ہمراہ خدا بے کم و کاست
قول سعدی کا سن آئینہ صفات — دل مین رکھنے کی ہے واللہ بات

اس سخن کو کہتے ہین سب بے بہا — ہے کتاب بوستان مین یون لکھا
تھے جو مرشد میرے دانای شہاب — دو نصیحت کین مجھے بالای آب

اپنی خوبی پہ کبھی خود بین نہو — غیر کے اوپر کبھی بد بین نہو
ہو جیو سعدی نہ ہرگز خود پسند — آنکہ خود بینی سے بہتر ہوشمند

عالمون کو کبر سے رہتا ہے عار — کبر و نخوت ہے خدا کو ناگوار
ہو گیا شداد نخوت سے خراب — ہو گیا فرعون آخر غرق آب

مرتضی نے مرگ کی تعبیر دی | بس اسی دم قبض روح اوسکی ہوئی
تا کہ وہ اس خواب کی تعبیر دے | ظن غالب ہے کہا صدیق نے
زندہ کیا تیرے شوہر کو یہان | جبکہ یہ صدیق نے تجھسے کہا
بات دونونکی ہوئی مقبول حق | سن کلام مولوی تصدیق جان

ترجمہ حدیث شریف کہ از ترمذی منقول است

مجھسے ہے صدیق ہین صدیق ہی | مسند آرا دوم ہے پھر عمر
اور کیے تھے اوس نے مومن کو کڑے | پڑھ تو سورہ فتح مین آیۂ بی

اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ

فرق اوس نے حق و باطل مین کیا | ہے خلافت تیسری عثمان کی
جامع آیات قرآنی ہوا | اور چہارم مرتضی شیر خدا

یُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ وَیَخَافُوْنَ یَوْمًا کَانَ شَرُّہٗ مُسْتَطِیْرًا

ہے بلا ہوویگا سارے خلق پر | ہین یہ معنی مستطیر اکو عیان

وَیُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰی حُبِّہٖ مِسْکِیْنًا

سائل و مسکین کو وقت صبح و شام | یعنے وہ دیتے ہین در راہ خدا

وَّیَتِیْمًا وَّ اَسِیْرًا

تو گئی تھی پہلے جب پیش علی
تو نے پھر جا کر کہا صدیق سے
دی تجھے راحت خدای دو جہان
ہین ولی اللہ کے دونون بحق
گر علی بود و اگر صدیق بود
ہے بلا شبہہ مرا صدیق پیر
یون نبی فرماتے ہین صدیق تیتے
دس برس مین سارے بتخانونکو توڑ
سخت تر ہے بر گروہ کافران
یعنے قاہر ہے بکفار غوی
کہتے تھے فاروق اوسکو مصطفا
وہ حیا مین بسکہ لاثانی ہوا
جسکی خود تعریف کرتا ہے خدا
پڑھ تو اس سورے کو جا قرآن مین
کرتے ہین جو نذر حق بہر خدا
ڈرتے ہین اوس دن کی شر سے وہ بشر
یعنی ہے یان مستطیر سے مراد
اور دیتے ہین محبت سے طعام
اور کھلاتی ہین یتیمون کو طعام
پس بچاویگا اونھین خالق وہان

تیرے شوہر سے وہین دنیا چھٹی
تیرا شوہر اب تجھے زندہ ملے
بس جلایا حق نے وہ مردہ ترا
دونونکو الفت مین تو صدیق جان
جان ہر ایک غرق در تحقیق بود
جانشین مصطفے ہے وہ امیر
کفر کو جس نے کیا زیر و زبر
ہے یہ آیت شان مین فاروق کی
حق نے فرمایا اشداے گمان
خوف اوس سے کھاتے ہین مشرک سبھی
جسنے راہ حق مین بیشک جان دی
ہم سے کب اوصاف ہون اونکے ادا
دیکھ سورۂ دہر یعنی ہل اتی
ہے یہ آیت مرتضی کی شان مین
پھر بجا لاتے ہین با صدق و صفا
منتشر غایت پریشان بگمان
سخت روز حشر ہی یہ کہہ تو یاد
اپنی الفت سے بہ درویش و گدا
اور اسیرون کو بھی دیتے ہین ہم
شر سے اوس دن کی اونھین سے امان

ایک شب خاتون نے کی عاجزی	مہربان و سپر ہوا قادر قوی	عجز کا ایسا ہے بیشک مرتبا	عجز سے اک زن کا شوہر جی گیا

مضمون این حکایت مقابل این حدیث است کہ در تواریخ دیلمی منقول است

یہ حکایت میں جو کرتا ہون بیان	متفق اسپر ہین اکثر راویان	گو نہین مشکوۃ مین اسکو لکھا	ہے حدیث مصطفی کا ترجما
ہے محمد کچھ عجب اسکا نہین	قادر مطلق ہے رب العالمین	دیکھ قول سرگروہ اولیا	کہ گیا عطار با صدق و صفا
مردۂ صد سالہ را حی میکند	این عجز حق دیگری کی میکند	ہے وہ قادر دم مین جو چاہا کرے	مردۂ صد سالہ چاہے جی اوٹھے
کہتے ہین یون راویان خوش خصال	عہد مین حضرت کے گذرا تھا یہ حال	نقل سکی کرتے ہین اہل سِیَر	تھی مدینے مین زن اک نیکو گہر
اوسنے دیکھا خواب مین یہ ماجرا	ہے ستون گھر کا شکستہ جا بجا	شوہر اوس زن کا اگر گھر مین نتھا	اوسکے پیچھے خواب یہ دیکھا گیا
ہول سے اوس خواب کی تعبیر کو	چونک اوٹھی ہیبت خواب سے وہ نیکخو	کہتی تھی کس سے کہون یہ ماجرا	فی الحقیقت خواب ہے اپنا برا
پھر یہ دل مین مصلحت ٹھہرائی یون	صبح ہو تو مرتضی سے جا کہون	یہ کہون گی پرورش فرمائیے	معجزہ یوسف کا اب دکھلائیے
کیجیے للہ کچھ تعبیر خواب	یا علی مجھکو بہت ہے اضطراب	رات کاٹی اضطرابی مین تمام	آئی وہ وقت سحر پیش امام
مرتضی سے کہا احوال خواب	اور کہا تعبیر دو مجھکو شتاب	بولے سنکر یہ جناب مرتضی	غم تجھے ہوگا حقیقت مین بڑا
ہے یہی تعبیر تیرے خواب کی	عمر آخر ہے تیرے شوہر کی ہوئی	راہی ملک بقا ہے اب ہوا	اوسنے چھوڑی ہے صاف یہ فانی سرا
سنکے بس مایوس ہوکر اوداس	آئی وہ زن حضرت صدیق پاس	عرض کی یا جانشین مصطفی	ہول ہے دل کو مرے اس خواب کا
خواب دیکھا ہے کہون مین حال کیا	شق ہے گھر کا ستون ہے جا بجا	آپکے مین پاس آئی ہون حزین	غم سے مجکو چین اک دم بھر نہین
یہ تمنا ہے مجھے اے باخدا	ہو مبدل رنگ میرے خواب کا	سنکے وہ صدیق نے تعبیر دی	جو ہوا تھا پہلے فرمان علی
بعد اسکے یون کہا اے نیک زن	یاد کر تو نام رب ذو المنن	معتقد دل کے تیری سب لگی حق	ہے بڑا معبود وہ رب الفلق
عافیت سے تیرا شوہر آئیگا	دل سے تیرے درد و غم سب جائیگا	پر نہ اوس زن کو ذرا تسکین ہوئی	پیش ختم الانبیا پھر وہ گئی
عرض کی یا بادشاہ مرسلان	یا حبیب اللہ شاہ دوجہان	مستغاثی آئی ہون آج اوس گھر	دو مجھے اسرار پنہانی سے خبر
شب کو دیکھا ہے یہ مینے ایک خواب	ہے مرے دل کو نہایت اضطراب	شق مرے گھر کا ستون ہے یا نبی	دیجیے تعبیر بس اس خواب کی
جبکہ اوس زن نے یہ سب باتین کہین	یون ہوا فرمان ختم المرسلین	ہے مجھے آگاہی تیرے خواب سے	کہہ دیا ہے مجھسے روح القدس نے

خالق اکبر ہے جو عاجز پسند ہے قبول حق کلام دردمند
یون ہوا حکم خدائے لم یزل اے زمین تو خانہ عجم سے نکل
حال یہ جب عرش اعظم نے سنا سرگذشت خاک سے واقف ہوا
ایکدن بیٹھا تھا مین بس غمزدہ جیسے ہوتا ہے کوئی ماتم زدہ
اک فقط مت عجز کے اوپر رہو کچھ مسائل دین کے دیکھو لکھو
کچھ مسائل فقہ سے تو جمع کر نظم مین بہر خدا لکھ سربسر
علم سے بخشتا ہے انسانکو کمال عجز سے ہے آدمی فرخندہ حال
جانور ہے وہ نہین انسان ہے بھائی ایک اوسکا بڑا شیطان ہے
لیک راہ عجز سے محروم تھا کیا ہوا اگر علم تھا اوسنے پڑھا
پھل ہے گویا علم اوسکا پھول عجز ہے نبی آدم کا یہ مقبول عجز
عارفونکی عاجزی ہے پیشوا جس سے حاصل ہے وہ نہین قرب خدا
بندگی بندگی کی ہے یہ خاص عجز ہے محبت کا یہی اخلاص عجز

عاجزی کی جب زمین نے استعداد آگیا دریائے رحمت جوش پر
تب ہی اوس پر نور کا ہوگا نزول اے زمین تو اسقدر رحمت ہو قبول
پھر ہوا گویا وہ عرش جا گذار خاکساری سے ہوئی یہ سرفراز
تھا ندامت سے گناہون کے خموش دفعۃً آئی ندا دل سے بگوش
حق نے اون لوگونکی کھائی ہے قسم کرتے ہین جو دین کی باتین بہم
تا کہ اونمین حق تجھے داخل کرے جو نزول رحمت حق مین رہے
عجز ہو یا علم کا پایا نہو علم ہو یا عجز کا بہرا نہو
علم تھا ابلیس ملعون کو کمال کبر و نخوت سے ہوا اوسکو زوال
علم ہی یہ سب ہے انسانکو ضرور علم و عجز و بندگی اے باشعور
عجز کار انبیا و اولیاست عاجزی مقبول درگاہ خداست
مرتبہ ہے عجز کا سب سے فزون عاجزی سب سے سبق ہے سرنگون
عجز سے رتبہ ہے آدم کا بلند عجز ہے خلاق عالم کو پسند

عجز آدم نے کیا اپنا بیان خالق اکبر ہوا جب مہربان
عجز کی تعریف ہو کس سے ادا عجز کافر سے بھی راضی ہے خدا

عجز کردن فرعون پیش رب العالمین

قصہ فرعون یہ مشہور ہے جا کتب مین دیکھ لے مسطور ہے
جبکہ موسیٰ نے یہ دیکھا ماجرا کی جناب کبریا مین التجا
حق نے موسیٰ سے کہا سن اے رسول عجز ہے درگاہ مین میری قبول
فعل مین ہین سیکڑون اور مین بڑا کر خجل مجکو نہ اے میرے خدا
رات بھر وہ عجز سے روتا رہا جب مطیع حکم یہ دریا ہوا
چونکہ اسرار نہان مردان بود آن مروت زود تر حاصل بود

عجز سے ہے مہربان رب جلیل تابع فرعون ہوا تھا رود نیل
کیا سبب ہے ایخداوند جلیل حکم مین فرعون کے ہے رود نیل
اوسنے وقت نیم شب مانگی دعا یون زبان عجز سے گویا ہوا
قوم مین میرے مجھے رسوا نکر عاجزی پر میری کر اسدم نظر
سن کلام مولوی معنوی مثنوی مین لکھ گیا ہے آگہی
اے محمد کہتے ہین عارف سبھی پیش حق عزت بڑی ہے عجز کی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اے محمد پہلے لکھ نام اللہ
حلت و حرمت سے بھی آگہ کیا
اور عطا ہمکو کیا ہوش و خرد
تھا نشان آدم و حوا کہان
حکم باری یون ہوا اے کائنات
ہوگا وہ اظہار آدم کا سبب
مجھپہ ظاہر کر تو اوسکو اے کریم
کیون کہ مجکو واسع ارض و سما
پھر خدا سے آسمان نے عرض کی

جسنے دی ادراک کی ہے دستگاہ
جو کہ تھا کرنا وہ وہ بتلا دیا
تا کہ ظاہر ہم اوسے ہے وہ احد
تھا کر وہ خالق ہر دو جہان
چاہتے ہین ہم کرین ظاہر صفات
ہوگا وہ سردار سبکا لاکذب
تونے فرمایا مجھے عرش عظیم

یہ نماز پنجگانہ فرض کی
اور بتائے فرض و واجب مستحب
اوسنے سب پیدا کیے ارض و سما
پھر ہوا منظور حق کو بیگمان
یعنے ہے نور محمد جو چھپا
عرش اعظم نے سنی جو یہ ندا
پھر یہ کی کرسی نے حق سے التجا

وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

بخش مجکو روشنی اوس نور کی
تونے مجکو زینت دنیا کہا

وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحَ

روزہ و حج کی اجازت ہمکو دی
اور سکھائے شرع کے احکام سب
وہ خدا ہے وہ خدا ہے وہ خدا
کیجیے اسرار پنہان کو عیان
آشکارا اوسکو کرتا ہے خدا
کی یون خلاق زمانہ سے دعا
مجھپہ ظاہر کر اوسے رب العلا
تونے فرمایا ہے اے میرے خدا
اسقدر میرا ہے اعلی مرتبا

تھی مگر ساکت زمین خاکسار
اپنی اپنی کرتے ہین سب التجا
کیا کہو نہین آپ تو آگاہ ہے
مین ہون اک ناچیز عاجز نام خاک

عاجزی سے چپ رہی وہ دلفگار
تو بھی بتلا کیا ہے تیرا مدعا
ہے نہین پوشیدہ تجھسے کوئی شے
ہے وہ مقبول خدا اک نور پاک

جسدم ہوا فرمان رب العالمین
عجز سے گویا ہوئی اوسدم زمین
ہون چراگاہ ستوران و خر مین
پاؤن مین کسطرح سے آئے وہ نور

کس لیے خاموش ہے تو اے زمین
تو تو خود دانا ہے رب العالمین
خاکساری مین کوئی مجھسا نہین
اس سبب سے ہے ندامت کا ظہور

مجھے چاہیے عشق جوش و خراش	تجھے چاہیے فہم اور عقل و ہوش	مجھے چاہیے وصل جان جہان	تجھے چاہیے دین و دنیا یہان
مجھے چاہیے وصل نور الٰہ	تجھے چاہیے جنت آرامگاہ	مجھے چاہیے مین ہون پس حضور	تجھے چاہیے سیر غلمان و حور
مجھے چاہیے وصل قرب خدا	تجھے چاہیے علم زہد و تقی	مجھے چاہیے دل کرو نمین کباب	تجھے چاہیے روز درس کتاب
مجھے چاہیے اوس سے ہون ہمسبق	تجھے چاہیے روز اولٹی ورق	مجھے چاہیے وصل حق کا مدام	تجھے چاہیے عیش و عشرت تمام
مجھے چاہیے وصل لیل و نہار	تجھے چاہیے سیر باغ و بہار	مجھے چاہیے وصل آخر ہوا	تجھے چاہیے غمزہ ناز و ادا
مجھے چاہیے وصل کی جستجو	تجھے چاہیے عصمت و آبرو	یہی ہے تمنا محمد کی بس	نبی جسطرح اوس سے ہون ہمنفس

فہرست شرح محمدی

۱۱	فصل ۱ ایک جگہ کے بیان مین	۱۱	فصل ۲ پاکی تن کے بیان مین	۱۱	فصل ۳ جامے پاک کے بیان مین	۱۲	فصل ۴ ستر کے بیان مین
۱۴	فصل ۵ [illegible] نماز مین	۱۵	فصل ۶ کعبہ پہچاننے مین	۱۵	فصل ۷ بیان نیت نماز مین	۲۴	فصل ۸ بیان تکبیر اولی اور نماز فاتحہ مین
۲۵	فصل ۹ بیان قیام مین	۲۵	فصل ۱۰ بیان قرارت مین	۲۵	فصل ۱۱ بیان رکوع مین	۲۵	فصل ۱۲ بیان سجود مین
۲۵	فصل ۱۳ بیان [illegible] مین	۲۵	فصل ۱۴ قعدہ اخیرہ کے بیان مین	۲۵	فصل ۱۵ نماز سے باہر آنیکے بیان مین	۲۵	فصل ۱۶ بیان واجبات مین
۲۸	فصل ۱۷ بیان سنت نماز مین	۳۲	فصل ۱۸ بیان مباح مین	۳۳	فصل ۱۹ نماز ٹوٹنے کے بیان مین	۳۶	فصل ۲۰ بیان مکروہات نماز مین
۴۴	فصل ۲۱ امامت فاسد کے بیان مین	۴۴	فصل ۲۲ اختلاف امامت کے بیان مین	۴۵	فصل ۲۳ مکروہات امامت مین	۴۶	فصل ۲۴ فرایض وضو مین
۴۶	فصل ۲۵ ٹوٹنے وضو کے بیان مین	۴۷	فصل ۲۶ مکروہات وضو مین اور مسح خفون کا بیان	۵۴	فصل ۲۷ فرایض تیمم مین	۵۵	فصل ۲۸ بیان غسل مین
۵۵	فصل ۲۹ بیان فرض کفایہ مین	۵۷	فصل ۳۰ داب شرع مین	۶۱	فصل ۳۱ ضروری کامونکے بیان مین	۶۴	فصل ۳۲ بیان پانی پینے مین
۶۴	فصل ۳۳ [illegible]ستی کے بیان مین	۶۵	فصل ۳۴ بیان سرگوشی مین	۶۶	فصل ۳۵ پیشاب کے بیان مین	۶۶	فصل ۳۶ [illegible] پاک اور ناپاک جانور کے بیان مین
۶۶	فصل ۳۷ پاک پانی کے بیان مین	۶۹	فصل ۳۸ کفر کے بیان مین	۷۵	فصل ۳۹ بیان شرک مین	۷۷	فصل ۴۰ خلق بد کے بیان مین
۷۷	فصل ۴۱ بیان کبر مین	۷۸	فصل ۴۲ بیان ریا مین	۷۸	فصل ۴۳ بیان بدعت مین	۸۰	فصل ۴۴ بیان ردت مین
۸۰	فصل ۴۵ عجب کے بیان مین	۸۰	فصل ۴۶ نفاق کے بیان مین	۸۱	فصل ۴۷ بیان کبائر مین	۸۶	فصل ۴۸ بیان صغائر مین
۸۷	فصل ۴۹ بیان حسد مین		سو سنو دیکھو اب فصلون کا حال		وہ تمہین تعویذ فیض خدا الجلال	۸۷	فصل ۵۰ ختم کتاب کے بیان مین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین والعاقبۃ للمتقین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد والہ وصحابہ اجمعین

لیکن بعد حمد ونعت کے محمد خان ولد ابراہیم خلیل خان قندھاری قوم شاہ عالم خیل نے چند مسائل ضروری کتب فقہ سے جمع کر کے زبان اسعو نظم مین بیان کیا جاننا ان مسئلونکا سب مسلمان مردون پر اور سب مسلمان عورتون پر فرض عین ہے ساتھ حکم حدیث شریف کے

طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم ومسلمۃ

طلب علم کر دل سے ایجان من ... کہ یہ فرض ہے بر ہمہ مرد و زن
طلب علم کا فرض ہے مومنو ... حدیث نبی کی یہ دل سے سنو

اطلبوا العلم ولو کان بالصین

نہو شہر مین گر تمہارے پڑھا ... طلب علم کر چین مین علم جا
پئے اہل دین یہ رسالہ لکھا ... اور نام اسکا شرع محمدی کہا
دیا ہے مجھے حق نے نام محمد ... ہمیشہ رہون مین غلام محمد
کیا نام ایسا یہ مجھکو عطا ... یقین ہے مجھے میری بخشی خطا
الٰہی بحق نبی و علی ... ادسے بخشدی جو خطا مینی کی

ہر طالب دردمند اس کتاب کو ساتھ مطالعہ دل کے کھو سے بیچ حال پاک سے کے اور یاد رکھے اس عاجز کو دعای خیر سے اور یہ کتاب ساتھ پچاس فصلون سے لکھی گئی

واللہ الموفق والمعین

ہوئے سال ہجرت کے ای ہمنفس ... ہزار و دو صد اور اوستھ برس
ہوئی ختم جب یہ عجائب کتاب ... حدیث و مسائل سے کُتب لباب
پیلا ساقیا جام سرشار ایک ... خریدار لاکھون ہین اور لدار ایک
سنا ہے مگر ہمنے حکم رسول ... یہان کے نشے مین [illegible]
اگر ہو نشا وصل دلدار کا ... نہین یہ نشہ گھر ہے آزار کا
نشہ اوسکا ہو اور لکھو نہین کتاب ... سراسر مفصل شریعت [illegible]
پڑھے جو اسے دے مجھے یہ دعا ... ہمیشہ رہون غرق وصل خدا
یہی التجا ہے مری مومنو ... دعا دو مجھے اور آ[illegible]
دعا ہوتی ہے مومنو نکی قبول ... کہا حق نے موسی سے تھا اے رسول
ہوا ہو نہ جس منہ سے تیرا گناہ ... تو کہ اوس سے جا اور دعا[illegible]
ارے زاہدا مین کہون اگ سخن ... جو مانے مری بات آیا ارسن
دعا کر مرے حق مین بہر خدا ... اوٹھا ہاتھ کو اب بر[illegible]
دعا مانگ یہ مین جو تجھ سے کہون ... محبت مین سرشار حق کے رہون
یہی آرزو ہے مری اہدا ... مین آمین کہون اور کر[illegible]

Sharaf Mahamdee

INDIAN INSTITUTE

ان نو اللہ کی توفیق سے | طبع مین آئی مسائل شرع کے

یعنی عمدہ نظم و دینیات کی | داری مین نام جسکا ہے جلی

شرع محمدی

نام مین ہی خان خطاب بہ خاندان

سب مطابق اصل کی ہی بالیقین | دخل کچھ اسمین تصرف کا نہین

یا الٰہی اہل ایمان نفع لین | مائل حق ہو کر ان حق پر چلین

Sharʿ-ĕ-Muhammadī.

Indian Institute, Oxford.
The Lucknow Sparks Library.
Presented
by
Munshi Newul Kishore.